الٓرٰ کتٰبٌ انزلنٰہُ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید

صراط العزیز الحمید

افادات

عزیز الرحمن کاکاخیل (مرحوم)

اس کتاب پر ہم آپ سے اجر کے طلب گار نہیں

ناشر: صافی استوگنہ، کینال لنک روڈ، اکبر ٹاؤن، دانش آباد، پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنزَلنٰہُ اِلَیکَ لِتُخرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَی النُّورِ بِاِذنِ رَبِّھِم اِلیٰ صِرَاطِ العَزِیزِ الحَمِیدِ

(ابراھیم - 1)

الر یہ ایک پرنور کتاب اسکو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ ان کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل تعریف (اللہ) کے رستے کی طرف

صراط العزیز الحمید

مصنف

عزیز الرحمٰن بادشاہ کاکاخیل (مرحوم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اس کتاب کا مقصد جو میرے دل میں ڈالا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عوام کے مطالعہ کے لئے ایک ایسی کتاب ہو جسے بار بار پڑھنے سے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلاح حال ہوتی رہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ قرآن پاک اور نہ احادیثِ نبویؐ کے عربی الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ اور نہ ان کے حوالے دیئے گئے ہیں اور نہ ہی کسی مکمل حدیث کا لفظی ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ بلکہ ہر حدیث میں سے صرف وہی حصہ لکھا گیا ہے جس سے موضوع کی مطلب براری ہو سکتی ہے۔ ترجمہ کے سلسلے میں بھی وضاحت اور سہولت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

اس کتاب کو صرف وہی پڑھے جو عمل کا ارادہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص انشاءاللہ اس کتاب کو انمول موتی پائے گا اس میں جو کچھ ہے وہ قرآن مجید، کتب احادیث اور علماء کرام کی تصانیف سے چناؤ ہے۔

''ہماری مثال اس شہد کی مکھی کی طرح ہے جو مختلف پھولوں سے اس کا رس چوس کر شہد تیار کر لیتی ہے جس میں بنی نوع انسان کے لئے شفا ہے۔''

سید عزیز الرحمٰن بادشاہ

فہرست

نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
1	مقامات طاعت	1	21	باتوں میں شرک	32
2	توبہ اور احادیث	1	22	صلوٰۃ	34
3	اور اللہ تعالیٰ سے نیک ظن رکھو	3	23	وضو	37
4	گناہ سرزد ہو تو	4	24	صلوٰۃ باجماعت	40
5	توبہ اور قرآن	6	25	خشوع وخضوع	42
6	شرک سے بیزاری	12	26	تارک صلوٰۃ اور بزرگان دین	44
7	شرک ۔ دو قسمیں	13	27	صلوٰۃ کے بعض ضروری مسائل	45
8	اللہ کے علاوہ کسی کے ہاتھ نفع نقصان نہیں	17	28	نماز جمعہ	47
9	اللہ کے علاوہ کوئی بھی دوست یا ولی نہیں	18	29	نماز اور قرآن	50
10	ضروریات صرف اللہ سے	21	30	صوم	52
11	غیب کی باتیں صرف اللہ ہی جانتا ہے	21	31	آداب روزہ	55
12	بغیر تحقیق کے کسی کی اندھی تقلید شرک ہے	23	32	روزے کے چند ضروری مسائل	57
13	اپنی طرف سے حلال وحرام کا حکم صادر کرنا شرک ہے	25	33	ادائیگی زکوۃ	59
14	اللہ تعالیٰ کے ماسوا..............	27	34	زکوۃ کے چند ضروری مسائل	62
15	رزق دینا اللہ کا کام	28	35	ادائیگی حج	64
16	مصیبت میں کسی اور کو پکارنا	29	36	ترک خصائل رذیلہ اور موت کی یاد	68
17	ناموں میں شرک	30	37	حسد وکینہ	69
18	ریا بھی شرک ہے	31	38	تکبر وغرور	70
19	غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے	31	39	عجب یعنی خود بینی اور خودداری	70
20	کسی کی حد سے زیادہ تعریف شرک	32	40	بدعت	71

41	بدعہدی اور خیانت	71	63	دنیویٔ حیات اور احادیث	91
42	فحش اور بدزبانی	71	64	دنیوی حیات اور قرآن مجید	98
43	دھوکہ	72	65	رزق اور قرآن	103
44	سود	72	66	رزق اور احادیث نبوی	104
45	جھوٹ	73	67	توکل اور قرآن	107
46	جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم	74	68	ذکر اور قرآن مجید	108
47	زنا	74	69	ذکر الٰہی اور احادیث	113
48	چغل خوری	76	70	ذکر لا الہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی فاعل نہیں	118
49	غیبت	76	71	سبحان اللہ وبحمدہ	121
50	کسی کو عیب لگانا	77	72	سبحان اللہ والحمدللہ	122
51	گالی دینا	77	73	درود شریف	124
52	لعنت کرنا	78	74	تلاوت قرآن پاک	124
53	قطع تعلق	78	75	نوافل کا بیان (تہجد، چاشت وغیرہ)	133
54	شراب	80	76	دعا	140
55	رشوت	81	77	نوافل گھر میں	143
56	حرام	81	78	نفلی روزے (مختلف ایام میں)	144
57	یتیم سے سلوک	82	79	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	146
58	والدین کی نافرمانی	84	80	عالم بے عمل	148
59	ظلم	85	81	وصول علم	150
60	بدخلقی	87	82	خاموشی	151
61	مقام تقویٰ	88	83	گوشہ نشینی	153
62	تقویٰ اور قرآن مجید	88	84	اللہ کیلئے محبت میل جول ودشمنی	155

85	بلاومصیبت پر صبر	158	108	ہمسایوں کے حقوق اوران سے سلوک	190
86	کم کھانا اور متعلقات	161	109	حقوق اولاد اور تربیت بنات	191
87	سخاوت	163	110	غلاموں اور خدمت گاروں کے حقوق	192
88	بخل اور کنجوسی	165	111	خاوند کے حقوق	192
89	صدقات	166	112	عورت کا خوشبو استعمال کرنا اور بناؤ سنگھار کرنا	195
90	بیمار کی عیادت	170	113	نوحہ کرنا	195
91	تواضع، لباس اور مکان	171	114	مقام معرفت واحسان	196
92	امارت وولایت	174	115	مقام ولدیت واحسان	201
93	حسن خلق	175			
94	غصہ کو جذب کرنا	177			
95	نرمی	178			
96	رحم، عفوودرگزر	178			
97	سچائی اور امانت	180			
98	حیاء	180			
100	حقوق کی ادائیگی	181			
101	لوگوں کی مدد	181			
102	مسلمانوں کے عیوب کے پیچھے پڑنا	183			
103	عار دلانا، آپس میں رنجش	183			
104	مسلمان کو براء کافر کہنا یا اس پر لعنت کرنا	184			
105	مسلمانوں اور عوام کی مدد	185			
106	والدین کے حقوق اوران سے سلوک	186			
107	اقرباء کے حقوق اوران سے سلوک اور صلہ رحمی	188			

مقام طاعت

مقام طاعت میں کلمہ، نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزوں، حج اور ترک خصائل رذائل کا بیان ہے۔

اس حصہ پر ہر مسلمان کے لئے عمل ضروری گردانا گیا ہے۔

صراط العزیز الحمید پر گامزن ہونے کے لئے ''توبہ'' اشد ضروری ہے۔ نہ جانے کب دل کی حرکت بند ہو جائے۔ اس لئے فوراً ''توبہ'' کی طرف رجوع کرنی چاہیئے۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک آدمی دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ دوزخ سے ایک بالشت کے فاصلہ ہو جاتا ہے کہ وہ پلٹ کر جنتیوں جیسے کام شروع کر دیتا ہے۔

توبہ اور احادیث

احادیث نبوی میں ہے کہ

☆ اللہ تعالیٰ دن کے گناہ گاروں کی خطائیں معاف کرنے کے لئے رات کو اور رات کے خطا کاروں کی خطائیں معاف کرنے کے لئے دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ بدکار لوگوں کی توبہ قبول کرے۔

☆ سورج جب تک مغرب سے نہ نکلے اس سے پیشتر ہر گناہ کی توبہ مقبول ہے۔

☆ نادم ہونا توبہ ہے۔

☆ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات بند ہیں اور ایک کھلا۔ جس دن آفتاب مغرب سے نکلے گا تو وہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا۔ پھر کسی گناہگار کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔

☆ گناہ سے توبہ کرنے والا مثل اس شخص کا سا ہے جس پر گناہ نہ ہو۔

☆ اگر تم اس کثرت سے گناہ کرو کہ ان کی مقدار آسمان تک پہنچ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے۔

☆ گناہ کا کفارہ ندامت ہے۔

☆ انسان کی خوش قسمتی میں سے ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق عطا کرے۔

☆ تمام اولادِ آدم خطا کار ہیں لیکن خطا کاروں میں بہتر وہ گناہگار ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ (اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر نادم ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے)

☆ مسلمان بندے کی توبہ مرتے وقت تک بھی قبول کر لی جاتی ہے۔

☆ خطاؤں پر پشیمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا منتظر ہے۔

☆ (اللہ تعالیٰ) نے رسول بھیجے، کتاب نازل کی تاکہ بندے اپنی غلطیوں پر متنبہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے عذرت طلب کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تیری خطائیں اس کثرت سے ہوں کہ زمین لبریز ہو جائے لیکن ان گناؤں میں شرک نہ ہو تو میں تجھ سے تیری خطاؤں کے برابر مغفرت لے کر ملاقات کروں۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو میری طرف چل کر آئے تو میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

☆ جب کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرے خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ اور اعلانیہ گناہ کی اعلانیہ توبہ۔

☆ کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً ہی کوئی نیکی کر لیا کرو یہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے سے بے انتہا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کی کوئی بہترین چیز کھوئی جائے اور پھر اس کو مل جائے تو جتنی خوشی اس وقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔

☆ ایک آدمی لق ودق جنگل میں جا رہا ہے۔ ایک اونٹ پر اس کا کھانا پانی ہو۔ اتفاقاً اونٹ گم ہو جائے یہ مسافر تلاش کرتے کرتے تھک جائے اور آخر موت کا انتظار کرنے لگے۔ جب دم نکلنے کے قریب ہو۔ یکا یک اونٹ کو پاس کھڑا پائے اس اونٹ کو دیکھ کر جس قدر خوشی اور مسرت اس مسافر کو ہو گی۔

اس خوشی سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے بندے کی توبہ سے مسرور ہوتا ہے اور ایک حدیث میں اس بندے کی خوشی کی بابت فرماتا ہے کہ وہ اس قدر خوش ہو گا کہ جوش میں آ کر یہ کہہ دے گا۔

"اے اللہ تعالیٰ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب"

(یعنی خوشی میں الفاظ کی طرف توجہ ہی نہ جا سکے گی بلکہ خوشی اور شکر سے دل معمور ہو گا)

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تم دن رات خطائیں کرتے رہتے ہو اور میں گناہوں کا معاف کرنے والا ہوں پس مجھ سے معافی مانگو کہ میں تمہیں معاف کردوں۔

☆ جب کوئی بندہ گناہ کے بعد مغفرت چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بندہ مجھے بخشنے والا اور عذاب کرنے والا سمجھتا ہے۔ اچھا میں نے اسکا گناہ معاف کیا۔ بندے سے اس کے بعد گناہ ہو جاتا ہے اور پھر کہتا ہے ''رب اغفرلی'' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھے بخشش اور گرفت والا سمجھتا ہے۔ اچھا میں نے بخش دیا اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جب گناہ ہو جاتا ہے اور بندہ مغفرت طلب کرتا ہے تو حق تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ سے نیک ظن رکھو

☆ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اب اسے اختیار ہے چاہے جیسا گمان کرے (حدیث قدسی)

☆ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ اگر مجھ سے اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کا فائدہ ہے اور اگر برا رکھتا ہے تو اس کا نقصان ہے

☆ ایک بندے کو ارشاد ہوگا۔ آگ میں داخل ہو جا۔ وہ دوزخ کے کنارے پہنچ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے گا اور کہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھ کو اللہ تعالیٰ سے اچھی امید تھی اور بھلائی کا گمان تھا۔ ارشاد ہوگا اسے لوٹا دو میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔

☆ دیکھو تم میں سے کسی کو موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھتا ہو۔

☆ قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے فرمائے گا کہ کیا تم میری ملاقات کو پسند کرتے تھے؟ بندے اقرار کریں گے کہ ہاں! پوچھا جائے گا کہ کیوں؟ عرض کریں گے کہ ہمیں تجھ سے عفو و مغفرت کی امید تھی۔ ارشاد ہوگا تیرے لئے مغفرت واجب ہوگئی۔

☆ مومن وہ ہے کہ نیکی سے طبیعت خوش ہو اور گناہ کرنے سے طبیعت رنجیدہ ہو۔

☆ جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق عطا کر دیتا ہے۔

گناہ سرزد ہو تو فوراً توبہ کرو گڑگڑاؤ..............روؤ اور معافی مانگو

☆ اس آنکھ پر آگ حرام ہے جو آنکھ خوف اللہ تعالیٰ سے رونے والی ہو۔

☆ جس طرح دودھ کا تھنوں میں واپس جانا مشکل ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والی آنکھ کا جہنم میں جلنا مشکل ہے۔

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے رویا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔تو ایسے شخص کو قیامت (کے دن) عذاب نہیں کیا جائے گا۔

جو بندہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا اور اس کا آنسو اس کے منہ پر بہہ گیا خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو اور اس کی مقدار مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو مگر اس بندے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

☆ ایک دن حضور ﷺ وعظ فرما رہے تھے۔ایک صحابی رونے لگا۔حضور ﷺ نے فرمایا اس کے پاس بیٹھنے والے بھی تمام بخش دیئے گئے۔خواہ ان کے گناہ مثل پہاڑوں کے ہی کیوں نہ ہو۔اس کے لئے فرشتے رو رو کے ... نگ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں کہ الٰہی رونے والے کی وجہ سے نہ رونے والوں کو بھی بخش ...۔

☆ جس شخص کی آنکھ آنسو سے بھر آئی تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن پر آگ کو حرام کر دیتا ہے

☆ اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو کا جو قطرہ منہ پر بہہ آیا اس کے ساتھ عذاب کی ذلت جمع نہیں ہو سکتی۔

☆ کسی جماعت میں اگر کوئی رونے والا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمام جماعت کو بخش دیتا ہے۔

☆ نامہ اعمال کے ترازو میں ہر چیز کا کچھ نہ کچھ وزن ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو کی یہ حالت ہے کہ آگ کے دریا بھی ہو تو ایک آنسو اس کے بجھانے کے لئے کافی ہو۔

☆ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو شخص مجھ سے کسی گناہ کی وجہ سے ڈر چکا ہے اس کو آگ سے نکال لو۔

حدیث قدسی ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہ کروں گا جو دنیا میں نڈر اور بے خوف ہو گیا اسے میں قیامت میں امن نہ دوں گا بلکہ اپنا خوف اس پر مسلط کر دوں گا اور جو شخص

دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا اسے قیامت میں بالکل بے خوف کر دوں گا اور اسے امن دوں گا۔

☆ ایک شخص پر اللہ تعالیٰ کے خوف کا ایسا غلبہ ہوا کہ اس نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا اور میری خاک کو ہوا میں اڑا دینا تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو (دوبارہ) جمع نہ کر سکے اور میں اس کے سامنے پیش ہونے سے بچ جاؤں۔ اس شخص کی اولاد نے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بندے کو اپنے سامنے حاضر کیا اور اس سے وصیت کی وجہ دریافت کی۔ عرض کیا تیرے خوف کی وجہ سے میں نے ایسا کیا تھا۔ فرمایا تجھ کو بخشتا ہوں۔

☆ اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب شیطان کو اپنی درگاہ سے نکال دیا تو وہ مہلت کا خواستگار ہوا۔ مہلت پانے پر عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی جب تک آدمی کے بدن میں جان رہے گی تب تک میں اس کے دل سے نہیں نکلوں گا۔ ارشاد ہوا کہ مجھے بھی اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ جب تک ان میں جان رہے گی تب تک ان سے توبہ نہ روکوں گا۔

☆ حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول کی تو ان کو فرشتوں نے خوش خبری دی تو آدمؑ نے کہا کہ قبولِ توبہ بھی اگر سوال ہوا تو پھر میرا اٹھکانا کہاں ہے؟ اسی وقت ان پر وحی ہوئی کہ اے آدمؑ! تو نے اپنی اولاد کے لئے رنج ومشقت بھی ورثے میں چھوڑی اور توبہ بھی تو جو کوئی ان میں سے مجھ کو پکارے گا میں اس کی سنوں گا جیسی تیری سنی اور جو کوئی مجھ سے مغفرت کا سوال کرے گا اس پر بخل نہ کروں گا کیونکہ میرا نام قریب اور مجیب ہے۔ اے آدمؑ! توبہ کرنے والوں کو قبروں سے ہنستے ہوئے اور بشارت سناتے ہوئے اٹھاؤں گا۔ جو دعا کریں گے قبول ہوگی۔

☆ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس نے قصور کیا ہوا گر اس کو یاد کر کے دل میں خائف ہو تو وہ قصور اس کے نامۂ اعمال سے محو ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت فضیلؒ اس حدیث قدسی کو روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گناہ گاروں کو مژدہ سنا دو کہ وہ توبہ کریں گے تو میں قبول کروں گا اور صدیقین کو ڈرا دو کہ اگر ان پر اپنا عدل کروں گا تو عذاب دوں گا۔

☆ روایت ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل میں سے کسی نبی سے کوئی قصور سرزد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی

بھیجی کہ قسم ہے اپنی عزت کی اگر تو نے پھر ایسا کیا تو عذاب دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا الٰہی! تو تو ہے اور میں میں۔ قسم ہے تیری عزت کی اگر تو مجھے نہ بچائے مجھ سے دوبارہ قصور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ قصور کرنے سے محفوظ کر دیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی روایت میں ہے کہ بندہ گناہ کرنے کے بعد اگر ایک لمحہ ندامت کرتا ہے تو پلک جھپکنے سے بھی جلد وہ گناہ اس سے دور ہو جاتا ہے۔

توبہ اور قرآن

☆ اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو؟ اور وہ دیدہ دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں ان کو داخل کر دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔
(آل عمران 135-136)

☆ اللہ تعالیٰ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرتا جو برے کام کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی کی موت ان کے سر پر کھڑی ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان لوگوں کی توبہ قبول ہے جو کفر پر مرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے بڑی تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (النساء 17-18)

☆ اور جو کوئی، کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو کوئی گناہ کماتا ہے تو وہ اپنے ہی نفس کے لئے گناہ کماتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (النساء 110-1)

☆ پھر جو کوئی ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تو اللہ تعالی اسے معاف کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تو نہیں جانتا؟ کہ زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے بے شک اللہ تعالی ہی کا ہے وہ جسے چاہے عذاب کرے اور چاہے معاف کر دے۔ اللہ تعالی ہر شے پر قادر ہے۔ (المائدہ 40-39)

☆ اور جب تیرے پاس میری آیات پر یقین رکھنے والے آئیں تو ان کو کہو کہ تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لازم کر لی ہے جو کوئی تم میں سے جہالت سے کوئی خراب کام کرے اور اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (انعام 54)

☆ جن لوگوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک اس کے بعد تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ (الاعراف 154)

☆ اس وقت تو اللہ ان پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا جبکہ تو ان کے درمیان موجود تھا اور نہ اللہ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دے دے۔ (الانفال 33)

☆ اور کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصور کا اقرار کیا۔ نیک کاموں کے ساتھ برے اعمال بھی ملا دیئے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (التوبہ 102)

☆ اگر اپنے پرورش کرنے والے سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تو وہ تم کو ایک مدت معین (اجل مسمیٰ) تک اچھی طرح مزے اٹھا لینے دے گا اور اہل فضل کو اور فضل دے گا اور اگر تم اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمھارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ تم کو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (ہود 4-3)

☆ پھر آپ کا رب ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے جہالت سے برا کام کر لیا پھر اس کے بعد توبہ کی اور اپنے اعمال درست کئے۔ بڑی مغفرت کرنے والا۔ بڑی رحمت کرنے والا ہے۔ (نحل 119)

☆ ہم نے جو نفیس چیزیں تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ اور اس میں حد سے مت گزرو کہ کہیں میرا عذاب تم پر واقع

ہو جائے اور جس شخص پر میرا غضب واقع ہوتا ہے وہ بالکل گیا گزرا ہو جاتا ہے اور میں ایسے لوگوں کے لئے بڑا بخشنے والا بھی ہوں۔ جو توبہ کرلیں اور ایمان لے ائیں نیک عمل کریں پھر راہ پر قائم رہیں۔ (طہٰ 82-81)

☆ اور مسلمانوں تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (النور 31)

☆ (رحمٰن کے بندے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کارساز کو نہیں بلاتے جس نفس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر! اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا تو سزا سے اسے سابقہ پڑے گا۔ قیامت کے روز اس کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسوں کے گناہ نیکیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اور پھر نیک کام کرتا ہے تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقتاً رجوع کرتا ہے۔ (فرقان 71-68)

☆ ان کو کہہ دو اے میرے بندوں جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کردے گا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا، بڑی رحمت والا ہے۔

اس لئے تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ قبل اس کے کہ تم پر عذاب واقع ہونے لگے پھر تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے اور اپنے رب کے اتارے ہوئے اچھے اچھے حکموں پر چلو اس وقت سے پیشتر کہ تم پر اچانک عذاب آ پڑے اور تم کو خیال بھی نہ ہو۔ کبھی کوئی شخص کہنے لگے کہ افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے جناب میں کی اور میں تو ہنستا ہی رہا (تمسخر کرتا رہا) یا کہے کاش اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا اور یا کوئی عذاب دیکھ کر یوں کہنے لگے کہ کاش میرا پھر جانا ہو جائے پھر میں نیک بندوں میں ہو جاؤں۔ (الزمر 58-53)

☆ اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ اپنے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے اور قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور پھر نیک اعمال اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور ناشکروں کے لئے سخت عذاب ہے۔ (شوریٰ 26-25)

☆ اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔ امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کردے گا اور

تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ (تحریم۔8)

پس قاری نے جان لیا ہوگا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرنا اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں۔ اس کے ہاں تو توبہ اس چیز کا نام ہے کہ

۱۔ برے کاموں کو چھوڑ دے۔

۲۔ اپنا ایمان پھر سے تازہ کرے۔

۳۔ اپنی اصلاح کرے۔

۴۔ نیک کام شروع کردے۔

۵۔ پھر راہ حق پر قائم رہے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے کئے ہوئے گناہوں کو یا معاف کردے گا یا مٹا دے گا اور یا ان کو نیکیوں میں بدل دے گا۔

لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''

الہٰ کہتے ہیں ایسے فاعل کو جو مالک ہو۔ حاکم ہو۔ خالق ہو۔ رازق ہو۔ دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہو اور بندگی کا واحد مستحق ہو۔ مسبب الاسباب ہو۔ سب کائنات کو اپنی تدبیر سے چلانے والا ہو اور اپنی مخلوق کی حاجات کا جاننے اور پوری کرنے والا ہو اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو۔ نہ ذات میں اور نہ صفات میں۔ حقیقتاً الہٰ کہتے ہیں فاعل کو۔ یعنی اس کائنات میں فاعل ماسوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں یعنی توانائی کا منبع اور سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

چنانچہ جب تو کہتا ہے۔ لا الہٰ الا اللہ تو تیرا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے بغیر کسی دوسرے کو الہٰ نہ سمجھوں گا۔ اس لئے آج کے بعد صرف اسی کو پکارا کروں گا۔ اسی کو حاجت روا، مشکل کشا، نگہبان، مددگار، دوست، نفع و نقصان پہچانے والا، تکلیف دور کرنے والا اور راحت پہچانے والا، دلوں کی مرادیں بھرلانے والا، تنگی اور کشادگی کرنے والا، ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر بات، ہر دعا کو سننے والا، جانتا رہوں گا۔ جو رسم و رواج اور

دنیا کے قوانین یا فلاسفروں کے خیالات یا سائنس کی اختراپردازیاں اللہ کے حکم کے خلاف ہوں۔ان کو باطل سمجھوں گا اور ہر معاملے میں اپنے رب کا حکم معلوم کرکے اسی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کروں گا۔آج سے وہ میرا اور میں اس کا ہوا اور اگر میرے والدین، بیوی، بچے، دوست، رشتہ دار بھی میرے اور اللہ کے بیچ میں آڑ بننے کی کوشش کریں تو ان کو چھوڑ دوں گا لیکن اپنے اللہ سے کسی حالت میں بھی علیحدگی پسند نہ کروں گا۔یہی وہ اقرار ہے جس کی بابت حضورﷺ سے کتب احادیث میں منقول ہے کہ

۱۔ اخلاص کے ساتھ لا الہٰ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے۔

۲۔ جنت کی قیمت لا الہٰ الا اللہ کا اقرار ہے۔

۳۔ لا الہٰ الا اللہ کا اقرار سچے دل سے کرے اور اس حال میں مرجائے تو وہ جہنم پر حرام ہو جائے۔

۴۔ لا الہٰ الا اللہ کا اقرار جنت کی کنجیاں ہیں۔

(اگر اس کلمے کے اور فضائل معلوم کرنے ہوں تو کتاب کے ذکر کے باب میں دیکھ لیں)

اور جب تو کہتا ہے محمد الرسول اللہ تو تیرا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کے سب احکام محمدﷺ کی معرفت سے لوگوں تک پہنچے ہیں۔اس لئے آپ جو غیب کی باتیں بتائیں اس پر ایمان لاؤنگا۔جن باتوں کے کرنے کو کہا کروں گا جن سے بچنے کو کہا بچوں گا زندگی کا جو طریقہ انہوں نے عمل کرکے دکھلایا وہی حق اور اللہ کو پسند ہے اور اس کے خلاف زندگی گزارنے والا۔اللہ کا محبوب اور پیارا اور راہ راست پر چلنے والا نہیں ہوسکتا اور یہ کہ محمد ﷺ ہی وہ آخری نبی اور اللہ کے رسول ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنی باتیں قرآن کی شکل میں ہم تک پہنچائیں اور تجھ پر رسول کی اطاعت ایسی ہی فرض ہے جیسے کہ اللہ کی، کیونکہ کلام پاک میں ہے کہ

☆ آپ فرمادیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو۔اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہاری سب گناہوں کو معاف کردیں گے اور اللہ بڑے معاف کرنیوالے اور بڑی عنایت والے ہیں۔آپ کہہ دیجئے کہ تم اطاعت کرو۔اللہ کی اور رسول کی۔پھر اگر وہ اعراض کریں سو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتے۔(آل عمران 32-31)

☆ جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو شخص آپ کی اطاعت سے

روگردانی کرے تو ہم نے آپ کو انکا نگران مقرر نہیں کیا۔(النساء80)

☆ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس کا کہنا ماننے سے روگردانی نہ کرو حالانکہ تم جانتے ہو اور تم ان لوگوں کی مانند نہ بنو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ سنتے سناتے کچھ بھی نہیں۔ (الانفال 21-20)

☆ آپکے رب کی قسم کہ جب تک یہ لوگ اپنے باہمی جھگڑے آپ ہی سے فیصلہ نہ کرالیا کریں اور یہ کہ جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس سے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں۔ اسوقت تک یہ لوگ ایماندار نہیں ہو سکتے۔(النساء65)

☆ ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہے رسول کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔(احزاب 21)

☆ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ تیار ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ ہے بھی بڑی رسوائی۔(توبہ 63)

☆ جو چیز تمہیں رسول دے دیا کریں لے لیا کرو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جایا کریں اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (الحشر 7)

☆ جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو شخص آپ کی اطاعت سے روگردانی کرے تو ہم نے آپ کو ان کا نگران مقرر نہیں کیا۔ (النساء80)

☆ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سخت ذلیل لوگ ہیں۔ پس آ، اور صدق دل سے صحیح اعتقاد سے اور مطلب سمجھتے ہوئے کم از کم ایک بار تو زندگی میں کہہ دے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

(نہیں ہے کوئی الٰہ ماسوائے اللہ کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

کیونکہ نجات کا دارومدار اسی کلمہ پر ہے بشرطیکہ اس کے بعد ہر قسم کے شرک سے بچا جائے۔ نیک اعمال ایمان کو تاتقویت ضرور بخشتے ہیں لیکن ایمان کا جزو نہیں اور برے اعمال سے ایمان کی روشنی ضرور مدہم

پڑ جاتی ہے لیکن ایمان کا نور سلب نہیں ہوتا لیکن مشرک کے لئے بخشش بالکل نہیں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ بتوفیق الٰہی ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو بچایا جائے اور یہ صرف اس وقت ہوسکتا ہے کہ صرف اللہ کو مضبوطی سے پکڑا جائے اور اس کے علاوہ تمام زندہ اور مردہ سے ہر قسم کی امیدیں منقطع کی جائیں ورنہ یہ گھاٹی بہت ہی دشوار گزار ہے اور بڑے بڑے شہسوار اس گھاٹی کے نذر ہو چکے ہیں۔

شرک سے بیزاری

مشرک قطعی دوزخی ہے۔ مشرک کے لئے بخشش نہیں

☆ اللہ یہ کبھی نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو بھی گناہ ہیں تو جس کے لئے چاہے معاف کر دے اور جس نے شرک کیا تو وہ بہت ہی دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔ (النساء۔116)

☆ اللہ شرک کرنے کو کبھی نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جو بھی گناہ ہیں جس کے لئے چاہے گا معاف کرے گا اور جس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے ایک بڑے گناہ کا بہتان باندھا۔ (النسا۔ 48)

☆ جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر چکا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (المائدہ۔72)

☆ اور اگر وہ لوگ (انبیاء) بھی شرک کرتے تو ان کے تمام کئے ہوئے اعمال کو تباہ کر دیا جاتا۔ (الانعام 89)

☆ جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پرندے اس کو اچک لیں اور آندھی اس کو دور پھینک دے۔ (حج۔31)

☆ اللہ کے ساتھ اوروں کو نہ بلا ورنہ اس صورت میں تو مذمت کیا گیا۔ بے یارومددگار رہ جائے گا۔ (بنی اسرائیل۔22)

☆ میں نے تیری طرف اور تم سے پہلوں کی طرف وحی کی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے اعمال ضائع جائیں اور ضرور تم نقصان میں رہو۔ (زمر ۔ 65)

شرک ۔ دو قسمیں

ایک قسم کی شرک تو یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ ذات میں شریک ٹھہرالیا جائے یعنی بجائے ایک اللہ کے بہت سے خداؤں کو مانا جائے۔ ایسے مشرکوں کی تعداد ہر زمانہ میں بہت ہی کم رہی ہے اور اس قسم کے شرک سے آج تک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بچائے رکھا۔

دوسری قسم کی شرک یہ ہے کہ جو صفات اللہ کے لئے ثابت ہیں کسی دوسرے شخص یا چیز کو ان صفات سے ویسے ہی متصف جانا جائے۔ یہ شرک عام ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اس قسم کی شرک میں مبتلا ہے۔ سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

''بہت سے لوگ مجھ پر یوں ایمان لاتے ہیں کہ میرے ساتھ شریک بھی ٹھہراتے ہیں'' (یوسف ۔106)

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مشرک کہا جن کے خلاف حضور ﷺ کو جہاد کا حکم ہوا۔ جن رشتہ داروں کے سینوں سے صحابہ کرامؓ نے اپنی تلواریں پار کیں ایسے لوگوں کی بابت اللہ تعالیٰ کی اپنی گواہی ہے کہ وہ اللہ ہی کو خالق، رازق، ہر چیز کا مالک، سارے جہان کا بادشاہ، سارے جہان کا بنانے والا اور چلانے والا سمجھتے تھے اور سخت مصیبت میں اسی کو پکارتے تھے لیکن پھر بھی وہ اللہ کے ہاں مشرک اور کافر ٹھہرے کیونکہ انہیں ٹھوکر چھوٹی چھوٹی چیزوں میں لگی تھی۔ اللہ فرماتا ہے۔

☆ ''ان سے کہیے کہ تمہیں آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے اور بینائی اور سماعت کا مالک کون ہے اور زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے اور تمام کاموں کی تدبیر کون کرتا ہے پھر یہی کہیں گے کہ اللہ کہو! پھر کیوں نہیں ڈرتے''۔ (یونس ۔31)

☆ ''کہہ دیجیے کہ یہ زمین اور جو اس پر رہتے ہیں یہ کس کے ہیں؟ اگر تم کو کچھ خبر ہے وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کے ہیں ان سے کہیے پھر کیوں غور نہیں کرتے''

یہ بھی کہہ دیجیئے کہ ان سات آسمانوں کا مالک اور عظیم عرش کا مالک کون ہے؟ وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ ''اللہ'' کہو پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟

یہ بھی کہہ دیں کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں سب چیزوں کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو تو ضرور یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' کہو پھر تم پر کیسا جادو ہو رہا ہے''۔ (المومنون ۔ 89-84)

☆ اور البتہ اگر آپ ان سے سوال کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ ''اللہ'' نے، پھر کدھر بھٹکے جا رہے ہیں۔ (زخرف۔ 87)

تو پھر وہ مشرک کیوں کہلائے؟ وہ اس لئے کہ الٰہی صفات کا اقرار اوروں میں بھی کیا کرتے تھے۔

اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا شرک ہے کیونکہ اللہ کے علاوہ کسی کے ہاتھ میں کچھ بھی تو نہیں

☆ اللہ تعالیٰ پاک ہے ان کے شرک سے، کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور اگر تم ان کو کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں تمہارے لئے برابر ہے خواہ تم ان کو پکارو یا خاموش رہو۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تو تمہارے جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیئے کہ تمہارا کہنا کر دیں اگر تم سچے ہو۔ (الاعراف 194-190)

☆ اور یہ کہ اپنے آپ کو اس دین کی طرف اس طرح مت توجہ کرلو کہ صرف ایک ہی طرف کے ہو رہو اور مشرکوں میں سے نہ بنو اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو نہ پکارو جو تجھ کو نفع نہ پہنچا سکیں اور نہ کوئی ضرر اور اگر تو نے ایسا کیا تو تو بھی ظالموں میں سے ہو جائے گا اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اسکے اور کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہیے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے کرے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے کہہ دو کہ اے لوگو! تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے پہنچ چکا سو جو شخص راہ راست پر آ جائے گا سو وہ اپنے لئے راہ راست پر آئے گا اور جو شخص بے راہ رہیگا تو اس کا بے راہ ہونا بھی اسی پر پڑیگا اور میں تم پر مسلط نہیں کیا گیا۔ (یونس 108-105)

☆ پکارنا صرف اس کے لئے حق ہے۔ اللہ کے علاوہ جن کو یہ لوگ بلاتے ہیں وہ ان کی درخواست منظور

نہیں کر سکتے جیسے کہ ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ وہ اسکے منہ تک آجائے اور وہ اس کے منہ تک آنے والا نہیں (اسی طرح اللہ کے غیر بھی ان کی درخواست منظور نہیں کر سکتے) اور ناشکروں کا پکارنا ماسوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں (الرعد۔14)

☆ کیا جو پیدا کرتا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نہیں پیدا کر سکتا تم کیوں نصیحت نہیں حاصل کرتے؟ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو نہ گن سکو۔ واقعی اللہ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں۔ اللہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب احوال جانتا ہے اور اللہ کے علاوہ جن کو یہ پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ حقیقت میں مردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو اتنا بھی پتا نہیں کہ پھر اٹھنا کب ہے؟
(نحل۔21-17)

☆ ان کو کہہ دو کہ تمہارے خیال میں جو اللہ کے علاوہ ہیں ان کو پکار کر دیکھو تو سہی سو وہ نہ تو تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ ہی اس کے بدل ڈالنے کا۔ جن لوگوں کو یہ مشرکین پکار رہے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ مقرب بنتا ہے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ واقعی تمہارے رب کا عذاب ہے بھی ڈرنے کے قابل۔
(بنی اسرائیل 56-52)

☆ اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو بلاتے ہیں جو نہ نقصان پہنچا سکیں اور نہ فائدہ۔ یہی پرلے درجے کی گمراہی ہے۔ ایسوں کو بلا رہے ہیں جن کو ضرر بہ نسبت نفع کے زیادہ قریب ہے۔ ایسا کارساز بھی برا اور ایسا رفیق بھی برا۔ (حج 13-12)

☆ اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے غور سے سنو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ کے علاوہ جس کسی کو بھی تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے گو سب کے سب جمع بھی ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو اس کو واپس نہیں چھین سکتے۔ مانگنے والا بھی بے قوت، جس سے مانگا جا رہا ہے وہ بھی بے قوت۔ انہوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جو اس کی قدردانی کا حق تھا۔ اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔
(حج 74-73)

☆ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک وقت مقررہ تک چلتے رہیں گے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اسی کی سلطنت ہے اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں گے اور اگر سن بھی لیں تو تمہارا کہنا نہ کریں گے اور قیامت کے روز وہ تمہارے اس شرک کرنے کی انکار کریں گے اور تجھ کو خبر رکھنے والی ذات کے برابر کوئی خبر نہیں دے گا۔ اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔ (فاطر 15-13)

☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کو پکارتے ہو ان شریکوں کو تو ذرا دکھلاؤ اور یہ بتاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا جزو بنایا ہے یا آسمان میں ان کی شرکت ہے۔ کیا ہم نے ان کو کوئی اور کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے کو دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آتے ہیں۔ یہ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو تھام رکھا ہے تا کہ موجودہ حالت کو نہ چھوڑ دیں اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر اللہ کے سوا کوئی ان کو تھامنے والا نہیں۔ وہ حلیم اور غفور ہے۔ (فاطر 41-40)

☆ کہہ دو کہ جن کو تم اللہ کے سوا کچھ سمجھ رہے ہو ان کو پکارو۔ وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار اور نہ اسکے سامنے کسی کی سفارش کام آتی ہے۔ ماسوائے اس کے کہ جس کو وہ خود اجازت دے۔ (سبا 23-22)

☆ اللہ کے علاوہ جس کو بھی پکارتے ہو ان شریکوں کو ذرا حاضر کر دو اور دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے۔ اس سے پہلے کی کوئی کتاب ہی لا دو یا کوئی علم کی بات ہی سہی۔ اگر تم سچے ہو اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکاریں جو قیامت تک بھی اس کا کہنا نہ کر سکیں اور وہ تو ان کی پکار سے بھی غافل ہیں۔ (احقاف 5-4)

☆ جان لو کہ بے شک اللہ ہی کیلئے ہے جو بھی آسمانوں میں ہیں یا زمین پر اور جو لوگ اللہ کے علاوہ شریکوں کو پکارتے ہیں وہ ماسوائے اپنے ہی گمان کے اور کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور محض جھوٹی باتیں تراشتے ہیں۔

اللہ کے علاوہ کسی کے ہاتھ میں نفع نقصان نہیں

☆ اور اگر تجھ کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں اور اگر تجھے کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہی اللہ اپنے بندوں پر غالب اور برتر ہے اور وہ حکیم ہے اور خبیر ہے۔ (انعام 18-17)

☆ کیا ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے اور خود تخلیق کئے گئے ہیں اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی مدد دے سکتے ہیں بلکہ خود اپنی مدد کی قدرت نہیں رکھتے۔ (الاعراف 192-191)

☆ اللہ کے علاوہ ایسوں کو نہ پکارو جو نہ تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر اور اگر تو نے ایسا کیا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکلیف کو ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو ہٹانے والا بھی کوئی نہیں۔ (یونس 107-106)

☆ کہہ دو کہ آسمانوں اور زمیں کا پرورش کرنے والا کون ہے؟ کہہ دو کہ اللہ کہو کیا تم نے اس کے علاوہ اور دوست بنا لئے ہیں جو اپنے نفع اور نقصان پر قادر نہیں۔ (رعد۔16)

☆ جو تمہارے زعم میں اللہ کے علاوہ ہیں۔ ذرا ان کو پکارو تو سہی وہ نہ تو تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل ڈالنے کا۔ (بنی اسرائیل 56)

☆ اللہ کے علاوہ کو پکارتے ہیں جو نہ تو نقصان پہنچا سکے اور نہ فائدہ یہی کھلی گمراہی ہے۔ (حج۔12)

☆ کہہ دو کہ وہ کون ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ سے بچا سکے اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے اور کون ہے وہ جو تم پر سے اللہ کے فضل کو روک دے اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے نہ تو اللہ کے سوا کوئی دوست (ولی) پاؤ اور نہ کوئی مددگار۔ (احزاب۔16)

☆ اللہ کے علاوہ اور کارساز اختیار کرتے ہیں تا کہ وہ ان کی مدد کریں وہ ان کی مدد پر قادر نہیں اور سب کے سب حاضر کئے جائیں گے۔ (یٰسین 75-74)

☆ کہو کہ یہ تو بتلا دو کہ یہ جو اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے کیا وہ

تکلیف مجھ سے دور کر سکتے ہیں اور یا اللہ مجھ پر کوئی رحمت کا ارادہ کرلے تو کیا یہ اس رحمت کو روک سکتے ہیں۔ کہو کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔(زمر۔38)

اللہ کے علاوہ کوئی بھی دوست یا ولی نہیں

''ولی'' کا لفظی ترجمہ ہے ''دوست'' اس کی جمع اولیاء ہے۔ اولیاء کرام کو اولیاء اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے دوست ہیں۔ اللہ نے انہیں اپنا دوست بنایا اور تمہیں بھی یہی حکم ہے کہ اللہ ہی کو اپنا دوست اور ولی سمجھو نہ کہ اللہ کے غیر کو اور اگر اللہ کے غیر کو اپنا ولی سمجھو گے تو یقیناً مشرک ہو گے اور ہمیشگی کے دوزخ میں جلو گے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں دوزخ کی آگ سے اور اللہ کے عذاب سے۔

☆ مومنوں کا ولی تو اللہ ہے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔(البقرہ۔257)

☆ بے شک میرا ولی تو اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی اور وہ نیک آدمیوں کی حمایت کرتا ہے اور تم جو اللہ کے علاوہ کو پکارتے ہے وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد پر قادر ہیں۔(اعراف۔196)

☆ کہہ دو کہ آسمانوں اور زمین کا پرورش کرنے والا کون ہے۔ کہہ دو اللہ کہو کیا تم نے اس کے علاوہ اور اولیاء اپنے لئے مقرر کر لئے ہیں۔ جو اپنے نفع و نقصان پر بھی قادر نہیں۔ (رعد۔16)

☆ کیا ان ناشکر گذاروں نے خیال کیا ہے کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اولیاء قرار دیں گے۔ میں نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لئے جہنم تیار کر رکھا ہے۔ کہہ دو تمہیں اعمال کے لحاظ سے نقصان والے لوگ نہ بتلادوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش دنیا ہی میں ضائع کر دی گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔(کہف 104-102)

☆ جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور اولیاء اختیار کر لئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جس نے گھر بنایا اور کچھ شک نہیں کا سب گھروں میں زیادہ کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ یہ جانتے۔(عنکبوت 41)

☆ اللہ کے لئے تو صرف خالص دین ہی ہے جن لوگوں نے اور اولیاء بنا رکھے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ان کی بندگی (یعنی غلامی) اس غرض سے کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کی طرف رتبہ میں نزدیک کر دیں ان کے باہمی

اختلافات کی فیصلہ اللہ کرے گا۔اللہ تعالیٰ جھوٹے اور ناشکرے کوراہ نہیں دکھاتا۔ (زمر 3)

☆ دن رات اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں اس لئے نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ اس ذات کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا۔اگر تم اس کی بندگی کرنے والے ہو اگر یہ تکبر کریں تو تیرے رب کے ہاں جو موجود ہیں وہ تو دن رات اس کی ثناء کرتے ہیں اور کبھی بھی ثناء ترک نہیں کرتے۔ (حم سجدہ ۳۷۔۳۸)

☆ جنہوں نے اللہ کے علاوہ اور اولیاء اختیار کر لئے ہیں تو اللہ ہی ان پر نگراں ہے اور تو ان پر نگراں نہیں ہے۔(شوریٰ۔6)

☆ کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ اور اولیاء اختیار کر رکھے ہیں؟ اللہ ہی ولی ہے۔وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(شوریٰ۔9)

اللہ کے علاوہ کسی کے لئے سجدہ جائز نہیں

☆ بیشک جو تیرے رب کے ہاں ہیں وہ اسکی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اس کی ثناء کرتے ہیں اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔(اعراف۔ 206)

☆ اور اللہ ہی کے سامنے سربسجود ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں خواہ خوشی سے یا مجبوری سے اور ان کے سائے بھی صبح اور شام کے وقتوں میں۔ (رعد۔15)

☆ میں نے اسکو اور اسکی قوم کو دیکھا کہ وہ بجائے اللہ کے سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے انکے اعمال کو انکی نظر میں مرغوب کر رکھا ہے اور انکو راہ سے روک رکھا ہے۔سو وہ راہ پر نہیں چلتے کیونکہ اس اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو باہر لاتا ہے اور تم لوگ جو پوشیدہ رکھتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔وہ سب کچھ جانتا ہے اللہ کے علاوہ کائنات میں کوئی دوسرا کارساز نہیں۔وہی عرش عظیم کا انتظام چلا رہا ہے۔ (نمل 26-24)

☆ کیا انہوں نے اللہ کی مخلوق میں سے ان چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے کبھی ایک طرف اور کبھی

دوسری طرف اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور عاجز ہیں اور اللہ ہی کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ زمین اور آسمانوں میں جتنے بھی جاندار ہیں اور فرشتے بھی تکبر نہیں کرتے۔ اپنے بالادست رب سے ڈرتے ہیں اور جو بھی حکم ملتا ہے وہ کیا کرتے ہیں۔ (نحل 50-48)

☆ کہہ دو تم مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو پہلے علم دیا گیا ہے تو جب ان پر یہ (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ (بنی اسرائیل ۔107)

☆ جن کو اللہ نے ہدایت دی اور اپنے لئے خاص کیا جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو آہ و بکا کرتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ (مریم ۔57)

☆ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کے سامنے سجدہ ریز ہیں جو کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، اور چوپائے اور بہت سے انسان بھی اور بہت سے ایسے بھی ہیں جن پر عذاب ثابت ہو گیا ہے اور جس کو اللہ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں۔ اللہ جو چاہے کرے۔ (حج ۔18)

☆ اے مومنوں رکوع کرو، سجدہ کرو، اپنے رب کی بندگی کرو اور نیک کام کرو تا کہ فلاح پاؤ (حج ۔77)

☆ اس زندہ ذات پر توکل کرو جسے فنا نہیں اور اس کی تسبیح و تحمید کرو وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے وہ ایسا ہے کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے۔ سب کچھ روز میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر قائم ہوا۔ بہت ہی مہربان ہے کسی جاننے والے سے پوچھ لو اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہے؟ اور کہتے ہیں کیا ہم اس کو سجدہ کریں گے جسکے لئے تم حکم کرو گے اور اس سے ان کی نفرت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ (الفرقان 60-58)

☆ بے شک میری نشانیوں پر ایمان لانے والے وہ ہیں کہ جب انہیں میری نشانیاں بیان کی جائیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی ثناء وصفت میں لگ جاتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ (سجدہ ۔15)

☆ اللہ کو سجدہ کرو اور اس کی بندگی کرو۔ (القمر۔62)

☆ اور بے شک سجدے اللہ ہی کے لئے حق ہیں سو اللہ کے علاوہ کسی بھی اور کو نہ پکارو۔ (جن۔۱۸)

☆ ان کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔ (انشقاق۔21)

☆ ان کی بات نہ مان سجدہ کرو اور قریب رہو۔ (علق۔19)

ضروریات صرف اللہ سے مانگنی چاہیئں کیونکہ غیر سے مانگنا شرک ہے

☆ اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہوں میرے حضور جب کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگتا ہے تو اسے قبول کرتا ہوں سو ان کو بھی چاہیے کہ میرے احکام کو قبول کریں۔ مجھ پر یقین رکھیں تاکہ ہدایت (رشد) حاصل کریں۔ (البقر۔186)

☆ پکارنا صرف اسی کے لئے حق ہے۔ (رعد۔14)

☆ اللہ کے سوا کسی دوسرے کارساز کو نہ پکارو ورنہ عذاب میں پڑنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (شعراء۔ 23)

☆ اور تمہارے پروردگار نے فرمادیا کہ مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا اور جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (مومن۔60)

☆ وہی زندہ ہے اس کے علاوہ کوئی کارساز نہیں۔ اسی کو پکارو خالص اعتقاد کر کے سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ (مومن۔65)

غیب کی باتیں صرف اللہ ہی جانتا ہے اس لئے

کسی دوسرے کو غیب کا علم رکھنے والا سمجھنا شرک ہے۔

☆ کہہ دو کہ نہ تو میں تم کو یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں انہیں کہہ دو کہ کیا اندھا اور بینا

برابر ہو سکتے ہیں؟ سو کیا تم غور نہیں کرتے۔(انعام۔50)

☆ غیب کی چابیاں اللہ ہی کے پاس ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے اور وہ خشکی اور تری کی سب چیزوں کو جانتا ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں گرتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب ظاہر کتاب میں ہیں۔(انعام۔59)

☆ کہہ دیجئے کہ میں خود اپنے نفس کے لئے نہ نفع کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ ضرر کا۔ مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو صرف ایمانداروں کو خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا ہوں۔(اعراف۔188)

☆ جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور جو کچھ رحم میں کمی وبیشی ہوتی ہے اللہ اس سب کو جانتا ہوتا ہے اس کے ہاں ہر ایک چیز کے اندازے مقرر ہیں ظاہر کا جاننے والا، غیب کا علم رکھنے والا، بہت بڑا اور عالیشان ذات ہے جو کوئی چپکے سے کوئی بات کرے یا زور سے اور جو کوئی رات میں کہیں چھپ جائے اور جو دن میں چلے پھرے اس کے لئے یہ سب برابر ہیں۔(رعد 10-8)

☆ آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات کہ آسمان اور زمین میں موجود ہیں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا۔ بجز اللہ کے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔(نمل۔65)

☆ بے شک قیامت کی خبر اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کو کیا عمل کرے گا اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔ بے شک اللہ ہی سب باتوں کا جاننے والا اخبردار ذات ہے۔(لقمان۔34)

☆ وہی ہے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا، زبردست رحمت والا جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی۔(السجدہ۔7)

☆ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ کہ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے اور جو کچھ کہ اس میں سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ کہ اس میں چڑھتا ہے اور وہ رحیم اور غفور ہے۔ کہ کافر کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی۔ کہہ دو قسم ہے میرے رب کی کہ وہ عالم الغیب (غیب کا جاننے والا) تم پر ضرور قیامت کو لاکر

چھوڑے گا اس سے کوئی ذرہ بھی غائب نہیں۔ نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی ذرہ سے چھوٹی چیز ہے اور نہ کوئی بڑی مگر سب کچھ ظاہر کتاب میں موجود ہیں۔ (سبا 3-2)

بغیر تحقیق کے کسی کی اندھی تقلید شرک ہے۔

اولیاء اور علماء کا بہت ہی احترام کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اللہ کے دوست ہوتے ہیں لیکن ان سے کسی طرح کی امیدیں وابستہ نہیں کرنی چاہیئں اور نہ ہی حاجات میں ان کو پکارا جائے کہ ایسا کرنا بھی شرک ہے۔ اگر چہ عالموں سے یہ توقع نہیں کہ اپنی طرف سے حلال وحرام کے مسئلے تراشیں لیکن بالفرض اگر ایسا ہوا تو ان کے ایسے احکام کی تعمیل بغیر تحقیق کے بے شک وشبہ شرک ہے۔

عدی بن حاتم نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یہود ونصاریٰ نے تو علماء کو رب نہیں جانا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب علماء جس کو حرام کہیں ان کو حرام سمجھو اور جسے وہ حلال بتائیں اس کو حلال سمجھو تو یہی ان کو رب بنانا ہے۔ حضرت حذیفہ بن ایمانؓ اور عبداللہ بن عباس وغیرہ اس بات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مراد حلال وحرام کے مسائل میں علماء اور بزرگوں کی اندھی تقلید ہے۔ سعدی فرماتے ہیں کہ انہوں نے بزرگوں کی ماننی شروع کر دی اور اللہ کی کتاب کو ایک طرف ہٹا دیا۔

☆ ”کسی بشر کے لئے بھی یہ شایان نہیں کہ اللہ اسے کتاب، حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے بندے اور غلام ہو جاؤ لیکن وہ تو انکو کہے گا کہ اللہ والے بن جاؤ بوجہ اس کے کہ تم کتاب پڑھتے اور سکھاتے ہو اور نہ یہ کہے گا کہ فرشتوں یا نبیوں کو پرورش کرنے والا اقرار دو۔ کیا مسلمان ہونے کے بعد وہ تمہیں کفر کرنے کو کہے گا“ (آل عمران 80-79)

☆ اللہ پاک ہے ان کے شرک سے کیا ایسوں کو شریک کرتے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں وہ نہ ان کی مدد پر قادر ہیں اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ (اعراف 192-191)۔

☆ بے شک اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو تمہارے ہی جیسے بندے ہیں۔ (اعراف۔194)

☆ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا رکھا ہے اور مسیح بن مریم کو بھی حالانکہ ان کو

صرف یہ حکم کیا گیا تھا کہ صرف اس ایک الٰہ کی غلامی کریں۔اس کے علاوہ کائنات میں کوئی کارساز نہیں۔وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ (توبہ۔31)

☆ اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ کہ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔(توبہ۔32)

☆ سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دے یقیناً ایسے مجرموں کی فلاح نہ ہوگی یہ اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی غلامی کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔کہہ دو کیا اللہ کو ایسی چیزوں کی خبر دیتے ہو جو اللہ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک ہے اور بلند ہے ان لوگوں کے شرک سے۔(یونس 18-17)

☆ اپنے آپ کو اس دین کی طرف ایسے متوجہ کر لو کہ صرف ایک طرف کے ہو لو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو نہ پکارو جو نہ تجھے نفع پہنچا سکے اور نہ نقصان اور اگر تو نے ایسا کیا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔اگر تجھ کو اللہ کوئی تکلیف پہنچا دے تو بجز اس کے اسکا ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر وہ کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا ہٹانے والا بھی کوئی نہیں۔وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے کرے۔بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے۔کہہ دو کہ اے لوگو! تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے آ پہنچا جو راہ راست پر آئے گا تو اپنے نفس کے لئے اور جو بے راہ ہوگا تو اپنے ہی لئے اور میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ (یونس 108-105)

☆ جن کو یہ لوگ پکار رہے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ مقرب بنتا ہے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔واقعی آپ کے رب کا عذاب ہے بھی ڈرنے کی چیز۔ (بنی اسرائیل 57)

☆ ان ناشکروں نے کیا خیال کر رکھا ہے کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اولیاء قرار دیں گے۔ایسے کافروں کو مہمانی کے لئے میں نے جہنم تیار کر رکھا ہے۔ (کہف۔102)

☆ یہی اللہ تمہاری پرورش کر رہا ہے اسی کی سلطنت ہے اور اس کے علاوہ جن کو بھی تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں تم اگر ان کو پکارو تو وہ سنیں گے نہیں اور اگر سن لیں تو مانیں گے نہیں اور قیامت کے دن تمہارے اس شرک سے انکار کریں گے۔ (فاطر 14-13)

☆ اللہ کے لئے تو صرف خالص دین ہی ہے جن لوگوں نے اور اولیاء یعنی دوست بنا رکھے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ان کی بندگی یعنی غلامی اس غرض سے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کی طرف رتبہ میں نزدیک کر دیں انکے باہمی اختلافات کا فیصلہ اللہ کر دے گا اللہ جھوٹے اور ناشکرے کو راہ نہیں دکھاتا۔ (زمر۔3)

☆ کیا ان لوگوں نے ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لئے شریعت کے ایسے احکام تراشے جن کا اللہ نے حکم نہ دیا تھا اگر فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (شوریٰ۔21)

دوسرے سے اولاد کی دعا کرنا یا پیدا شدہ بچے کو دوسرے کی جانب سے جاننا شرک ہے۔

☆ پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو بیوی کو حمل ہو گیا ہلکا سا جس کو وہ لئے پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہو گئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جو ان کا پرورش کرنے والا ہے دعا کرنے لگے کہ اگر آپ نے ہم کو صحیح وسالم اولاد دے دی تو ہم شکر گزاری کریں گے سو جب اللہ نے ان دونوں کو صحیح وسالم اولاد دیدی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کے ساتھ شریک کرنے لگے۔ اللہ پاک ہے انکے شرک سے۔ (اعراف 190-189)

☆ اللہ ہی کیلئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں اور بیٹے دونوں جمع کر دیتا ہے اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے بے شک بڑا جاننے والا اور قدرت والا ہے۔ (شوریٰ 50-49)

اپنی طرف سے حلال وحرام کا حکم صادر کرنا شرک ہے

☆ اے ایمان والو! اللہ نے جو پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو کہ حد سے

آگے بڑھو۔ اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ نے جو پاک اور حلال چیزیں تم کو دی ہیں۔ ان میں سے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو (المائدہ 88-87)

☆ اللہ اس قریہ کا قصہ بیان کرتا ہے جو امن سے زندگی گزارتے تھے اور ہر طرف سے ان کا رزق آرہا تھا تو ناشکری کی اللہ کی نعمتوں کی تو اللہ نے بھوک اور خوف کا لباس پہنایا۔ (نحل۔112)

☆ جھوٹے زبانی دعوے کر کے مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ کیا اللہ پر جھوٹی تہمت لگاؤ گے جو اللہ پر جھوٹ لگاتے ہیں وہ فلاح نہ پائیں گے۔ (نحل۔116)

☆ اے نبی اللہ نے جو چیزیں تیرے لئے حلال کی ہیں۔ ان کو کیوں حرام کرتا ہے۔ کیا بیوی کی رضا کی خاطر۔ اللہ معاف کرنے والا رحیم ہے۔ (تحریم۔1)

نفس و ہوا کی پیروی کرنا بھی شرک ہے۔ اپنے نفس و ہوا کی پیروی کبھی نہ کی جائے اور نہ اوروں کے نفس و ہوا کی۔

☆ مجھے منع کیا گیا ہے ان کی غلامی سے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور کہو کہ میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلتا ورنہ میں گمراہ ہوں گا اور راہ پانے والوں میں سے نہ ہوں گا (انعام۔56)

☆ اگر تو زمین پر اکثریت کی بات مانے گا تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کریں گے کیونکہ وہ ظن اور تراشی ہوئی باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ (انعام۔116)

☆ اکثریت ظنی باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ظن حق کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اللہ جانتا ہے تم جو کچھ کرتے ہو۔ (یونس۔36)

☆ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا اللہ بنا رکھا ہے۔ (الجاثیہ۔23)

جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلوں کے مطابق حکم نہ کرے وہ کافر، ظالم اور فاسق ہے۔

☆ کیا آپ نے ایسے لوگ نہیں دیکھے جن کو کتاب کا حصہ دیا گیا اور اس کتاب اللہ کی طرف اس غرض

سے ان کو بلایا بھی جاتا ہے کہ ان کے درمیان فیصلے کردے۔ پھر ان میں سے بعض پیٹھ پھیر لیتے ہیں اور اعراض کرتے ہیں اور یہ اس سبب سے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو دوزخ کی آگ چند محدود دن لگے گی ان کو دراصل ان کی تراشی ہوئی باتوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ (آل عمران 24-23)

☆ جو اللہ کے نازل شدہ احکام کے مطابق حکم نہ کریں تو وہ کافر ہیں۔ (المائدہ۔44)

☆ اللہ کے نازل شدہ حکم کے مطابق جو حکم نہ کریں تو وہ ظالم ہیں۔ (المائدہ۔45)

☆ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ کرنے والے فاسق ہیں۔ (المائدہ۔47)

☆ کہو کیا میں اللہ کے علاوہ اور کسی فیصلہ کرنے والوں کو ڈھونڈوں؟ اگرچہ وہی ہے جس نے ....(انعام۔14)

☆ اللہ ہی حق فیصلے کرتا ہے اور یہ جو اللہ کے ماسوا کو پکارتے ہیں تو وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے اور بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (المومن۔20)

اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی اور کو حقیقی ہادی و رہنما یا قائد سمجھنا بھی شرک ہے۔

☆ اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو ذات حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے کیا یہ اس کا حق ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے یا ان کا حق ہے کہ جب تک انہیں ہدایت نہ دی جائے تو ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتے تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسا حکم کرتے ہو اکثریت ظنی باتوں کی اتباع کرتے ہیں مگر ظن حق کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اللہ جانتا ہے یہ جو کچھ کرتے ہیں۔ (یونس 36-35)

☆ جن کو اللہ چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جن کو چاہتا ہے صراط مستقیم پر لگا دیتا ہے۔ (انعام۔39)

☆ ہدایت پر تو وہی ہوئے جن کو اللہ نے ہداہت کی اور جو گمراہ ہوئے تو اللہ کے علاوہ تو ان کے لئے دوسرا ولی اور دوست نہ پائے گا۔ (کہف۔17)

☆ جو میری طرف جدوجہد کریں گے میں اپنے راستوں کی طرف ان کی ہدایت کروں گا۔ (عنکبوت 69)

رزق دینا اللہ کا کام ہے

☆ تیرا رب ہی جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کر دے وہ اپنے بندوں کو دیکھتا اور ان کے حالات جانتا ہے۔ اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشے سے قتل مت کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ بے شک ان کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔(بنی اسرائیل 31-30)

☆ زمین پر کوئی ایسا جاندار نہیں جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ تمہارے عارضی اور مستقل رہائش گاہیں جانتا ہے۔ سب ظاہر کتاب میں ہیں۔(ہود۔6)

☆ اللہ کے ماسواء جن کی تم بندگی کرتے ہو وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں رزق اللہ کے ہاں ڈھونڈو اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر یہ ادا کرو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔(عنکبوت۔17)

☆ زمین پر بہت سے جاندار اپنی روزیاں اٹھا کر نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ انہیں بھی رزق پہنچاتا ہے اور تمہیں بھی وہ سنتا اور جانتا ہے۔ (عنکبوت۔60)

☆ یہ اللہ ہی ہے جو رزق میں کشادگی اور تنگی کرتا ہے لیکن اکثریت نہیں جانتے (سبا۔36)

☆ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی رزق میں کشادگی اور تنگی کرتا ہے بے شک اس میں ایمان رکھنے والی قوم کیلئے نشانیاں ہیں۔(روم۔37)

☆ اللہ ہی ہے جس نے پیدا کیا، رزق دیا، مارے گا، اور پھر پیدا کرے گا۔ کیا تم جن کو میرے ساتھ شریک کرتے ہو وہ ان میں سے کوئی کام بھی کر سکتے ہیں؟ پاک اور بلند ہے اللہ ان کے شرک سے۔ (روم۔40)

☆ اپنے آل وعیال کو صلوٰۃ کا حکم کرو خود اس پر جمے رہو میں تم سے رزق کمانا نہیں چاہتا۔ رزق میں دوں گا۔(طہ۔132)

☆ کیا ہے کوئی خالق اللہ کے علاوہ جو تمہیں زمین یا آسمان سے رزق پہنچائے اس کے علاوہ کوئی کارساز نہیں۔(فاطر۔3)

☆ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے راہ نکالے گا اور ایسی جگہوں سے رزق پہنچائے گا جو خواب و خیال میں بھی نہ ہوں۔ (طلاق 3-2)

☆ زمین و آسمان کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں۔ لیکن منافق لوگ نہیں سمجھتے۔ (منافقون۔ ۷)

☆ میں نے انسان اور جنات کو اپنی بندگی کے علاوہ کسی چیز کے لئے پیدا نہیں کیا۔ میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔ اللہ ہی رازق ہے اور قوت والا مضبوط ذات ہے۔ (زاریات۔ 58)

☆ اگر اللہ اپنا رزق روک لے تو کون ہے جو رزق پہنچائے۔ (ملک۔ 21)

مصیبت میں کسی اور کو پکارنا یا مصیبت کے بعد مصیبت کو ہٹانے والا کسی دوسرے کو جاننا شرک

☆ کہہ دو کہ وہ کون ہے کہ بر اور بحر کے اندھیروں میں تم کو بچاتا ہے جبکہ تم اس کو چپکے اور ظاہر پکارتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر وہ اس مصیبت سے ہمیں بچائے تو شکر گزاروں میں سے ہونگے۔ کہہ دو کہ یہ اللہ ہی ہے جو تمہیں ان اندھیروں اور باقی تمام مصیبتوں سے نجات دیتا ہے لیکن پھر تم شرک کرنے لگتے ہو۔ (انعام 64-63)

☆ تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سو وہ اللہ ہی کی ہیں پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے عاجزی سے گڑگڑاتے ہو اور جب وہ تمہاری تکلیف دور کرتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ شرک کرنے لگتا ہے تاکہ میری عطا کردہ نعمتوں کی ناشکری کریں پس اٹھا لو فائدہ تمہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ (نحل۔55-53)

☆ اور جب سمندر میں تمہیں کوئی آفت پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جن کو پکارا کرتے تھے وہ سب بھول جاتے ہیں اور ایک اللہ کو پکارتے ہو پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو منہ موڑ لیتے ہو۔ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔ (بنی اسرائیل۔ 67)

☆ پھر جب یہ جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو دین کو اللہ ہی کی طرف خالص کرتے ہوئے اس کو پکارتے

ہیں جب ان کو خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو شرک کرنے لگتے ہیں ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ چند دن مزے اڑالو تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔(عنکبوت۔66-65)

☆ جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صرف اپنے رب ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں جب وہ انہیں مہربانی کا مزہ چکھاتا ہے تو ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے۔میرے عطا کردہ انعامات کی ناشکری کرتے ہیں چند دن مزے لوٹ لیں آگے چل کر معلوم ہو جائے گا کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے کہ وہ ان کو شرک کرنا بتا رہی ہے۔(روم 35-33)

اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے

☆ جو یہ چاہیں کہ لوگ تصویر کی طرح اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں ٹھہرائیں۔

☆ شگون لینا شرک، شگون لینا شرک، شگون لینا شرک۔

☆ شگون لینے کے لئے جانور اڑانے، فال نکلوانے کے لئے کچھ ڈالنا یا اور کسی طرح کو شگون لینا کفر کی رسموں میں سے ہے۔

☆ جو کوئی کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھے تو اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی

☆ نجومی کاہن ہے، کاہن جادوگر اور جادوگر کافر ہے۔

☆ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔شراب کا عادی، جادو پر ایمان رکھنے والا، قاطع رحم۔

☆ جس نے تعویذ، گنڈے کو گلے میں باندھا یا منکے کے دانے گلے میں ڈالے اور ان چیزوں کو موثر بالذات سمجھا تو وہ مشرک ہو گیا

ناموں میں شرک

☆ اللہ کو سب سے زیادہ غصہ اس شخص پر ہو گا جس کا نام ملک الملوک یا شہنشاہ ہو گا۔

☆ اللہ کے نزدیک سب سے ذلیل وہ شخص ہے جو اپنا نام شہنشاہ رکھے۔

(رسول ﷺ ایسے نام بدل دیا کرتے تھے)

ریا بھی شرک ہے۔

☆ ریا کا تھوڑا حصہ بھی شرک ہے۔

☆ جس نے ریا کی نیت سے نماز پڑھی اس نے شرک کیا جس نے ریا کے ارادے سے روزہ رکھا اس نے شرک کیا جس نے ریا کی نیت سے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔

☆ جس نے نماز، روزہ، صدقہ دکھاوے کو کیا وہ مشرک ہو گیا میں تمہیں ایسی چیز بتادوں جس کا تم پر دجال سے بھی زیادہ خوف رکھتا ہوں وہ شرک خفی ہے۔مثلاً ایک آدمی جو نماز پڑھ رہا ہے کسی کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز لمبی کر دے۔

☆ مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف چھوٹے شرک کا ہے یعنی ریا۔

☆ جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس سے جہنم خود بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔وہ ریا کاروں کے واسطے ہے۔

☆ جب الحزن یعنی (غم کا کنواں) سے پناہ مانگو۔صحابہؓ کے پوچھنے پر کہ اس میں کون لوگ رہیں گے فرمایا! اپنے اعمال میں ریا کاری کرنے والے چیزوں میں ذاتی تاثیر ماننا شرک ہے

☆ فرمایا تیرے رب نے ....کہ آج صبح میرے بعض بندے تو مومن ہو گئے اور بعض کافر۔جنہوں نے کہا کہ بارش اللہ کے فضل سے ہوئی وہ مجھے مان گئے اور ستاروں کے منکر ہوئے اور جنہوں نے کہا کہ بارش فلاں ستاروں سے ہوئی وہ میرے منکر اور ستاروں پر ایمان لائے۔

غیر اللہ کی قسم کھانا شرک۔

☆ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی سو بے شک کفر کیا۔

☆ اللہ کے علاوہ کسی شے کی قسم کھانا شرک ہے۔جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

کسی کی حد سے زیادہ تعریف کرنی شرک۔

☆ مجھ کو حد سے نہ بڑھاؤ جیسا عیسٰی بن مریم کو نصاریٰ نے حد سے بڑھایا سو میں تو اس کا بندہ ہی ہوں سو یہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور رسول ﷺ ہے۔

☆ بنی عامل کے ایلچیوں نے آپ کو ''اے سردار'' سے پکارا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سردار تو اللہ ہے۔ بندہ، بندی کہنے اور مالک کہنے سے بھی شرک لازم آتا ہے۔

☆ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا بندہ اور میری بندی! تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں سب اللہ کی بندیاں ہیں اور غلام بھی اپنے میاں سے یوں نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ تم سب کا مالک اللہ ہے۔

باتوں میں شرک۔

☆ باتوں میں بھی احتیاط کرنی چاہیئے اکثر شرک کے جملے نکل جایا کرتے ہیں

☆ جب حضور ﷺ کے سامنے ایک صحابی نے کہا کہ جو اللہ اور محمدؐ کو منظور ہو تو فرمایا یوں نہ کہا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ جو اللہ کو منظور ہو۔

☆ ایک دفعہ حضور ﷺ نے خود ایک وفد سے فرمایا کہ میں ان باتوں کا جواب کل دے دوں گا۔ وحی بند ہوگئی لوگوں نے عجیب عجیب باتیں پھیلانی شروع کر دیں۔ وفد واپس چلا گیا۔ تب کہیں وحی آئی اور حضور ﷺ کو متنبہ کیا گیا کہ آئندہ کبھی ایسا مت کہا کرو کہ کل ایسا کروں گا بلکہ ساتھ میں یہ بھی کہا کرو کہ اگر اللہ کو منظور ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ایک دو باغ والوں کا قصہ بھی بیان کیا ہے جنہوں نے کہا کہ ''ہم کل باغ کاٹیں گے'' اور چونکہ انشاء اللہ نہ کہا تو اللہ نے ان کے باغ کو رات ہی رات راکھ کا ڈھیر کر دیا۔ اس لئے ظاہر کی بات پر پکڑ ہو جایا کرتی ہے ورنہ حضور ﷺ کا مدعا یہی تھا کہ وحی آنے پر بتاؤں گا لیکن چونکہ زبان مبارک سے اس کا اعتراف نہ کیا اس لئے گرفت ہوگئی۔ ہم اکثر غلط الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں مثلاً فلاں چیز نے پیٹ میں درد کر دیا کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہم یوں کہتے فلاں چیز کھانے کے بعد اللہ نے میرے پیٹ میں درد کر دیا۔ کبھی کہہ دیتے ہیں کیا بینگن (یا کوئی اور چیز) بھی کوئی کھانے کی چیز ہے تو اگر وہ کھانے ہی کے لئے

پیدا کی گئی ہے اور حلال چیز ہو تو تم یقیناً ایک بہت بری بات منہ سے نکال رہے ہو۔ اتنا ہی کہہ دیتے اس چیز کا کھانا اللہ نے میرے لئے مرغوب نہیں کیا۔ کبھی کہہ دیتے ہیں کہ فلانے کی بے وقت موت سے ہمیں صدمہ ہوا تو تمہیں کیا علم ہے کہ وہ بے وقت مرا ہے اور کیا ہم اللہ سے بھی زیادہ وقت کے جاننے والے بن گئے ہیں؟ ہم نہ تو اس کی بارش سے راضی، نہ خشک سالی سے، نہ گرمی سے، نہ سردی سے، نہ موجود سے، اور نہ آئندہ سے، کیا ہم ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ

☆ اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اگر تم قتل کر دیئے جاؤ یا جلا دئے جاؤ۔

☆ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارے حالانکہ تمہارا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔

☆ اللہ فرماتا ہے کہ اے فرزند آدمؑ! اگر تو مجھ سے ایسی حالت میں ملے کہ دنیا بھر کے گناہ لاد کر آیا ہو لیکن تم نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی اپنی دنیا بھر کی بخشش تیرے پاس لے آؤں گا۔

☆ اللہ کا بندے پر حق ہے کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کرے اور بندے کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے۔

☆ ہر کسی کو چاہیے کہ اپنی سب حاجات کی چیزیں اپنے رب سے مانگیں یہاں تک کہ نمک بھی اس سے مانگے اور جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے۔

☆ (ابن عباسؓ کو فرمایا) یاد رکھو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو۔ یاد رکھو اللہ کو کہ پاوے گا تو اس کو اپنے روبرو اور جب مانگے تو کوئی چیز تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ یقین کرے کہ بیشک اگر سب لوگ اکٹھے ہو جائیں اس پر کہ کچھ نقصان پہنچا دیں تجھ کو تو نہ نقصان پہنچا سکیں گے مگر وہی جتنا کہ لکھ دیا ہے اللہ نے تیرے لئے اٹھائے گئے قلم اور سوکھ گئے کاغذ۔

☆ حدیث قدسی ہے کہ اے لوگو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلا دوں تو مجھ سے رزق مانگو کہ میں تمہیں کھلا دوں۔ اے لوگو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں مجھ سے لباس مانگو کہ میں تمہیں پہناؤں۔ اے لوگو! تم دن رات گناہ کرتے رہتے ہو اور میں گناہوں کا بخشنے والا مہربان ہوں۔ مجھ سے معافی چاہو کہ میں تمہیں

معاف کردوں۔

☆ قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں جانتا پھر قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا نبی ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ پس ہم پر لازم ہے کہ ہر وقت ہر قسم کے شرک سے خواہ وہ ہمارے علم میں ہو یا نہ ہو اللہ کی پناہ طلب کریں اور اس سے مغفرت کے طالب ہوں۔ مخلوقات سے امیدیں قطع کر کے ایک اللہ ہی کے ہو رہیں اور اسی ایک کو چپکے چپکے پکاریں اسی کے شکر گزار بندوں میں شامل رہیں اس سے راضی رہیں تا کہ وہ بھی ہم سے راضی رہے۔

صلوٰۃ

صلوٰۃ قائم کر کہ بے نمازی مسلماں نہیں ہوتا۔

ایمان لانے اور شرک سے بچنے کے بعد سب فرائض پر مقدم صلوٰۃ ہے۔ اور قیامت کے دن سب سے اول اس کا مطالبہ ہوگا اور اس کا اہتمام از حد ضروری ہے کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ میں سے ہیں۔

☆ دین بغیر صلوٰۃ کے نہیں۔

☆ صلوٰۃ دین کے لئے ایسی ہے جیسے آدمی کے بدن کے لئے سر۔

☆ جس نے صلوٰۃ کو قائم کیا دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا دین کو گرا دیا۔

☆ صلوٰۃ دین کا ستون ہے۔

☆ صلوٰۃ چھوڑنا بندے کو کفر سے ملا دیتا ہے۔

☆ بندے کو کفر سے ملانے والی چیز صلوٰۃ چھوڑنا ہے۔

☆ جس نے قصداً صلوٰۃ کو ترک کر دیا تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

☆ ارادتاً نماز ترک کر دینے والے سے اللہ اور اس کا رسول بری الذمہ ہیں۔

☆ جان بوجھ کر صلوٰۃ چھوڑنے والا دین سے نکل جاتا ہے۔

☆ آدمی اور شرک کے درمیان صلوٰۃ ہی حائل ہے۔

☆ جو شخص صلوٰۃ کا اہتمام نہ کرے اس کا حشر فرعون، ہامان، اورابی بن خلفہ (مشرکین مکہ میں سے) کے ساتھ ہوگا۔

☆ جو شخص قصداً صلوٰۃ چھوڑ دیتا ہے جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

☆ دانستہ فرض صلوٰۃ ترک کرنے والے سے اسلام بری الذمہ ہے۔

چنانچہ ایک مسلمان کے لئے صلوٰۃ کے بغیر چارہ ہی نہیں اور اگر تو صلوٰۃ پڑھنا شروع کردے تو فائدہ تیرا ہی ہے۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

فوائد صلوٰۃ

☆ جو شخص اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے صلوٰۃ پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے سردی میں خشک ٹہنی کو ہلانے سے پتے گر جاتے ہیں۔

☆ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو جیسے اس کے بدن پر میل باقی نہیں رہتا یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے۔ اللہ اس کی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں۔

☆ اللہ نے کوئی چیز ایمان اور صلوٰۃ سے افضل فرض نہیں کی۔

☆ جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو مسجد آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

☆ اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

☆ اللہ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھیں کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے۔

☆ اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ قرب سجدہ میں ہوتا ہے۔

☆ آدمی صلوٰۃ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ کے اور اس نمازی کے درمیان سے پردے ہٹ جاتے ہیں جب تک وہ کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔

☆ جب آدمی صلوٰۃ میں داخل ہوتا ہے تو اللہ اس کی طرف منہ کرتا ہے اور جب وہ صلوٰۃ سے ہٹ جاتا

ہے تو وہ بھی منہ ہٹا لیتے ہیں۔

☆ نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکاتا ہے تو دروازہ آخر کھلتا ہی ہے۔

☆ جس حصہ زمین پر صلوٰۃ کے ذریعے اللہ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسروں ٹکڑوں پر فخر کرتا ہے۔

☆ جو شخص تنہائی میں دو رکعت پڑھے جس کو اللہ اور اس کے فرشتوں کے علاوہ کوئی نہ دیکھے تو اس کو جہنم کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ مل جاتا ہے۔

☆ صبح کو جو شخص مسجد کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بازار جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔

☆ میری امت میں سب سے پہلے صلوٰۃ فرض کی گئی اور سب سے پہلے صلوٰۃ ہی کا حساب ہوگا۔

☆ صلوٰۃ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، صلوٰۃ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، صلوٰۃ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

☆ افضل عمل اللہ کے نزدیک وقت پر صلوٰۃ پڑھنا ہے۔

☆ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کرنے کا ذمہ لیا ہے۔

☆ اگر کبیرہ گناہ سے بچا جائے تو پانچوں نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک مٹا دیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہیں۔

☆ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ایسا کام کیا جس پر حد واجب ہے پس آپ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ نماز کا وقت آ گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے پھر وہی بات دہرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا کہ پڑھی۔ فرمایا تحقیق اللہ نے تیرے گناہوں اور تیری حد کو بخش دیا۔

☆ ایک شخص نے حضورﷺ کو کہا کہ میں مدینہ کے کنارے پر ایک عورت سے بوسہ کنار ہوا۔ جو فیصلہ میری بابت صادر ہونا ہو صادر کریں۔ پس عمرؓ نے کہا اللہ نے تیری پردہ پوشی کی تو تجھے بھی چاہئے تھا کہ چھپاتا۔ حضورﷺ نے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ شخص چلا گیا پھر حضورﷺ نے اس آدمی کے پیچھے آدمی بھیج کر بلوایا اور یہ آیت پڑھی۔ ''صبح و شام اور رات کے کسی قدر حصے میں نماز قائم کرو۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے۔ نصیحت ماننے والوں کے لئے''۔ (ہود۔۱۱۴)

(ایک شخص کے دریافت کرنے پر کہ کیا یہ حکم صرف اسی کے لئے ہے فرمایا ''تمام لوگوں کے لئے'' ایک روایت میں ہے کہ میری ساری امت کے لئے اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت سے جو بھی اس پر عمل کرے)

☆ جس نے دو رکعت حضور قلب کے ساتھ بغیر سہو کے پڑھی اللہ اس کے تمام پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔

وضو

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے وضو بڑی احتیاط سے کرنی چاہیئے۔ نیز اس میں فائدہ بھی اپنا ہی ہے کہ حضورﷺ کے ارشادات میں سے ہے۔

☆ جنت کی کنجی صلوٰۃ ہے اور صلوٰۃ کی کنجی وضو۔

☆ بے وضو کے نماز نہیں۔

☆ وضو آدھا ایمان ہے۔

☆ وضو پہ وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

☆ جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک قیامت کے دن آدمی کو زیور پہنائے جائیں گے۔

☆ وضو کے اعضاء قیامت میں روشن اور چمکدار ہوں گے۔

جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر اللہ کے وحدہٗ لاشریک لہ اور محمدﷺ کے بندہ

اور رسول ہونے کی گواہی دے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس دروازے سے دل چاہے داخل ہو۔

☆ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے تو اس دن وہ گناہ جو چلنے سے سرزد ہوئے وہ گناہ جو ہاتھوں سے سرزد ہوئے جو کانوں، آنکھوں اور دل سے سرزد ہوئے سب اللہ معاف فرما دیتے ہیں۔

☆ جب آدمی وضو کرے اور اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دے پھر مسجد کی طرف نماز کیارادے سے چلے۔ جو قدم بھی رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہو جاتی ہے۔

☆ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے اور وہاں جانے پر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تب بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ہوگا۔

☆ جب نمازی نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے تو جب تک با وضو بیٹھا رہے فرشتے اسکے لئے مغفرت اور رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔

☆ تم میں سے جو شخص وضو کا پانی لے کر کلی کرے پھر ناک میں پانی دے کر اسے جھاڑ دے تو اس کے چہرے کے ان حصوں کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ جو دونوں گالوں کے جانب ہیں پھر جب ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے بازوؤں کے گناہ انگلیوں تک دھل جاتے ہیں۔ پاؤں کی دھونے سے پاؤں کی انگلیوں تک کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ پھر جب کھڑا ہو کر اللہ کی تعریف کرے اس کی بزرگی بیان کرے جس کا وہ اہل ہے اور اس کی دل اللہ کی طرف متوجہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی ماں نے اسے جنا۔ پس لازم ہے کہ وضو بڑی احتیاط سے کی جائے۔

''وضو کے وقت کی دعائیں''

۱۔ وضو شروع کرتے وقت کہے اس عظیم اللہ کے نام سے اس وضو کو شروع کرتا ہوں اور سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے دین اسلام پر کار بند رہنے کی توفیق عطا کی۔

۲۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کلائی تک دھوتے وقت پڑھے۔

بسم اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ و رسو لہ

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور الٰہ (کارساز) نہیں اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں''

۳۔ کلی کرتے وقت کہے۔اے اللہ تلاوت قرآن پاک پر میری مدد فرما اور اچھے شکر، ذکر اور عبادت کی توفیق عطا کر''

۴۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے''اے اللہ جنت کی خوشبو سنگھانا اور دوزخ کی بدبو سے بچانا''

۵۔ منہ دھوتے وقت پڑھے۔''اے اللہ جس دن بعض چہرے سیاہ ہوں گے اور بعض روشن تو اس دن میرے چہرے کو روشن رکھنا۔''

۶۔ دایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت'اے اللہ! میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دینا اور حساب آسان فرما۔''

۷۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت''بائیں ہاتھ اور پیچھے کے اعمال نامہ سے بچا''

۸۔ سر کا مسح کرتے وقت کہے۔''جس دن تیرے سائے کے بغیر دوسرا سایہ نہ ہوگا اس دن اپنے سائے میں جگہ دینا۔''

۹۔ کان کے مسح کے وقت پڑھے۔''اے اللہ! ان لوگوں میں سے بنا جو تیری باتیں سن کر نیک بات پر عمل کرتے ہیں''

۱۰۔ دایاں پاؤں ٹخنے تک دھوتے وقت۔''اے اللہ جس دن کہ قدم پھسل پھسل پڑیں گے اس دن ثابت قدم رکھنا''۔

۱۱۔ بایاں پاؤں ٹخنے تک دھوتے وقت۔''اے اللہ میرے گناہوں کو معاف کر میری کوشش کو قبول فرما''

اس کے بعد کھڑے ہو کر یہ کہے اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاں میں تیرے علاوہ کوئی دوسرا کارساز نہیں اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل

کرنے والوں میں سے بنا۔

وضو کے وقت دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ حضورؐ نے فرمایا کہ

☆ مسواک کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

☆ جو صلوٰۃ مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بلا مسواک پڑھنے والی صلوٰۃ پر ستر درجے افضل ہے اور روایت میں ہے کہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے' اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے' شیطان کو غصہ دلاتی ہے' مسوڑوں کو قوت دیتی ہے' بلغم کو قطع کرتی ہے' منہ کی بدبو کو زائل کرتی ہے' مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔

صلوٰۃ با جماعت

حضرت محمد ﷺ کے اقوال میں سے ہے کہ

☆ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے بڑھی ہوئی ہے۔

☆ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو اس کا ثواب معلوم ہو جائے تو لڑائیوں سے ان کو حاصل کرے۔

۱۔ آذان کہنا۔ ۲۔ جماعتوں کی نمازوں کے لیے دو پہروں کو جانا۔ ۳۔ پہلی صف میں نماز پڑھنا۔

☆ اگر زمین پر گھسیٹ کر عشاء اور صبح کی جماعت میں شریک ہو سکے تو دریغ نہ کرو۔

☆ جس نے آذان کو سنا اور اس کا جواب نہ دیا اور مسجد میں جماعت میں حاضر نہ ہوا تو اس کی نماز نہیں ہے۔

☆ دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگون کے پاس جاؤں جو بلا عذر کے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔

☆ جو شخص چالیس دنوں تک اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

☆ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد مسجد کی طرف جائے تو ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہوتی ہے۔

☆ اللہ تین چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

۱۔ جماعت کی صف کو۔

۲۔ ایک اس شخص کو جو آدھی رات میں نماز پڑھ رہا ہو۔

۳۔ اس شخص کو جو کسی لشکر کے ساتھ لڑ رہا ہو۔

☆ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں با جماعت نماز نہ ہوتی ہو تو اس پر شیطان مسلط ہوتا ہے اس لیے جماعت کو ضروری سمجھو۔

☆ دو آدمیوں کی جماعت کی نماز چار آدمیوں کی علیحدہ نماز سے اور چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ نماز سے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے بڑھی ہوئی ہے۔

☆ زیادہ جماعت کی نماز اللہ کو زیادہ محبوب ہے مختصر جماعت سے۔

☆ اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں۔

۱۔ جو آذان کی آواز سنے اور جماعت میں شریک نہ ہو۔

۲۔ جس سے نمازی ناراض ہوں اور وہ امامت کرے۔

۳۔ اس عورت پر جس سے خاوند ناراض ہو۔

☆ جو شخص اذان کی اواز سنے اور بغیر کسی عذر کے نماز با جماعت کو نہ جائے تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی اور عذر کا مطلب ہے مرض یا خوف۔

☆ سراسر ظلم ہے کفر ہے اور نفاق ہے جو اللہ تعالیٰ کے منادی کی آواز سنے اور صلوٰۃ کو نہ جائے۔

☆ ایک اندھے کو باوجود اس کے کہ مسجد تک اس کا لانے والا بھی کوئی نہ تھا جب اس نے گھر میں نماز

پڑھنے کی اجازت چاہی تو پوچھا کیا آذان کی آواز سنتے ہو؟ جواب دیا" جی ہاں" فرمایا پھر مسجد میں چلے جایا کرو اور خود مرض الموت میں بھی مرض کی شدت کی وجہ سے بار بار غشی کا شکار ہوتے ہوئے بھی بار بار وضو کا پانی طلب کیا اور زمین پر اچھی طرح قدم نہ جما سکنے کے باوجود بھی جماعت ہی کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کیا۔

☆ اگر آدمی صرف گھر پر نماز پڑھے تو صرف ایک نماز کا ثواب، محلے کی مسجد میں پچیس گنا، اور جامع مسجد میں پچاس سو گنا۔ بیت المقدس میں پچاس ہزار گنا، مسجد نبوی میں پچاس ہزار گنا اور مکہ مکرمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

خشوع وخضوع

☆ اس شخص جیسی نماز پڑھو جو سب کو الوداع کہنے والا ہو۔

☆ نماز یوں پڑھو جیسے اللہ کو دیکھ رہا ہو ورنہ وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔

☆ جو شخص نماز کو اپنے وقت پر اچھی طرح خشوع وخضوع سے پڑھے، کھڑا بھی وقار سے ہو، سجدہ ورکوع بھی اطمینان سے کرے۔ وہ نماز روشن بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے۔ جیسے تو نے میری حفاظت کی اور جو نماز کو بری طرح پڑھے وقت بھی ٹال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے، رکوع سجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سیاہ رنگ میں بددعائیں دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تجھے ایسا کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

☆ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو بالکل سکون سے رکھے اور یہود کی طرح ہلے نہیں۔

☆ بدن کے اعضاء کا سکون سے رہنا نماز کا جزو ہے۔

☆ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں چوری کرے۔ صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرنے والا نماز میں چوری کرنے والا ہے۔

☆ اللہ اس نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے جس میں رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کیا جائے آدمی ساٹھ برس تک نماز پڑھتا ہے مگر ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ کبھی رکوع اچھی طرح کرتا ہے تو سجدہ پورا نہیں کرتا اور سجدہ ٹھیک کرتا ہے تو رکوع پورا نہیں کرتا۔ جس نماز میں رکوع اچھی طرح نہ کیا جائے کہ کمر جھک جائے اس کی مثال اس حاملہ عورت کی سی ہے جو حاملہ ہو اور جب بچہ ہونے کا وقت آئے تو اسقاط کرے۔

☆ جو لوگ نماز میں اوپر دیکھتے ہیں وہ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ نگاہیں اوپر کی اوپر ہی رہ جائیں گی۔

☆ نفاق کا خشوع یہ ہے کہ ظاہر بدن تو خشوع والا معلوم ہو اور دل میں خشوع نہ ہو۔ تم میں سے جو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس کے اور اس کے قبلے کے مابین اس کا رب ہوتا ہے۔

☆ افضل نماز وہ ہے جس میں لمبی لمبی رکعتیں ہوں۔

☆ جو نماز بری باتوں اور نامناسب حرکتوں سے نہ روکے وہ نماز بجائے اللہ تعالیٰ کی قربت کے اللہ تعالیٰ سے دوری کا باعث بنتا ہے۔

☆ لوگوں میں سب سے پہلے خشوع والا اٹھایا جائے گا کہ پوری جماعت میں ایک شخص بھی خشوع سے پڑھنے والا نہ ملے گا۔

☆ حضور ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور پھر نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر حضور ﷺ کو سلام کیا۔ حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو۔ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اور ایسا دوسری اور تیسری مرتبہ ہوا۔ آخر میں اس شخص نے کہا حضور ﷺ مجھے بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو نماز کے لئے تیار ہوا تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ پھر قرآن میں سے جس قدر یاد ہو پڑھ پھر رکوع کو طمانیت کے ساتھ، پھر سر اٹھا، یہاں تک کہ سیدھا ہو جائے پھر سجدہ کر اطمینان کے ساتھ، پھر سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ اور اسی طرح نماز کو پورا کر۔

☆ بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہوں

☆ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا شیطاں کا اچک لے جانا ہے۔

☆ جب تک بندہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ بھی متوجہ ہوتا ہے۔ جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

☆ جو شخص نماز میں ادھر ادھر دیکھتا ہے تو نماز اس پر لوٹا دی جاتی ہے۔

☆ اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے باز آ، یہ فعل تجھے ہلاک کر دے گی۔

☆ لوگ نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے سے باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی سلب کر لی جائے گی۔

تارک صلوٰۃ اور بزرگان دین

۱۔ حضور ﷺ کی احادیث سے تو صاف ظاہر ہے کہ صلوٰۃ کا تارک مسلمان نہیں۔

۲۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا اور کہا "قسم اللہ کی میں ان لوگوں کے خلاف لڑوں گا جو صلوٰۃ اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں یعنی ان کے نزدیک صلوٰۃ کا تارک تو مرتد ہے ہی لیکن چونکہ زکوٰۃ کا ذکر کلام پاک میں ہمیشہ صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ رہا ہے اس لئے تارک زکوٰۃ کو بھی مرتد ہی قرار دیا۔

۳۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تارک صلوٰۃ کی سزا قتل ہے اس لئے کہ وہ نماز پڑھنے سے کافر ہو گیا اور مرتد کی سزا قتل ہے۔

۴۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مسلک ہے کہ تعزیر اور سزا کے طور پر قتل کیا جائے لیکن کافر نہیں ہوا۔

۵۔ امام ابوحنیفہؒ نہ کافر سمجھتے ہیں اور نہ قابل قتل بلکہ قید کی سزا تجویز کرتے ہیں اور یہ اپنے مسلک میں بالکل اکیلے ہیں۔

۶۔ صحابہ کرامؓ:۔ حضرت عبداللہ بن شفیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر خیال نہیں کرتے ماسوائے صلوٰۃ کے۔ باقی اب تیرا دل جو بھی فیصلہ کرے اسی کو قبول کر۔

ایک شخص کو بری طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ اسی حالت میں مر گیا تو محمد ﷺ کے علاوہ کسی دوسری ملت پر مرے گا کیونکہ یہ میری سکھائی ہوئی نماز نہیں۔

صلوٰۃ کے بعض ضروری مسائل

☆ جب ایسے سردار مسلط ہوں کہ نماز کو دیر کر کے پڑھیں تو (اے ابی زر) اپنی صلوٰۃ وقت پر پڑھ اور اگر تو اس صلوٰۃ کو ان کے ساتھ بھی پالے تو پھر پڑھ لے اور یہ تیرے لئے نفل ہو گی۔

☆ جس شخص نے پائی ایک رکعت صبح کی آفتاب طلوع ہونے سے پہلے اس نے پالیا صبح کو اور جس نے پایا ایک رکعت عصر کی آفتاب غروب ہونے سے پہلے اس نے پالیا عصر کو۔

☆ سو جانے سے پہلے کوئی قصور لازم نہیں آتا پس تم میں سے کوئی نماز بھول جائے یا سو جائے صلوٰۃ سے غافل ہو کر تو جس وقت یاد آئے فوراً پڑھ لے۔

☆ گھروں میں بھی اپنی نمازوں میں سے کچھ پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔

☆ ساری زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام

☆ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر، قبروں کو مسجد بنالینے پر اور ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت ہے۔

☆ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے پس اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ اللہ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔

☆ نہیں قبول ہوتی نماز آدمی کی جب تک کہ رکوع اور سجدہ میں وہ اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

☆ سجدہ میں اعتدال سے کام لو اور اپنے ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلاؤ۔

☆ سجدہ میں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ اور کہنیوں کو اونچے رکھ۔

☆ بندہ اللہ کے قریب تریں سجدہ میں ہوتا ہے اس لئے تم زیادہ دعا کیا کرو سجدہ میں۔

☆ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے۔

☆ جس وقت تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کو شبہ میں ڈالتا ہے حتیٰ کہ اس کو یہ

یاد بھی نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ پس جب تم سے کسی کو ایسی حالت پیش آئے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے (یعنی سجدہ سہو)۔

☆ آفتاب کے طلوع اور غروب ہوتے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

☆ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں اس وقت تک کہ آفتاب نکل آئے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج ڈوب نہ جائے۔

☆ کھانا سامنے ہو تو نماز کامل نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جبکہ دو خبیث دباؤ ڈال رہے ہوں (پاخانہ اور پیشاب) یعنی ان سے فراغت کے بعد نماز کی طرف متوجہ ہونا بہتر ہے۔

☆ عورت کی نماز کوٹھری میں بہتر ہے کھلے ہوئے مکان سے۔

☆ جس شخص کو اذان نے مسجد میں پالیا اور پھر وہ مسجد سے باہر گیا اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تو وہ منافق ہے۔

☆ صفوں کا برابر کرنا نماز کو کامل کرتا ہے۔

☆ صفوں کو برابر کرلیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل ٹیڑھے کردے گا اور تمہارے منہ بگاڑ دے گا۔

☆ اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صف کے قریب ہوں اور کوئی قدم اٹھانا اللہ کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا وہ قدم جو صف کو پورا کرنے یا بھرنے کے لئے اٹھایا جائے۔

☆ جس شخص نے صف ملایا اللہ اس کو اپنی رحمت اور فضل سے ملائے گا اور جس نے توڑا صف کو اللہ اس کو دور رکھے گا اپنی رحمت سے۔

☆ درمیان میں رکھو امام کو اور بھر دو شگافوں کو۔

☆ جو شخص کہ اٹھائے اپنے سر کو اور جھکائے اپنے سر کو امام سے پہلے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

☆ کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھائے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا

دے۔خوف ہے کہ ایسے لوگوں کا سر کٹتے کا سا ہو جائے۔

نماز جمعہ

☆ جو شخص دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو قیام کرتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں نہیں آتا وہ دوزخ میں ہے۔

☆ جو لوگ جمعہ کی نماز میں نہیں آتے جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

☆ جمعہ کو ترک کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تمہارے دلوں پر مہر کر دی جائے گی اور تم غافلین میں سے کر دیئے جاؤ گے۔

☆ جس نے تین جمعے بلا کسی عذر کے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو پس پشت ڈالا۔

☆ جس نے تین جمعے بلا کسی عذر کے چھوڑ دیئے وہ منافق ہے۔

☆ (حدیث قدسی) میں نے جمعہ کو فرض کیا۔ جو شخص بلا کسی وجہ کے اس کو ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی جمعت کو پریشان کر دے گا۔ اس کو برکت سے محروم رکھے گا اس کی نماز قبول نہ ہوگی نہ زکوۃ، نہ حج اور نہ روزہ قبول ہوگا حتیٰ کہ توبہ کرے اور اللہ اس کی توبہ قبول کرے۔

☆ جمعہ کی نماز جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے لئے کفارہ ہیں بشرطیکہ کبائر سے بچے۔

☆ جو شخص اچھی طرح وضو کرے جمعہ کی نماز کے لئے جائے خاموش بیٹھ کر خطبہ سنے اس کے گناہ نہ صرف جمعہ سے جمعہ تک بخش دیئے جائیں گے۔ بلکہ تین دن کے اور زائد بھی بخش دیئے جائیں گے۔

☆ جمعہ کے دن جو شخص غسل کرتا ہے، سر میں تیل ڈالتا ہے، خوشبو لگاتا ہے، اچھی طرح طہارت کرتا ہے، نماز کو جاتا ہے اور جتنی نماز مقرر ہے اتنی نماز پڑھتا ہے، خطبہ کے وقت خاموش رہتا ہے، مسلمانوں میں تفریق نہیں ڈالتا تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

☆ جو خود نہایا اور نہلایا (بیوی کو) پھر جمعہ کی نماز کے لئے سویرے سے آیا پیدل چلا، امام کے پاس

بیٹھا، خطبہ سنا، کوئی لغو کام نہیں کیا، اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت کا اجر لکھا جاتا ہے۔

☆ جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو دعا اس ساعت میں کی جاتی ہے وہ قبول کر لی جاتی ہے۔

☆ جمعہ کے دن کا غسل انسان کے گناہوں کو ہر بال کی جڑ سے کھینچ نکال لیتا ہے۔

☆ جمعہ کی حاضری میں جو ترتیب ہوگی وہی ترتیب اللہ کے ہاں بیٹھنے میں ہوگی۔ جو پہلے آیا قیامت میں اللہ کے بالکل قریب ہوگا پھر دوسرے نمبر پر پھر تیسرے نمبر پر چوتھے نمبر والا بھی اللہ سے زیادہ دور نہ ہوگا۔ جمعہ کے روز پہلی ساعت میں جو شخص نماز کے لئے پہنچ گیا اس کو ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے، دوسری ساعت والے کو گائے اور تیسری ساعت والے کا بکری اور چوتھی ساعت والے کا ایک مرغی اور پانچویں ساعت والے کو ایک انڈے کا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبے کے لئے باہر آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

☆ جو شخص خطبہ شروع ہونے کے بعد خواہ مخواہ حرکت کرتا ہے پہلو بدلتا ہے تو یہ فعل لغو ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد باتیں کرنے والے گدھے ہیں۔

نماز کے فرض، واجبات اور سنت کو جاننا ضروری ہے کیونکہ

۱۔ فرض رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

۲۔ واجب رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

۳۔ سنت رہ جائے تو سجدہ سہو لازم نہیں لیکن قصداً سنت چھوڑنا برا ہے۔

۱۔ نیت نماز.................فرض

۲۔ تکبیر تحریمہ.................فرض

۳۔ ہاتھ اٹھانا.................سنت

۴۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا.........سنت

۵۔ سبحانک اللھم وغیرہ پڑھنا...........سنت

۶۔ قیام.....................فرض

۷۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا............واجب

۸۔ کوئی سورۃ ملانا..............واجب

۹۔ قرآن کا پڑھنا...........فرض

۱۰۔ رکوع کیلئے اللہ اکبر کہنا.........سنت

۱۱۔ رکوع................فرض

۱۲۔ سبحان ربی العظیم کہنا.........سنت

۱۳۔ گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا.........سنت

۱۴۔ سمع اللہ کہنا...........سنت

۱۵۔ سیدھا کھڑا ہونا..........واجب

۱۶۔ اللہ اکبر سجدہ کے لئے کہنا.......سنت

۱۷۔ سجدہ کرنا..........فرض

۱۸۔ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا...............سنت

۱۹۔ سجدوں کے درمیان ایک تسبیح کے قدر ٹھہرنا............واجب

۲۰۔ پہلا قعدہ...............واجب

۲۱۔ التحیات پڑھنا..............سنت

۲۲۔ دوسرا قعدہ..............فرض

۲۳۔ التحیات پڑھنا..........واجب

۲۴۔ قعدوں میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا......سنت

۲۵۔ درود شریف اور درود کے بعد دعا پڑھنا........سنت

۲۶۔ ارادے سے نماز ختم کرنا...........فرض

۲۷۔ السلام علیکم سے ختم کرنا.............واجب

۲۸۔ سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا...........سنت

نماز اور قرآن

☆ صلوٰۃ پڑھا کرو، زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو (البقرہ۔43)

☆ بے شک صلوٰۃ دشوار ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اس کا خیال رکھتے ہیں کہ بلاشبہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (البقرہ۔46-45)

☆ محافظت کرسب نمازوں کی خصوصاً درمیان والی نماز کی اور اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے کھڑے رہو۔(البقرہ۔238)

☆ اے مسلمانو! جب تم نشہ کی حالت میں ہوتو اس وقت تک نماز کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ جو کچھ کہو اس کو سمجھو۔(النساء ۔۴۳)

☆ (منافق لوگ) جب نماز پڑھتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ، صرف لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ کا ذکر بھی بہت ہی کم کرتے ہیں۔(النساء۔۱۴۲)

☆ اے مسلمانو! جب نماز کیلئے تیار ہو جاؤ تو اپنے منہ دھولیا کرو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور سر کا مسح کرلیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھولیا کرو۔(المائدہ۔6)

☆ اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لائیں اور صلوٰۃ کی پابندی کریں زکوٰۃ دیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں سو ایسے لوگوں کے متعلق توقع ہے کہ وہ اپنے مقصود پر پہنچ جائیں۔(التوبہ۔18)

☆ اور ان کی خیر خیرات مقبول نہ ہونے میں اور کوئی چیز بجز اسکے مانع نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ ناشکری کی اور نماز کاہلی سے پڑھتے ہیں اور نیک کام میں خرچ گرانی سے

کرتے ہیں۔(التوبہ 54-53)

☆ دن کے دونوں سروں اور اوائل شب میں صلوٰۃ پڑھ لیا کرو، نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ ذکر اللہ کو یاد کرنے والوں کے لئے ایک یاددہانی ہے۔(ہود۔114)

☆ آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک صلوٰۃ پڑھ لیا کرو اور قرآن صبح بھی، بے شک صبح کے قرآن میں حضور ہوتا ہے اور رات کو بھی تہجد پڑھ۔ یہ تیرے لئے خاص ہے۔(بنی اسرائیل79-78)

☆ بعد میں ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے صلوٰۃ کو برباد کیا اور خواہشات نفسانیہ کے پیچھے پڑ گئے سو عنقریب خرابی دیکھیں گے۔(مریم۔59)

☆ اپنے گھر والوں کو صلوٰۃ کا حکم کیا کرو۔ خود بھی اس کا اہتمام کر ہم آپ سے روزی کموانا نہیں چاہتے روزی تو ہم دیں گے۔(طٰہٰ۔132)

☆ اے مسلمانو! سجدہ کرو، رکوع کرو، اپنے رب کی بندگی کرو اور نیک کام کرو تاکہ کامیابی حاصل کرو۔ (حج۔77)

☆ صلوٰۃ قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوط تھام لو وہی تمہارا مالک ہے۔ بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار۔(حج۔۷۸)

☆ بے شک فلاح کو پہنچے وہ لوگ جو اپنی صلوٰۃ کو خشوع وخضوع سے پڑھنے والے ہیں (المومنون ۱۔۲)

☆ ایسے لوگ جن کو اللہ کی یاد سے اور صلوٰۃ کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تو تجارت غافل کرتی ہے نہ خرید فروخت وہ لوگ ایسے دن کی سختی سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔(نور۔37)

☆ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جاہلوں سے بات پڑ جائے تو سلامت روی اختیار کرتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو گزار دیتے ہیں (راتوں کو اپنے رب کے لئے سجدہ کرنے میں اور قیام میں) (الفرقان64-63)

☆ بے شک صلوٰۃ بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے۔ (عنکبوت۔45)

☆ پس جب تم پر شام ہو جائے اور جس وقت صبح ہو تو اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو آسمان اور زمین میں وہی ایک اللہ ہی تعریف کے لائق ہے نیز تیسرے پہر اور جب تم لوگوں کو دو پہر ہو اللہ کی تسبیح و تقدیس کیا کرو۔ (روم18-17)

☆ وہ شخص جو رات کے اوقات میں عبادت کرنے والا ہو کبھی سجدہ میں ہو، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہوا اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو کہیں عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ (زمر۔9)

☆ اے مسلمانو! جب جمعہ کے دن صلوٰۃ کے لئے اذان دی جائے تو یاد الٰہی کے لئے دوڑو اور اس وقت خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو (جمعہ۔9)

☆ جس دن اللہ پنڈلی کھولیں گے اور لوگوں کو سجدہ کرنے کی طرف بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں شرم کے مارے جھکی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوگی اس لئے کہ یہ لوگ دنیا میں سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے اور صحیح و سالم تھے۔ (القلم 43-42)

☆ جو اپنی صلوٰۃ پابندی سے پڑھتے ہیں جو اپنی صلوٰۃ کی حفاظت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کا جنتوں میں اکرام کیا جائے گا۔ (المعارج35-34)

☆ بڑی خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی صلوٰۃ سے غافل ہیں جو ایسے ہیں کہ دکھلاوا کرتے ہیں۔ (الماعون5-4)

☆ نماز میں کھڑے رہو مودب ہو کر۔

صوم

رمضان شریف کے فضائل

☆ حضورﷺ کے ارشادات میں سے ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔

☆ یہ بہت مبارک مہینہ ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے کو فرض اور رات کے قیام کو ثواب عظیم بنایا ہے۔

☆ جو شخص اس مہینے میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا غیر رمضان میں ستر فرض۔

☆ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

☆ یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے۔

☆ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

☆ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔

☆ جو شخص اس مہینے میں غلام کے بوجھ کو ہلکا کرے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔ جو شخص اس مہینے میں روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہ لگے گی۔

☆ اس مہینے میں سرکش شیاطین قید کردئے جاتے ہیں۔

☆ اس مہینے کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت لکھی جاتی ہے۔

☆ اس برکت والے مہینے میں اللہ متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں۔ خطاؤں کو معاف کرتے ہیں دعا کو قبول کرتے ہیں۔

☆ اس مہینے میں عرش اٹھانے والے فرشتوں کو اللہ حکم دیتا ہے کہ اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہو۔

☆ رمضان میں اللہ کو یاد رکھنے والا بخشا جاتا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔

☆ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور آگے بڑھ اور اے برائی کے طلب گار بس کر اور آنکھیں کھول اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دعا

کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اور فرمایا حضورﷺ نے

☆ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینے بھی رحمت سے محروم رہ جائے۔

☆ ایک دن منبر پر چڑھنے کے بعد فرمایا کہ اس وقت جبرائیلؑ میرے سامنے آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔

☆ جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے (خواہ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے) اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ہوگا۔

☆ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

☆ روزہ دار کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار تک کرتی رہتی ہیں۔

☆ روزہ دار کے لئے ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے اور پھر اللہ فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے مشقتیں اپنے اوپر سے پھینکتے ہوئے تیری طرف آئیں۔

☆ ساری عبادتوں کا دروازہ روزہ ہے۔

☆ روزہ کا بدلہ خود میں ہوں۔

☆ تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۱) روزہ دار کی افطار کے وقت (2) عادل بادشاہ کی (3) مظلوم کی

☆ روزہ ڈھال ہے جب تک پھاڑ نہ دیا جائے۔ پوچھنے پر کہ کونسی چیزیں روزہ کو پھاڑتی ہیں۔ فرمایا ''جھوٹ اور غیبت''

☆ روزہ اللہ کے عذاب سے حفاظت ہے۔

☆ روزہ جہنم سے حفاظت ہے۔

☆ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری اپنے رب کی ملاقات کے وقت۔

☆ روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا میں نے اس کو کھانے اور پینے سے روکا تھا لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائی جائے پھر سفارش قبول ہوگی۔

☆ جس نے جھوٹ بولنا نہ چھوڑا پس اللہ کو ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

☆ جو شخص بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ افطار کر دے تو پھر غیر رمضان کے روزے چاہے تمام عمر رکھے اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔

☆ آدمی کے مرنے کی بہترین حالت یہ ہے کہ حج سے فراغت پا کر یا رمضان کے روزے رکھ کر وفات پائے۔

☆ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کو روزہ میں بجز بھوک اور پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ روزہ دار عورتوں سے میل جول کی باتیں نہ کرے۔ بے ہودہ شور و غل نہ کرے۔ اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑائی کرے تو صرف یہ کہہ دے کہ "میں روزہ سے ہوں"

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ سحری کھایا کرو کہ اس میں برکت ہے۔

☆ سحری کھا کر روزہ پر قوت حاصل کرو۔

☆ سحری کو مت چھوڑو کہ یہ برکت کی چیز ہے کچھ نہ ہو تو ایک چھوارہ ہی کھالو، ایک گھونٹ پانی پی لو۔

☆ حضور ﷺ خود کسی کو سحری کھانے کے لیے بلاتے تو ارشاد فرماتے کہ "آؤ برکت کا کھانا کھالو"۔

آداب روزہ

مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ نگاہ..................نگاہ بے محل نہ پڑے۔

۲۔ زبان..................جھوٹ، چغلی، لغو بکواس، غیبت، بدگوئی، بدکلامی، تمسخر سے بچے، نیک بات کرے، ذکر کرے، کسی کے سوال کا جواب دے ورنہ چپ رہے۔

۳۔ کان.................جس چیز کا کہنا ناجائز ہے اس کا سننا بھی۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔ قرآن پاک اور اللہ کے ذکر کے لئے کانوں کو استعمال کرے۔

۴۔ باقی اعضاء...............ناجائز چیز کے پکڑنے، ناجائز چیز کی طرف چلنے وغیرہ میں ہاتھ پاؤں کو استعمال نہ کرے بلکہ ان سے نیک کام کرے۔

۵۔ سوچ..............گناہ کے سوچ کو تو چھوڑ کہ دنیاوی سوچ اور لغو اور بے کار سوچ سے بھی اپنے آپ کو بچائے اور کوشش کرے کہ دن رات فکر اور ذکر میں مشغول ہو۔

قرآن پاک سنے اور سنائے اور پھر اس میں تدبر کرے۔ اللہ کی کائنات اور اللہ کی صفات میں خوب سوچے کہ دراصل یہ مہینہ ہے ہی اسی لئے۔

۶۔ نیت.................روزہ میں نیت خاص اللہ کی رضا کی ہونی چاہیئے لوگوں کو دکھلاوے یا نیک کام سے مشہور ہونے کا نہ ہو کیونکہ ایسا کرنا عین شرک ہے۔ روزہ کی قبولیت کے لئے بھی دعا کرے اور امید بھی رکھے۔

۷۔ کھانا...............کھانے میں اعتدال سے کام لے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح چلتا ہے اس کے راستوں کو بھوک سے بند کرو۔

تمام اعضاء کا سیر ہونا بھوکے رہنے پر موقوف ہے۔ جب نفس بھوکا رہتا ہے تو تمام اعضاء سیر رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی برتن کو بھرنا اتنا ناپسند نہیں کرتے جتنا کہ پیٹ کا بھرنا۔

آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں۔ جن سے کمر سیدھی رہے۔ اگر کوئی شخص بالکل ہی کھانے پر تل جائے تو ایک تہائی کھالے، ایک تہائی پئے اور ایک تہائی ہوا کے لئے رکھے۔

روزہ رکھنے کی نیت

روزہ رکھنے کی نیت یہ ہے۔ میں نے کل کے رمضان کے مہینے کی نیت کی۔ اور روزہ افطار کرنے کی نیت یہ ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا، تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی رزق سے روزہ افطار کیا۔

روزے کے چند ضروری مسائل

روزہ:۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے بہ نیت روزہ رکے رہنے کا نام ہے۔

روزہ کی نیت:۔ بغیر نیت کے روزہ نہیں۔ اگر کسی نے دل ہی میں روزہ کی نیت کرلی تب بھی کافی ہے۔ زبان سے کہنا افضل ہے۔ نیت رات ہی کو کرنی چاہیے لیکن اگر رات کو نہ کی تو دوپہر کو ڈھلنے سے پیشتر ضرور ہو ورنہ روزہ نہیں ہوگا۔ اگر سحری روزہ ہی کی نیت سے کھائی گئی تھی تو یہ نیت لانے کے لئے کافی ہے۔

جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

۱۔ بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے

۲۔ تیل اور سرمہ لگانے سے

۳۔ مسواک کرنے سے

۴۔ بغیر دھوئیں کے خوشبو سونگنے سے

۵۔ کلی کرنے سے

۶۔ ناک میں پانی ڈالنے سے

۷۔ غسل کرنے سے

۸۔ بغیر ارادے کے منہ میں گرد وغبار یا دھواں یا کلی کی تری وغیرہ چلے جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور نہ ہی خود قے آنے سے روزہ جاتا ہے۔

جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے:

۱۔ کسی چیز کو بلا عذر چکھنا

۲۔ جھوٹ بولنا

۳۔ چغلی کھانا

۴۔ غیبت کرنا

۵۔ فضول اور بیکار باتیں کرنا روزے کو مکروہ کرتی ہیں

جن چیزوں سے صرف قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں۔

۱۔ غروب آفتاب کے وقت دھوکے میں روزہ کھولنے

۲۔ صبح صادق کے بعد شبہ میں کھاتے پیتے رہنا یعنی سحری کے خیال سے

۳۔ قصداً قے کرنا

۴۔ غیر فطری چیز (مثلاً کنکری، روئی، لوہا وغیرہ) کو قصداً کھا لینے سے

رخصت:

۱۔ مریض کو جب روزہ سے تکلیف ہوتی ہو (شفاء کے بعد قضا کرے)

۲۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو جبکہ بچہ کو تکلیف کا یقین ہو۔ بعد میں قضا کرے۔

۳۔ مسافر کو اگر روزہ سے تکلیف ہوتی ہو۔

۴۔ وہ بوڑھا جو اپنے سن کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، روزہ چھوڑ سکتا ہے اور اس کے عوض فدیہ دے یعنی ایک مسکین کو روزانہ دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

قضاء اور کفارہ:

روزہ کی نیت کر لینے کے بعد جان بوجھ کر کھائے پیئے یا جماع کرے تو قضاء اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔ (بغیر کسی شرعی عذر کے)

۱۔ قضاء یہ کہ روزہ کے بدلے روزہ رکھے اور کفارہ یہ کہ

(ا) غلام آزاد کرے

(ب) مسلسل ساٹھ روزے رکھے

(ج) ساٹھ مسکینوں کو دو وقت یا ایک ہی شخص کو ساٹھ دن دو وقت کھانا کھلائے یا بقدر صدقہ فطر ساٹھ مسکینوں کو غلہ دے۔

عام معلومات:

ا۔ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہیں

۲۔ سحری میں تاخیر صبح صادق تک اور افطار میں جلدی غروب آفتاب کے وقت ثواب کی باعث ہے۔

۳۔ رمضان شریف میں ایک قرآن پاک ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

۴۔ اعتکاف آخری عشرہ رمضان کا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ اعتکاف کے فوائد اور مسائل انشائاللہ کتاب کے دوسرے حصے میں تحریر کئے جائیں گے۔

ادائیگی زکوٰۃ

زکوٰۃ:

☆ اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جو زکوٰۃ ادا نہ کرے اس لئے کہ اللہ نے اس کو نماز کے ساتھ جمع کیا ہے۔ پس دونوں میں فرق نہ کرو۔

☆ جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس سونے چاندی کے پترے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں تپا تپا کر داغ دیئے جاتے رہیں گے۔ قیامت کے پورے دن دنیا کے حساب سے پچاس ہزار برس ہوگی اس کے بعد جہاں جانا ہوگا جنت میں یا جہنم میں چلا جائیگا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے دولت مندوں پر اتنی مقدار فرض کی ہے جو فقراء کو کافی ہے اور فقراء کو جب بھی بھوک یا ننگا پن کی تکلیف ملتی ہے تو غنی نے اپنا فریضہ روکا ہوا ہے۔ غور سے سن لو کہ اللہ ان دولت مندوں سے سخت محاسبہ فرمائیں گے اور سخت عذاب دیں گے۔

☆ جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو شخص زکوٰۃ نہیں ادا کرتا اس کی نماز نہیں۔

☆ جس مال کے ساتھ زکوٰۃ مل جاتا ہے وہ اس مال کو ہلاک کئے بغیر نہیں رہتا۔

☆ جنگل میں یا سمندر میں جو بھی مال ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے ضائع ہوتا ہے۔

☆ اس اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جس نے اونٹ، گائے یا بکری کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی تو قیامت کے دن ان جانوروں کو بہت بڑا اور موٹا کر کے لایا جائے گا اور وہ اسے اپنے پاؤں سے لتاڑیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے جو سب سے آخری گذرے گا تو سب سے پہلے لوٹ کر آئے گا اور اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔ حتیٰ کو سب لوگوں میں اعمال کا فیصلہ کیا جائے گا۔

☆ ایک دفعہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے کڑے تھے۔ فرمایا کیا تم زکوٰۃ ادا کرتی ہو۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو آگ کے دو کڑے پہنائے۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا ان کی زکوٰۃ دو۔

☆ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو کہ یہ تمہارے پاک ہونے کا ذریعہ ہے۔

☆ زکوٰۃ ادا کرو کہ وہ پاک کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو پاک کرے گا۔

☆ جس مال میں زکوٰۃ مل جائے تو وہ ضائع ہو جاتا ہے۔

☆ اگر تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اس کی برائی کو زائل کر دیا۔

☆ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز (خزانہ) نہیں (قرآن پاک میں خزانہ رکھنے والوں کو سخت سزا کی دھمکی۔ یہ اس آیت کی شان میں فرمایا)

☆ جب تو نے زکوٰۃ دے دی تو مال کا جو حق تجھ پر واجب تھا وہ تو نے پورا کر دیا۔

☆ جس شخص نے زکوٰۃ ادا کر دی تو اس کا حق ادا کر دیا جو اس پر تھا اور جو زائد ہے وہ فضل ہے۔

☆ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔

☆ تمہارے اسلام کی تکمیل میں ہے کہ مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

☆ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعے حفاظت کرو۔

☆ اپنے مالوں کو زکوٰۃ سے محفوظ بناؤ۔ اپنے بیماروں کا صدقہ سے دوا کرو اور بلاؤں اور مصیبتوں کی

موجوں کا دعا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری سے استقبال کرو۔

☆ زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا طیب مال کو خبیث کر دیتا ہے لیکن حرام مال کو زکوٰۃ طیب نہیں بناتا۔

☆ جو شخص تین کام کرے تو ایمان کا مزہ آ جائے۔

(ا) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔

(ب) یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فاعل (کارساز) نہیں۔

(ج) زکوٰۃ ہر سال خوش دلی سے ادا کرے۔

☆ تین اشخاص جو اول جہنم میں جائیں گے ان میں سے ایک وہ مالدار جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا۔

☆ زکوٰۃ میں تاخیر کرے والا ملعون ہے۔ زکوٰۃ نہ دینے والے منافق ہیں۔

☆ زکوٰۃ روکنے سے قحط پڑتا ہے جس طرح زنا سے وبا پھیلتی ہے۔

زکوٰۃ اور قرآن پاک

تقریباً بیاسی جگہ قرآن پاک میں صلوٰۃ پڑھو اور زکوٰۃ دو کامل کر ذکر آیا ہے اور فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ

☆ اور میری رحمت تمام چیزوں کو محیط ہے پس اس کو ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (اعراف۔۱۵۶)

☆ جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے پس انہیں دردوالے عذاب کی خوشخبری دے۔ جس دن اس سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کے ہاتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ دیئے جائیں گے۔ یہ وہ چیز ہے جسے تم نے اپنی جانوں کے لئے جمع کیا تھا پس جس چیز کو جمع کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ (توبہ ۳۴۔۳۵)

☆ زکوٰۃ جو ہے وہ حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا اور زکوٰۃ کے کام کرنے والوں کا اور جن کے قلوب اسلام کی طرف مائل کرنے ہوں اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرضہ داروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (توبہ۔۶۰)

☆ جو چیز اس غرض سے دے دو گے کہ سود بن کر لوگوں کے مال میں بڑھنے کا سبب بنے یہ اللہ کے

نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ زکوٰۃ دو گے جس سے اللہ کی رضا مقصود ہو تو ایسے لوگ اپنے دیئے ہوئے مال کو اللہ کے پاس بڑھاتے رہتے ہیں۔ (روم۔۳۹)

زکوٰۃ کے چند ضروری مسائل

جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے:

ا۔ فقیر جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

ب۔ مسکین جو بقدر ضرورت نہیں رکھتا۔

ج۔ قیدیوں کو آزاد کرنا۔

د۔ غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا۔

ر۔ مقروض کو قرضہ ادا کرنے کے لیئے۔

س۔ جہاد میں جانے والوں کی اعانت کرنا۔

ش۔ مسافر کو حالت سفر میں جبکہ مالک نصاب نہ ہو خواہ گھر میں دولت رکھتا ہو۔

جن کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں:

فرمایا حضور ﷺ نے کہ یہ صدقات آدمیوں کے میل ہیں اور ان کے کھانا محمد ﷺ اور اولاد محمد ﷺ کے لئے جائز نہیں۔

جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں:

اصول یا فروع کو جائز نہیں اصول سے مراد والد، والدہ اور ان کے والدین ہیں اور فروع سے مراد بیٹا، بیٹی اور ان کی اولاد ہے۔

کس پر زکوٰۃ فرض ہے:

ہر آزاد، عقلمند، بالغ مسلمان پر جو نصاب کا مالک ہو اور اس کی ملکیت میں مال پر ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ لازم ہے۔

دفینہ کا مال جب ملے تو زکوٰۃ دینی لازم ہوجاتی ہے۔

جن چیزوں پر زکوٰۃ نہیں

جو چیزیں حاجت اصلیہ میں داخل ہیں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ حاجت اصلیہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر زندگی کا دارومدار ہے مثلاً رہنے کا مکان، سردیوں اور گرمیوں کے کپڑے، خانہ داری کا عام سامان، سواری کا جانور، لونڈی، غلام، آلات حرب، آلات زراعت، پیشہ وروں کے اوزار اور اہل علم کی کتابیں۔ نیز (سونے اور چاندی کے علاوہ) لوہا، تانبا، پیتل، اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن، کپڑا، جوتے اور دیگر مال بشرطیکہ تجارت کے لئے نہ ہوں تو خواہ یہ مال ہزاروں روپوں کا ہی کیوں نہ ہو، تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

پتیلا، دیگ، سینی، لگن، کھانے پینے کے برتن، رہائش کے مکانات، پہننے کے کپڑے، موتیوں کے ہار، جواہر کا زیور، چارپائیاں، پلنگ وغیرہ پر کوئی زکوٰۃ نہیں خواہ استعمال ہوں یا نہ ہوں لیکن تجارت کے لئے نہ ہوں۔

مکانات، دیگیں، دریاں، قالین، اور چاندنیاں وغیرہ جو کرایہ پر چلائی جاتی ہیں یا اور کوئی چیز جو کرایہ پر چلائی جائے اس میں زکوٰۃ نہیں۔ خواہ مال کی مقدار کتنی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ چیزیں سوداگری کا مال نہیں۔

سوداگری کا مال

جو مال سوداگری کی نیت سے خریدا جائے خواہ فروخت کرے یا نہ کرے وہ سوداگری کا مال ہے۔ جو مال سوداگری کی نیت سے نہ خریدا جائے تو وہ سوداگری کا مال نہیں۔ مثلاً شادی کے لئے چاول خریدے تھے کسی وجہ سے صرف نہ ہوئے اور بیچ دیئے تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔

زکوٰۃ کا نصاب

سونے کا نصاب: ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ دینے کا حکم ہے۔

چاندی کا نصاب: ساڑھے باون تولہ ہے۔ اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ نہیں اور زکوٰۃ میں ہر

ساڑھے باون تولہ میں سے ایک تولہ تین ماشہ اور ۵ رتی دینے کا حکم ہے۔

اگر آپ کے پاس کافی تعداد میں بکریاں، بھیڑیں، گائیں اور اونٹ موجود ہوں تو ان کا نصاب کسی عالم سے پوچھ کر زکوۃ ادا کریں۔

ادائیگی حج

ارشادات نبوی ﷺ میں سے ہے کہ

☆ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام کہ بیت اللہ جا سکے اور پھر حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔

☆ جو شخص کسی طرح مجبور نہ ہو ظالم بادشاہ کی طرف سے روک نہ ہو، کوئی شدید مرض نہ ہو پھر بھی بغیر حج کئے مر جائے تو اس کو اختیار ہے چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔

☆ حج مین جلدی کرو۔ کسی کو بعد کی کیا خبر کوئی مرض پیش آ جائے یا کوئی ضرورت درمیان میں لاحق ہو جائے۔

☆ جس کسی کو حج کرنا ہے تو جلدی کرے، کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے، کبھی سواری کا انتظام نہیں ہوتا، کبھی کوئی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے۔

☆ حج کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری سواری جو ایک قدم رکھتی ہے۔ یا اٹھاتی ہے تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسا ایک عربی غلام آزاد کیا جائے۔ صفاء و مروا کے درمیان سعی کرنے کا ثواب ستر غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے۔ عرفات کے میدان میں جب لوگ جمع ہوتے ہیں تو اللہ دنیاوی آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال آئے ہوئے ہیں۔ میری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اگر ان کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر یا سمندر کے جھاگ کے برابر تب بھی میں نے معاف کر دیئے۔

اے میرے بندوں بخشے بخشائے جاؤتمہارے گناہ معاف ہیں

☆ شیاطین کو کنکریاں مارنے کا حال یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلے ایک بڑا گناہ جو ہلاک کر دینے والا معاف ہو جاتا ہے اور قربانی کے بدلے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا اور ایک فرشتہ مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کر، تیرے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے۔

☆ فرض حج بیس دفعہ جہاد کرنے سے افضل ہے۔

☆ حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔

☆ جس نے ایک حج کیا اس نے فرض ادا کیا جس نے دوسرا کیا اللہ کو قرض دیا۔ جس نے تیسرا کیا تو اللہ اس کی کھال کو اور اس کے بال کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

☆ اسلام ان سب گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جو کفر میں ہوئے ہوں۔ ہجرت ان لغزشوں کو ختم کر دیتی ہے جو ہجرت سے پہلے ہوں اور حج سب قصوروں کا خاتمہ کر دیتا ہے جو حج سے پہلے ہوں۔

☆ بچے اور بوڑھے مردوں کا اور عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔ جب حاجی حلال مال کے ساتھ نکلتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر لبیک الھم لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے لبیک وسعدیک کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرا توشہ بھی حلال، تیری سواری بھی حلال اور تیرا حج مبرور۔ کوئی وبال تجھ پر نہیں اور جب آدمی حرام مال کے ساتھ حج ادا کرتا ہے اور سواری پر لبیک کہتا ہے تو فرشتہ نہ لبیک نہ سعدیک کہتا ہے تیرا توشہ حرام، تیرا حج حرام تیرا حج معصیت، یہ حج مبرور نہیں۔

جب آدمی حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے تیری لبیک نہیں۔ یہ مردود ہے اور دوسری روایت ہے کہ یہ حج تیرا مردود ہے۔ جو آدمی حرام کے ساتھ حج کرتا ہے تو اس کا حج لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

☆ حج کی خوبی نرم کلام کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا ہے۔

☆ جو اللہ کے لئے حج کرے اور اس میں فحش بات نہ ہو اور نہ اس میں فسق (حکم عدولی) ہو وہ ایسا

واپس آتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

☆ دوران سفر دل کھول کر خرچ کرو کیونکہ حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔ ایک کا بدلہ سات سو ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک درہم خرچ کرنا چار کروڑ درہم کے برابر ہے۔ حج اور عمرہ کی کثرت فقر کو دور کرتی ہے۔ حاجی فقیر ہرگز نہیں ہوسکتا۔

☆ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ عرفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہیں اس دن اللہ قریب ہوتے ہیں اور فخر سے پوچھتے ہیں کہ یہ بندے کیا چاہتے ہیں (تا کہ ان کو وہ کچھ دیا جائے)۔

☆ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ سب سے نیچے آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ دیکھو بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس ایسی حالت میں آئے ہیں کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں بدن اور کپڑوں پر سفر کی وجہ سے غبار پڑا ہوا ہے لبیک الھم لبیک کا شور ہے دور دور سے چل کر آئے ہیں۔ تم گواہ رہو کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ فلاں شخص تو گناہ کی طرف منسوب ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت تو (بس کیا کیا جائے) اللہ فرماتا ہے میں نے سب کو بخش دیا۔

اس شخص سے زیادہ گناہگار کوئی نہیں جو حج میں عرفات کے میدان میں کھڑا ہوا اور پھر بھی یہ سوچے یا خیال کرے کہ میں ابھی گناہگار ہوں۔

☆ یہ میرے بندے بکھرے ہوئے بالوں والے میرے پاس آئے ہیں میری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں، بارش کے قطروں اور تمام دنیا کے درختوں کے برابر ہوں۔ بخش دیئے گئے۔

☆ حضورﷺ نے دعا فرمائی ہے اے اللہ تو حاجی کو بخش دے اور اس کو بھی جس کی بخشش کے لئے حاجی دعا کرے۔

☆ ایک حج دوسرے حج تک اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے تمام گناہوں کے کفارہ ہیں۔

☆ حج اور عمرہ گناہوں اور فقیری کو ایسا دور کرتے ہیں جیسے لوہے کے زنگ کو آگ کی بھٹی۔

☆ غزوہ بدر کے دن کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہو

رہا ہے بہت راندہ پھر رہا ہو بہت حقیر ہو رہا ہو۔ بہت غصہ سے بھر رہا ہو اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ عرفہ کے دن اللہ کی رحمتیں کثرت سے نازل ہوتی ہیں اور اللہ کے بندوں کا بڑے بڑے گناہ معاف ہوتا دیکھتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ایک سو بیس رحمتیں روزانہ اس گھر (خانہ کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس نماز پڑھنے والوں پر اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر۔

☆ آدمی کو گھر کی نماز پر ایک ثواب، محلّہ کی نماز پر پچیس، جامع مسجد میں پانچ سو۔ بیت المقدس میں پچاس ہزار اور مکہ مکرمہ کی مسجد میں ایک لاکھ کا ثواب ملتا ہے۔

☆ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

☆ اگر تو زمزم کا پانی پیاس بجھانے کے واسطے پیئے تو اس کا کام دے گا۔ اگر کھانے کی جگہ پیٹ بھرنے کیلئے تو اس کا کام دے گا۔ کسی مرض سے صحت یابی کی نیت سے تو اس کا کام دے گا۔ یہ حضرت جبرائیل کی خدمت اور حضرت اسماعیلؑ کی سبیل ہے۔

☆ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہونگی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا۔

☆ مجاہد اور حاجی اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں۔ جو مانگتے ہیں وہ ان کو ملتا ہے۔ جو دعا کرتے ہیں وہ قبول ہوتی ہے۔ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے لئے مقبول ہوتی ہے یا فرمایا اس کے گھرانے کے چار سو افراد کے بارے میں قبول ہوتی ہے۔

جب کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اپنے لئے دلی مغفرت کی درخواست کرو کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو کر آیا ہے۔

☆ جو شخص حج وعمرہ کے لئے نکلے اور مر جائے نہ اس کی عدالت میں پیشی نہ حساب کتاب اسے کہہ دیا جائے گا ''جنت میں داخل ہو جاؤ''

☆ بیت اللہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے جو شخص حج اور عمرہ کے لئے نکلے اور راستہ میں

مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو فراغت کے ساتھ واپس ہوگا وہ اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس ہوگا۔

☆ جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کے راستے میں مر جائے نہ اس کی پیشی ہے، نہ حساب کتاب وہ سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔

☆ آدمی کے مرنے کی بہترین حالت یہ ہے کہ حج سے فراغت ۔ رمضان المبارک کے روزے رکھ کر مرے۔

☆ جو احرام کی حالت میں مرے گا وہ حشر میں لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

☆ جو شخص اپنے والدین کی طرف ان کے انتقال کے بعد حج کرے اس کے لئے جہنم کی آگ سے خلاصی ہے اور والدین کیلئے پورا حج۔

☆ ایک حج (حج بدل) کی وجہ سے تین آدمی جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

۱۔ مردہ ۲۔ حج کرنے والا ۳۔ حج کرنے والا

☆ جو شخص کسی کی طرف سے حج کرے تو اس حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کو ہو رہا ہے جس کی طرف سے حج ادا کیا جاتا ہے۔

"جو شخص حج کا ارادہ کرے اس پر لازم ہے کہ پہلے ہی سے حج کے مسائل اور دعاؤں سے واقفیت حاصل کرے۔"

ترک خصائل رذیلہ اور موت کو یاد رکھنا

☆ لوگو! عیش کو فنا کرنے والی اور لذتوں کو ڈھا ڈالنے والی موت کو بکثرت یاد کیا کرو۔

☆ کوئی بندہ موت کو یاد نہیں کرتا تنگی کی حالت میں مگر یہ کہ وہ یاد اس کی رزق کو کشادہ کر دیتی ہے اور جو کشادگی میں یاد کرتا ہے تو یہ کشادگی اور وسعت کو تنگ کر دیتی ہے۔

☆ سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو موت کو بکثرت یاد کرتا ہے اور اس کی تیاری میں لگا رہے یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا اور آخرت کی بزرگی کے مالک بن گئے۔

☆ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضورﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تھے آپﷺ قبر کے کنارے بیٹھ کر روئے کہ زمین تر ہوگئی پھر ہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا بھائیو! اس دن کے لیے تیاری کرو۔

☆ مسافر کی طرح زندگی بسر کر، شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کر اور صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کر۔ تندرستی میں بیماری کا خیال کر کے عبادت کر لیا کر اور بیماری میں موت کے لئے کچھ کر لیا کر۔

☆ اپنی جان کو مردوں میں شمار کر، ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کو یاد کر، جب کوئی برا کام کرو تو فوراً نیک کام بھی کر لیا کرو۔ گناہ پوشیدہ ہو تو نیکی بھی پوشیدہ اور گناہ اعلانیہ ہو تو نیکی بھی اعلانیہ۔

☆ پانچ باتوں کو پانچ باتوں سے پہلے غنیمت جانو

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے (۲) تندرستی کو بیماری سے پہلے (۳) دولت کو فقیری سے پہلے

(۴) فارغ البالی کو مشاغل سے پہلے (۵) زندگی کو موت سے پہلے

حسد و کینہ

☆ پیر اور جمعرات کے دن جب بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں تو ہر استغفار کرنے والے کی مغفرت اللہ تعالیٰ کر دیتے ہیں لیکن اہل کینہ کی نجات نہیں ہوتی۔

☆ ایمان اور حسد قلب میں جمع نہیں ہو سکتے۔

☆ حسد سے بچو، حسد اس طرح نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

☆ لوگوں پر ہمیشہ بھلائی قائم رہے گی جب تک باہمی حسد نہ کریں جو حسد کرے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

☆ حرص اور حسد دونوں مسلمانوں کے دین کو اس قدر نقصان پہنچاتے ہیں کہ اس قدر نقصان دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو نہ کریں۔

☆ حاسد، چغل خور اور کاہن یہ تینوں نہ میرے ہیں اور نہ میں ان کا۔

☆ حسد سے بچو، حسد وہبری بلا ہے۔ جس نے قابیل سے ہابیل کو قتل کروایا۔

تکبر وغرور

☆ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو وہ جنت میں نہ جائے گا۔

☆ متکبر قیامت میں چونٹیوں کی مثل ہونگے ان کو اہل محشر روندتے ہونگے۔ آگ ان کو چاروں اطراف سے گھیرے گی ان کو دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا کچا لہو پینے کو دیا جائے گا۔

☆ (حدیث قدسی) تکبر اور عظمت میری چادریں ہیں جو ان کو مجھ سے چھینتا ہے اور کھینچا تانی کرتا ہے اسکو جہنم میں ڈالوں گا۔

☆ تکبر سے بچو، تکبر ہی کی وجہ سے شیطان تباہ کیا گیا۔

☆ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور وتکبر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔

عجب یعنی خود بینی اور خودرائی

☆ جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اور اتراتا ہوا چلتا ہے وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضب ناک ہوگا۔

☆ خود بینی ایسی بری بلا ہے کہ اس سے ستر برس کے بہترین اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

☆ تین چیزیں تباہ کرنے والی ہیں۔ بخل کی پیروی، ہوائے نفس کی پیروی اور خود بینی وخودرائی۔

☆ اگر تم گناہ نہ بھی کرو تو مجھ کو ایک گناہ کا خطرہ یقینی ہے اور وہ ہے عجب یعنی خود بینی۔

☆ جس نے لوگوں کی تحقیر کی اور کہا کہ ہلاک ہو گئے وہ خود ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔

☆ ایک آدمی کے اشرار میں سے ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

☆ ایک شخص نے کسی کو کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے گا تو رب العالمین نے فرمایا کہ یہ کون ہوتا ہے مجھ پر قسم کھانے والا میں نے اسے بخش دیا اور قسم کھانے والے کے اعمال ضائع کر دئے گئے۔

بدعت

☆ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ تو روزہ قبول کرتا ہے نہ حج اور نہ اس کی نفل نماز اور نہ فرض نماز قبول ہوتی ہے وہ اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔

☆ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا انجام آگ ہے۔

☆ جب کوئی بدعت نکالی جاتی ہے تو وہ قوم ایک سنت کی برکت سے محروم کر دی جاتی ہے۔

☆ جس نے کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کو اپنے گناہوں کے علاوہ ان لوگوں کا گناہ بھی ہوتا ہے جو اس کی ایجاد کردہ بدعت پر عمل کرتے ہیں۔

بدعہدی اور خیانت

☆ جو شخص کسی سے عہد کرنے کے بعد بلاوجہ عذر بے وفائی کرے گا تو قیامت کے دن ایک جھنڈا اس کے ساتھ بلند کیا جائے گا جس سے ہر شخص یہ سمجھ لے گا کہ یہ خیانت کرنے والا بدعہد ہے۔

☆ منافق کی چار علامتیں ہیں (۱) بات کرے جھوٹ بولے (۲) وعدہ کرے خلاف کرے (۳) جھگڑے تو گالی دے (۴) جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے

فحش اور بدزبانی

☆ بدزبانی جفا ہے اور جفا جہنم میں ہے۔

☆ بدزبانی نفاق ہے۔

☆ فحش اور بدزبانی کا تعلق شیطان سے ہے یہ دونوں آگ کے قریب اور جنت سے دور ہیں۔

☆ فحش عیب ہے۔

☆ سب سے بدتر قیامت کے دن وہ ہوگا جس کے فحش اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اسے چھو...

دھوکہ

☆ جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ دھوکہ اور فریب جہنم میں ہیں۔

☆ دھوکہ، فریب اور خیانت جہنم میں ہیں۔

☆ تول اور ناپ میں کمی کرنے والوں کو فرمایا کہ تم ایسا کرتے ہو جس سے پہلی امتیں ہلاک ہو چکی ہیں۔

☆ کم تولنے اور کم ناپنے سے قحط پڑ جاتا ہے۔

☆ اگر کسی نے عیب دار چیز کو بدون عیب ظاہر کئے فروخت کیا تو یہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

سود

☆ سود خوری ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔

☆ سود کے کھانے اور کھلانے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو حق ہے کہ ان چار شخصوں کو جنت میں داخل نہ کرے۔

(۱) دائمی شرابی (۲) سودی (۳) یتیم کا مال کھانے والا (۴) والدین کا نافرمان

☆ ایک درہم سود کا روایت میں ۳۶ اور ایک میں ۳۳ بار زنا سے بھی بڑھ کر ہے۔

☆ سود خور کا حشر ایک مخبوط الحواس شخص کی طرح ہوگا۔

☆ زنا اور سود جس بستی میں رائج ہو جاتے ہیں تو بستی والوں پر عذاب حلال ہو جاتا ہے۔

☆ جو لوگ صرافہ کرتے ہیں (یعنی صراف ہیں) چاندی کے بدلے زائد چاندی اور سونے کے بدلے زائد سونا لیتے ہیں ان کو دوزخ کی بشارت دی جاتی ہے۔

☆ ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا۔ اگر کوئی سود نہیں کھائے گا تو کم از کم سود کا غبار تو پہنچ ہی جائے گا۔

☆ جس قدر کسی شخص نے کثرت کے ساتھ سود کھایا اسی قدر اس کا انجام قلت پر ہوگا۔

☆ جس کسی قوم میں سود جاری ہوا تو اس قوم میں قحط بھی نازل ہوا اور جس قوم میں سود خوری پھیلی تو انپر خوف ڈال دیا گیا۔

جھوٹ

☆ جھوٹ بولنے سے رزق گھٹ جاتا ہے۔

☆ سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے وہ تجھ کو سچا سمجھتا ہو اور تو اس سے جھوٹ کہہ رہا ہو۔

☆ جب بندہ جھوٹ کہتا ہے تو اس کے منہ سے ایسی بدبو پیدا ہوتی ہے کہ رحمت کا فرشتہ اس سے ایک میل دور ہٹ جاتا ہے۔

☆ مومن کی طبیعت میں سب گناہ ممکن ہیں لیکن خیانت اور جھوٹ مومن کی شان سے بعید ہیں۔

☆ جھوٹ دوزخ کا عمل ہے۔ جس نے جھوٹ بولا فاجر ہوا۔ جس نے فجور کیا کافر ہوا۔ جو کافر ہوا آگ میں گیا۔

☆ جھوٹ سے بچو، جھوٹ فجور کے راستے پر لے جاتا ہے اور فجور نار میں ہے۔

☆ بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے، جھوٹ کا ارادہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام کذاب لکھا جاتا ہے۔

☆ جھوٹ سے دور رہو، وہ فجور کے ساتھ آگ میں ہے۔

☆ منافق کی تین علامتیں ہیں خواہ وہ نماز پڑھے یا روزہ رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے

(۱) بات کرے تو جھوٹ کہے (۲) وعدہ کرے تو خلاف کرے (۳) عہد کرے تو توڑ ڈالے

☆ عبداللہ کی ماں نے عبداللہ کو یہ کہہ کر بلایا ''آ میرے پاس میں تجھ کو چیز دوں گی''، رسول اللہ ﷺ جوان کے گھر میں موجود تھے پوچھا کیا دو گی، بولی ''کھجور'' فرمایا اگر نہ دیتی تو تجھ پر ایک جھوٹ لکھا جاتا۔

جھوٹی گواہی۔ جھوٹی قسم

☆ جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

☆ جھوٹی قسم سے شہر کے شہر ویران کر دئے جاتے ہیں۔

☆ جھوٹی قسم کھانے والوں پر آگ کا عذاب واجب ہو گیا۔

☆ تین بار فرمایا جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر کر دیا گیا۔

☆ جس نے مسلمان پر ایسی گواہی دی جس کا وہ اہل نہیں تو گواہی دینے والے نے اپنی جگہ دوزخ میں بنالی۔

☆ جھوٹے گواہ کے پاؤں قیامت میں جنبش نہ کریں گے حتیٰ کہ اس پر جہنم واجب کر دی جائے گی۔

☆ سچی گواہی کو چھپانا ایسا ہی گناہ ہے جیسے جھوٹی گواہی کا دینا۔

☆ جس شخص نے کسی مسلمان کے مال پر جھوٹی قسم کھا کر اپنا لیا تو اللہ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا اور کچھ روایات میں سے ہے کہ اللہ اس نالائق سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرے گا اور اس کو دردناک عذاب ہوگا۔

زنا

☆ پہلی نگاہ قابل عفو ہے دوسری نگاہ پر مواخذہ ہے۔

☆ (حدیث قدسی) نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو زہر آلودہ ہے۔ اگر کسی نے میرے ڈر سے چھوڑ دیا تو میں اس کے ایمان کو بہترین بنادوں گا۔ جس کی لذت کو وہ محسوس کرے گا۔

☆ دونوں آنکھوں کا زنا غیر محرم کو دیکھنا ہے۔ کانوں کا زنا اس کی باتیں سننا ہے۔ زبان کا زنا غیر محرم سے باتیں کرنا ہے۔ ہاتھ کا زنا اس کو پکڑنا ہے۔ پاؤں کا زنا اس کی طرف چلنا ہے۔ دل کا زنا ارادہ کرنا ہے۔ شرمگاہ ان سب زناؤں کو سچا کر دیتی ہے یا جھوٹا۔

☆ بدنظر کے ساتھ شیطان کی امیدیں لگی ہوتی ہیں اپنی نگاہ کو روکو اور شرمگاہ کی حفاظت کرو ورنہ اللہ

تعالیٰ تمہاری صورتیں بگاڑ دے گا۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں جمع نہ ہو۔

☆ کسی شخص کا اپنے سر میں سوئیاں چبھو چبھو کر زخمی کر دینا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی غیر محرم کو ہاتھ لگائے۔

☆ جب کوئی کسی غیر محرم کے ساتھ خلوت میں جمع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم ان کے ساتھ شیطان داخل ہوتا ہے۔

☆ ایک ایسا سور جو کیچڑ میں لت پت ہو اور اس کے بدن پر خارجی نجاست بھی لگی ہو اس کو مس کر لینا اتنا برا نہیں جتنا کسی غیر محرم کے کندھے سے کندھا مل جائے۔

☆ سب سے زیادہ جہنم کے مستحق کرنے والے گناہ منہ اور شرمگاہ کے گناہ ہیں۔

☆ زانی زنا کے وقت، شرابی شراب پیتے وقت، چور چوری کے وقت ایماندار نہیں ہوتا۔

☆ جس نے زنا کیا یا شراب پی یا چوری کی تو اس نے اسلام کی رسی گردن سے نکال دی۔

☆ زانیوں کے منہ جہنم کی آگ سے جلائے جائیں گے آگ سے ان کے منہ بھڑ کتے ہونگے۔

☆ زنا سے افلاس اور محتاجی پیدا ہوتی ہے۔

☆ زنا شرک کے برابر ہے۔

☆ زانیوں کی شرمگاہ سے ایسی بد بو آتی ہوگی کہ جس سے دوزخیوں کو بھی تکلیف ہوگی۔

☆ زناکار مثل بت پرست کے ہے۔

☆ جب زنا پھیل جائے گا تو فقر، مسکنت اور ذلت بھی عام ہو جائے گی۔

☆ جب کسی شہر میں زنا اور سود عام ہو جائے تو ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نازل ہو جانا حلال ہو جاتا ہے۔

☆ میں نے معراج کی شب میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کی کھال قینچیوں سے کاٹی جا رہی ہے۔ میں نے

جبرائیلؑ سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جو زنا کے لئے بناؤ کرتے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ ایک تنور میں عذاب دئے جارہے ہیں جو لوگ کہ شعلوں کے ساتھ بلند ہوتے اور تنور کے منہ تک آجاتے ہیں۔ جب آگ نیچے ہوتی ہے تو وہ بھی نیچے گرجاتا ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں دونوں ہیں مگر دونوں برہنہ اور ننگے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ میری امت کے زانی اور زانیہ ہیں۔

چغل خوری

☆ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

☆ دو شخصوں پر عذاب ہوتے دیکھ کر فرمایا کہ ان میں سے ایک چغل خور ہے اور دوسرا وہ ہے جو پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔

☆ چغل خور، حاسد اور کاہن نہ مجھ سے ہیں نہ میں ان سے ہوں۔

☆ چغل خور، گالی اور جاہلانہ رسومات جہنم میں ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق چغل خوری کرنے والی ہے۔

☆ چغل خور اور بے عیب کو عیب لگانے والی دونوں جماعتوں کا حشر کتوں کی صورت میں ہوگا۔

غیبت

☆ شب معراج کو حضور ﷺ نے دیکھا کہ ایک قوم مردار اور مرے ہوئے جانور کھا رہی ہے۔ آپ نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے۔ غیبت زنا سے بدتر ہے۔ غیبت اور چغل خوری دونوں ایمان کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح کوئی چرواہا پتوں والی ٹہنی کو جھاڑ دیتا ہے۔

☆ ایک آدمی اپنا اعمال نامہ دیکھنے پر کہے گا کہ یا الٰہی میری نیکیاں مجھے نظر نہیں آئیں۔ ارشاد ہوگا تو نے غیبت کی اس نے تیری نیکیوں کو مٹا دیا۔

☆ ایک بدبودار ہوا کا جھونکا آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ان لوگوں کی بو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کیا

کرتے تھے۔

☆ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ عیب لگانے والے، عیب کرنے والے۔

کسی کو عیب لگانا

☆ معراج میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ناخنوں سے اپنے منہ اور سینے کو چھیل رہے ہیں۔ دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا کہ جو لوگوں کا گوشت کھاتے اوران کی آبروریزی کیا کرتے۔

☆ حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کو پست قد کہا فرمایا تو نے ایسی بات کہہ دی کہ اگر دریا میں ملائی جائے تو سارے پانی کو گندہ کردے۔

☆ جس شخص نے کسی پر ایسا عیب لگایا جو اس میں نہیں ہے تو اللہ عیب لگانے والے کو دوزخ میں قید رکھے گا حتیٰ کہ وہ اپنے کئے کی سزا پائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ سے نہ نکالا جائے گا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جہنم میں گلایا جائے گا اور اس کو اہل نار کا پیپ اور لہو پلایا جائے گا۔

☆ بہتان اور جھوٹے عیب کا کوئی کفارہ نہیں۔

☆ کسی کو بہتان لگانا بھی ہلاک کرنے والے اعمال سے ہے۔

گالی دینا

☆ کسی کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر۔

☆ کسی مسلمان کو برا کہنا برا کہنے والے کو ہلاکت سے قریب کردیتا ہے۔

☆ جو دو شخص آپس میں گالی گلوچ کرتے ہوں تو گناہ اس پر ہے جو ابتدا کرے بشرطیکہ دوسرا شخص جواب دینے میں قدرے زیادتی نہ کرے۔

☆ جو دو شخص آپس میں گالی گلوچ کرتے ہوں وہ دونوں شیطان ہیں۔ جس کا کام یہ ہے کہ جھوٹ بولیں اور تھپڑ بازی کریں۔

لعنت کرنا

☆ صدیق کے لئے لائق نہیں کہ وہ کسی پر لعنت کرے۔

☆ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان پر چڑھتی ہے لیکن آسمان کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں پھر وہ زمین پر لوٹتی ہے لیکن یہاں بھی اسے کوئی راستہ نہیں ملتا وہ لعنت چاروں طرف راستہ تلاش کرتی ہے اور جب کوئی ٹھکانا اس کو نہیں ملتا تو اپنا رخ اس چیز پر کر لیتی ہے جس پر لعنت کی گئی اگر وہ شے حقیقتاً مستحق لعنت تھی تو یہ کیفیت اس پر واقع ہو جاتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر واپس لوٹ جاتی ہے۔

☆ مسلمان پر لعنت اسے قتل کر دینے کے برابر ہے۔

☆ جس پر لعنت کی جائے اور وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ میرے پروردگار جس شخص پر میں بھیجی گئی تھی وہ اس کا اہل نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے جہاں سے آئی ہو وہاں لوٹ جا۔

☆ ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے ہوا پر لعنت کی۔ فرمایا ہوا کو لعنت مت کرو۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہے۔ جو شخص کسی غیر مستحق پر لعنت کرتا ہے تو لعنت اس شخص کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

قطع تعلق رشتہ داروں اور مسلمانوں سے

☆ رحم کا تعلق عرش کے ساتھ ہے۔ رحم کہتا ہے کہ مجھے ملائے اور میرے حقوق کی رعایت کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی رعایت کرے اور مجھے قطع کرے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کو قطع کرے۔

☆ (حدیث قدسی) میرا نام اللہ ہے رحم کو اپنے نام سے نکالا ہے جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو قطع کرے گا قطع کروں گا۔

☆ قاطع رحم سے جنت حرام ہے۔

☆ نیکی اور صلہ رحمی کا ثواب بہت جلد ملتا ہے اور سرکشی اور قطع رحمی کی سزا بھی جلد ملتی ہے۔

☆ شعبان کی پندرہویں شب سب لوگ بخش دئے جاتے ہیں ماسوائے قاطع رحم، ماں والد کے نافرمانوں اور شراب کے عادیوں کے۔

☆ ہر جمعرات اور جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال نامے پیش کیے جاتے ہیں۔ سب کے اعمال نامے قبول کر لیتا ہے مگر قاطع رحم کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔

☆ جنت کی خوشبو ہزار برس کی مسافت تک پہنچتی ہے لیکن قاطع رحم، والدین کا نافرمان اور متکبر اس خوشبو سے محروم ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم موجود ہوں جن لوگوں میں کوئی شخص قاطع رحم موجود ہو تو رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے۔

☆ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔ جب تک دونون جدُا رہیں گے اللہ تعالیٰ بھی ان سے جدُا رہے گا جس نے ملاقات کی تو اس نے اپنے گناہ کا کفارہ کیا اگر اس نے سلام کیا اور دوسرے نے جواب نہ دیا تو فرشتہ اس کو جواب دیتا ہے اور دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے۔ اگر دونوں ناراض ہی مر گئے اور صفائی نہ کی تو دونوں بہشت میں نہ جائیں گے۔

☆ جس نے تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا اور اس نے صفائی نہ کی تو وہ آگ میں ہے مگر یہ کہ اللہ اس پر رحم کرے۔

☆ جس نے ایک سال تک اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا اور اس سے نہ ملا تو گویا اس نے اس کا خون کیا۔

☆ ہر پیر اور جمعرات کو مغفرت کی جاتی ہے مگر مشرک اور ان دو شخصوں کو جو آپس میں روٹھے ہوئے ہوں کہ ان کی مغفرت نہیں کی جاتی۔ حتیٰ کہ وہ صلح کریں۔

☆ نصف شعبان کو تمام امتی بخش دیئے جاتے ہیں ماسوائے مشرک اور آپس میں دو لڑے ہوئے مسلمانوں کے۔

☆ جن تین قسم کے آدمیوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی ان میں سے ایک وہ دو مسلمان ہیں جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں۔

شراب

☆ شرابی قیامت میں پیاسا ہوگا۔

☆ میری امت میں مسخ بھی ہوگا جب گانا بجانا اور شراب پینا شروع ہو جائے گا۔

☆ زانی زنا کے وقت، چور چوری کے وقت، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

☆ شراب پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، بنانے والے، اٹھا کر لے جانے والے اور جس کے لیے لے جائی جائے اور جو اس کی آمدنی کھائے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

☆ جو شخص شراب بیچتا ہے وہ سور کو کیوں نہیں حلال سمجھ لیتا؟

☆ اس امت کے بعض افراد رات دن شراب اور لہو ولہب میں گزاریں گے تو ایک دن صبح کو یہ لوگ بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔

☆ جس نے زنا کیا یا شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان اس طرح چھین لیتا ہے جس طرح کسی سے اسکے کپڑے اتروالئے جاتے ہیں۔

☆ ہر نشے کی چیز شراب ہے اور جس سے نشہ ہوتا ہے وہ حرام ہے۔

☆ جس نے یہاں شراب پی وہ جنت کے شراب سے محروم ہے۔

☆ جو شراب سے توبہ کئے بغیر مر جائے تو اس کو غوطہ یعنی اس نہر سے پانی پلایا جائے گا جس میں زانیوں کی شرمگاہ کا کچا لہو بہتا ہوگا۔ شرابیوں میں اس قدر بدبو ہوگی کہ اس سے اہل دوزخ بھی پریشان ہو جائیں گے۔

☆ جس نے شراب سے توبہ نہ کی وہ آخرت کی شراب سے محروم ہے۔

☆ چار اشخاص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی، سود خور، یتیم کا مال کھانے والا، والدین کا نافرمان۔

☆ دائمی شرابی سے اللہ تعالیٰ اس طرح ملاقات کرے گا جس طرح کسی بت سے ملاقات کرے گا۔

☆ شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے۔

☆ ایک دن کی شراب سے چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ان چالیس دنوں میں اگر موت آ گئی تو جاہلیت کی موت مرا۔

☆ تین بار سزا دینے کے بعد اگر کوئی شراب پیئے تو قتل کر ڈالو۔

☆ اگر کوئی شراب پی کر مرا تو کافر مرا۔

☆ اگر کوئی شراب پی کر اس حالت میں مرا تو جہنم میں گیا۔

☆ کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پیئں گے ان کے پاس گانے والیوں کا اجتماع ہوگا۔اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسائے گا اور سور اور بندر کی صورتوں میں مسخ ہونگے۔

رشوت

☆ اللہ تعالیٰ لعنت کرے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر۔رشوت دینے والا لینے والا جہنم میں ہیں۔

☆ رشوت لینے والا، دینے والا اور دلوانے والا تینوں دوزخ میں ہیں۔

☆ رشوت لینا کفر کے حکم میں ہے لوگوں میں رشوت کا طریقہ حرام کا طریقہ ہے۔

☆ لوگوں میں رشوت کا طریقہ حرام کا طریقہ ہے۔

☆ جس قوم میں زنا پھیلا اس میں قحط پڑا اور جس قوم میں رشوت پھیلی اس پر رعب طاری کیا گیا۔

☆ جس شخص نے کسی شخص کی سفارش کی پھر سفارش کرنے والے سے اس نے کوئی ہدیہ قبول کیا تو اس نے اپنے اوپر سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑا دروازہ کھول لیا۔

حرام

☆ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ حرام اور حلال کی پرواہ نہ کریں گے۔

☆ جو گوشت پوست اور جسم حرام سے بنا اور حرام مال سے پرورش پائی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔اس کا ٹھکانہ نار ہی ہے۔

☆ جس بندے کا جسم حرام کے مال سے بڑھا اس کے لئے بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں۔

☆ اپنے کھانے کو پاک کرو مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔

☆ لوگ لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں حالانکہ کھانا حرام، کپڑا حرام، پھر ایسے لوگوں کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی قسم جب کوئی شخص حرام کا لقمہ پیٹ میں ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا عمل چالیس دن تک قبول نہیں کرتا۔

☆ جس نے دس درہم کا لباس خریدا لیکن اس میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک یہ لباس بدن پر ہوگا نماز قبول نہیں ہوتی۔

☆ جس نے حرام کے مال سے کرتا پہنا تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

☆ منہ میں خاک ڈالنا بہتر ہے حرام مال ڈالنے سے۔

☆ کسی نے حرام مال سے زکوٰۃ دی تو اس کا اجر کچھ نہ ملے گا بلکہ الٹا وبال ہوگا۔

☆ کسی نے حرام ذریعے سے مال جمع کیا پھر اس میں سے صدقہ دیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا یا قرابت داروں کو دیا یا اس سے غلام آزاد کیا تو بجائے اجر کے وبال ہوگا اور یہ شخص جہنم میں ڈالا جائے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ بدی سے بدی کو اور خبث سے خبث کو نہیں مٹاتا۔ اگر کوئی حرام مال سے خیرات صدقہ کرتا ہے تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بناتا ہے اور اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی۔

☆ جس نے حرام کمایا اور ناجائز خرچ کیا اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کے گھر میں نازل کرے گا۔

یتیم سے سلوک

☆ جو شخص یتیم کی پرورش کرتا ہے خواہ وہ یتیم اپنا ہو یا پرایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

☆ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے اچھا سلوک ہوتا ہو اور سب سے برا وہ ہے جس میں یتیم سے برا سلوک ہوتا ہو۔

☆ جو کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا جو یتیم لڑکا یا لڑکی کہ اس کے پاس ہے تو میں اور وہ اس طرح جنت میں اکٹھے ہونگے۔ (انگلیوں کو ملا کر کہا)

☆ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا کرتا ہے تو اس کے ہر بال کے عوض میں جس پر اس کا ہاتھ گزرتا ہے نیکیاں ملتی ہیں۔

☆ سنگدلی کو دور کرنے کا علاج بتلایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور محتاج کو کھانا کھلایا کر۔

☆ جو شخص اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں یتیم کو شریک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو واجب کرے گا بشرطیکہ ایسے گناہ کا مرتکب نہ ہو جو قابل معافی نہ ہو (یعنی شرک و کفر)

☆ جس میں تین خصلتیں ہوں اللہ تعالیٰ اس کی موت کو آسان فرما دیتے ہیں اور اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ناتواں اور مسکینوں کے ساتھی، والدین سے نیکی اور غلاموں پر احسان۔

☆ جس قوم کی رکابی پر یتیم ہوتا ہے اور کھانے میں قوم اس کو شریک کرتی ہے تو شیطان اس قوم کے قریب نہیں آتا۔

☆ ہلاک کرنے والے اعمال میں سے یتیم کا مال کھانا بھی ہے۔

☆ یتیم کے مال کا ظلماً کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ یتیم کے مال کو کھانے والے کو بہشت میں داخل نہ کرے۔

☆ یتیم کا مال کھانے والے اس حال میں قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے۔

☆ میں نے معراج کی شب میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ پتھر کھا رہے ہیں اور جو پتھر کھاتے وقت نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام کے پوچھنے پر بتایا کہ یہ وہ ہیں جو یتیموں کے مال کو ظلم سے کھا جاتے ہیں۔

والدین کی نافرمانی

☆ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ والد کے غصے میں مخفی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اطاعت والدین کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی معصیت والدین کی معصیت ہے۔

☆ جو شخص والدین کے حق میں اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اس کے لئے دو دروازے دوزخ کے کھلتے ہیں اور اگر ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔

☆ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی ہے۔

☆ والدین کا نافرمان جنت میں نہ جائے گا۔

☆ والدین کے نافرمان پر جنت حرام ہے۔

☆ جنت کی خوشبو پانچ برس کی مسافت تک پہنچتی ہے مگر والدین کا نافرمان اس سے محروم رہے گا۔

☆ والدین کے نافرمان کا فرض اور نفل ایک بھی قبول نہیں ہوتا۔

☆ والدین کے نافرمان کو جنت میں داخل نہ کرنے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔

☆ شرک، والدین کی نافرمانی اور میدان جنگ سے بھاگنا ایسے اعمال ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

☆ بڑے بڑے گناہوں میں بڑا گناہ اپنے والدین کو گالی دینا ہے اور جب تو دوسرے کے والدین کو گالی دے تو یہ ایسا ہی ہے کہ تو نے اپنے والدین کو گالی دی کیونکہ دوسرا یقیناً بدلے میں تمہارے والدین کو برا کہے گا۔

☆ ایک شخص نے عرض کیا میں نماز پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، زکوٰۃ دیتا ہوں مجھے کیا اجر ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو قیامت میں نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا بشرطیکہ تو والدین کا نافرمان نہ ہو۔

☆ والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگر چہ وہ تجھ کو اپنے مال اور اہل وعیال سے بھی نکل جانے کا حکم دیں

☆ والدین کا نافرمان اوران کو گالی دینے والا ملعون ہے۔

☆ والدین کی نافرمانی کے گناہ کا مواخذہ مرنے سے پہلے ہی کرلیا جاتا ہے۔

☆ علقمہ نماز روزے کا پابند تھا لیکن والدہ ناراض تھی اس لئے انتقال کے وقت کلمہ شہادت منہ سے جاری نہ ہوتا تھا۔ حضور ﷺ نے ان کی ماں کو معاف کرنے کو کہا لیکن وہ نہ مانی تب حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کرو اور علقمہ کو جلا دو۔ بڑھیا گھبرا کر پوچھنے لگی کہ کیا میرے بچے کو جلاؤ گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مقابلے میں ہمارا عذاب ہلکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم، جب تک تو اس سے ناراض ہے نہ اسکی نماز قبول ہے اور نہ صدقہ۔ بڑھیا نے کہا میں آپ سب کو گواہ کرتی ہوں کہ میں نے علقمہ کا قصور معاف کر دیا۔ وہاں علقمہ کے منہ پر کلمہ شہادت جاری ہوا اور انتقال کر گیا۔ علقمہ کو دفنانے کے بعد فرمایا جس شخص نے ماں کی نافرمانی کی اس کو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول کرتا ہے نہ نفل، حتیٰ کہ وہ توبہ کرے اور ماں سے نیکی کرے جس طرح بھی ممکن ہو اس کو راضی کرے۔ اسکی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور غصہ میں اللہ تعالیٰ کا غصہ پوشیدہ ہے۔

ظلم

☆ گھڑی بھر ظلم کرنا ساٹھ سال کے گناہوں سے بدتر ہے۔

☆ اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام کیا ہے تم پر بھی حرام ہے۔ دیکھو! کسی پر ظلم مت کرو۔

☆ ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

☆ ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن کا اندھیرا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔

☆ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔

☆ مظلوم کی بددعا سے بچو۔ یہ دعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔

☆ مظلوم کی بددعا بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے۔ آسمانوں کے دروازے اس دعا کے لئے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں تیری امداد ضرور کروں گا اگر چہ کچھ وقفہ بعد ہو۔

☆ قسم ہے مجھ کو عزت اور جلال کی میں جلدی یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا۔

☆ جو لوگ ظالم امراء کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں ان کا انجام سخت خراب ہوگا۔ نہ مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا نہ وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ خواہ وہ کتنے ہی اسلام کے دعوے کریں جو ظالم کے ہمراہ اسکی اعانت کو چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔

☆ جو شخص والی بنایا گیا اور اس نے اپنے دروازے پر اس غرض سے پردہ ڈالا کہ کوئی مصیبت زدہ اس تک آزادی سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن حجاب میں ہوگا اور ایسے بے پرواہ حاکم کو میرا پڑوس نصیب نہ ہوگا۔

☆ مجھے اپنی امت کے لئے تین شخصوں کا کھٹکا ہے۔ وہ عالم جس کے پاؤں پھسل جائیں۔ وہ حاکم جو ظالم ہو اور وہ ضدی جو خواہ مخواہ اپنی رائے پر اصرار کرے۔

☆ اللہ دشمن ہے ان چار کا قسمیں کھا کھا کر مال بیچنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زناکار اور ظالم بادشاہ۔

☆ جس حاکم اور والی نے میری امت پر سختی کی اس پر اللہ کی لعنت۔

☆ اے اللہ! جس امیر یا والی نے میری امت پر سختی کی تو تو بھی اس پر سختی کر۔

☆ جہنم میں ایک جنگل کا نام ھبھب ہے اس جنگل میں ظالم قاضیوں کو ڈالا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ حق ہے کہ ہر ظالم کو اس جنگل میں عذاب کرے۔

☆ جب تک کوئی قاضی ظلم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ رہتا ہے اور جب ظلم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان آشامل ہو جاتا ہے۔

☆ غیر منصف اور ظالم حاکم کے نہ فرض قبول ہوتے ہیں نہ نفل۔

☆ جو حاکم فیصلہ کرنے میں انصاف نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ کی اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔

☆ تین شخصوں کا کلمہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ ایک ان میں سے وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے۔

☆ ظالم امیر کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

☆ قیامت میں ظالم حاکم سے اس کی رعایا جھگڑا کرے گی اور اس پر غالب آجائے گی اس ظالم کو حکم ہوجائے گا کہ جاؤ جہنم میں ایک کونہ تمہارے لئے خالی ہے اس کو پر کردو۔

☆ سب سے زیادہ اور سخت عذاب ظالم بادشاہ کو ہوگا۔

☆ مخلوق کا بدترین دشمن اللہ کے نزدیک ظالم بادشاہ ہے۔

☆ جس نے کسی ایسے انسان پر ظلم کیا جس کا سوائے میرے کوئی مددگار نہیں تو اس نے میرے غصے کو بھڑکا دیا۔

☆ جو شخص اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا تو اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

☆ شقی اور جبار کے قلم سے رحم سلب کرلیا جاتا ہے۔

بدخلقی

☆ بدخلق آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

☆ بدخلقی نیک اعمال کو ایسا بگاڑ دیتی ہے جیسا سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

☆ بدخلقی نحوست ہے۔

☆ کوئی گناہ اللہ کے نزدیک بدخلقی سے برا نہیں ہے۔ بدترین انسانوں میں سب سے زیادہ بدتر شخص وہ ہے جو لوگوں کی خطاؤں کو درگزر نہیں کرتا، معذرت قبول نہیں کرتا اور کسی گناہگار کو معاف نہیں کرتا۔

☆ معذرت کا قبول نہ کرنے والا حوض کوثر سے محروم ہے۔

☆ جس نے کسی مسلمانوں کی معذرت کو قبول نہ کیا اس پر ایسا گناہ ہے جیسے صاحب (یعنی وصول کرنے

والے پر)

☆ جو کسی کا قصور معاف نہیں کرتا تو اللہ بھی اس کا قصور معاف نہیں کرتا۔

مقام تقویٰ

متقی

☆ متقی وہ شخص ہے جو بعض جائز چیزوں کو ناجائز کے خوف سے چھوڑ دے۔

☆ بہترین دین تمہارا تقویٰ ہے۔

☆ عربی کو عجمی پر، گورے کو کالے پر کوئی بزرگی نہیں بزرگی صرف تقویٰ سے ہے۔

☆ اللہ کے نزدیک بزرگ وہی ہے جو متقی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو دوست رکھتا ہے جو متقی ہو اس کا نفس مطمئن ہو گوشہ نشین ہو۔

☆ بہترین شخص وہ ہے جو تقویٰ دار ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نیک اور متقیوں کو دوست رکھتا ہے جن کی شان یہ ہے کہ جب غائب ہوں تو کوئی تلاش نہ کرے حاضر ہوں تو کوئی پہچانے نہیں دل ان کے ہدایت کے نور سے منور ہوں اور ہر اندھیرے سے بچ نکلتے ہیں۔

☆ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے متقی کو بزرگ بنایا مگر تم نے تسلیم نہ کیا۔ آج تمہاری نسبت پست کردوں گا اور اپنی نسبت بلند کردوں گا۔ بلاؤ متقی کہاں ہیں۔

تقویٰ اور قرآن مجید

☆ یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر اور اس کے محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ

دے اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ جب عہد کرلیں اور تنگدستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی متقی ہیں۔ (البقرہ۔177)

☆ اور زادراہ اپنے ساتھ لے جاؤ اور بہترین زادراہ تقویٰ ہے اور اے اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو۔ (البقرہ۔197)

☆ ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور اللہ سے ڈرے تو اللہ متقیوں کو دوست رکھتا ہے۔ (عمران۔76)

☆ اور اپنے رب کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (عمران۔133)

☆ بیشک زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور انجام بخیر متقیوں کا ہی ہوتا ہے۔ (اعراف۔128)

☆ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہوگے تو اللہ تمہیں فرقان دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (انفال29)

☆ اے اہل ایمان! اپنے نزدیک کے کافروں سے جنگ کرو اور چاہیئے کہ وہ تم میں سختی معلوم کریں اور جان رکھو! کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (توبہ۔123)

☆ اس جنت کا حال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس کے میوے اور سایہ ہمیشہ رہیں گے یہ متقیوں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے۔ (رعد۔35)

☆ اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ بہترین (کلام) جو لوگ نیکوکار ہیں ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت اچھا ہے اور متقیوں کا گھر بہت خوب ہے۔ (نحل۔30)

☆ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے۔ ہم تجھے روزی دیتے ہیں اور انجام تقویٰ کا اچھا ہے۔ (طٰہٰ۔132)

☆ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور روشنی دینے والی اور متقیوں کو نصیحت کرنے والی کتاب دی ہے جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور قیامت کا خوف بھی رکھنے والے ہیں (انبیاء48-45)

☆ کہہ دو! کیا یہ بہتر ہے یا وہ بہشت جس کا متقیوں کے لئے وعدہ کیا گیا ہے جو ان کا بدلہ اور ٹھکانا ہوگی وہاں انہیں جو چاہیں گے ملے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ وعدے تیرے رب کے ذمہ ہے جو قابل درخواست ہے۔ (فرقان18-15)

☆ یہ نصیحت ہے اور بے شک متقیوں کے لئے اچھا ٹھکانہ ہے۔ (ص۔49)

☆ اور جو سچی بات لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی متقی ہیں۔(زمر۔33)

☆ اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور دار آخرت آپ کے رب کے ہاں متقیوں کے لیے ہے۔ (زخرف۔35)

☆ بے شک متقی ہی امن کی جگہ میں ہونگے باغوں میں اور چشموں میں۔ (دخان۔52-51)

☆ اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ ہی متقیوں کا دوست ہے۔(جاثیہ۔19)

☆ اس جنت کی کیفیت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے(یہ ہے) کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہونگی جو بگڑنے والا نہیں اور کچھ دودھ کی نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور کچھ نہریں ایسے شراب کی جو پینے والوں کے لئے خوش ذائقہ ہونگی اور کچھ نہریں صاف شہد کی اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور اپنے رب کی بخشش۔(محمد۔15)

☆ بے شک متقی باغات اور چشموں میں ہوں گے لے رہے ہونگے جو کچھ انہیں ان کا رب عطا کرے گا۔ بے شک وہ اس سے پہلے نیکو کار تھے۔ (ذاریات16-15)

چونکہ متقی کے لئے عابد اور زاہد ہونا ضروری ہے اس لئے اس حصے میں زہد کی طرف اور عبادت کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔سالک کو چاہیئے کہ پہلے عبادات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے تا کہ اللہ تعالیٰ کے عابدین بندوں میں اس کا شمار ہو اور جیسے جیسے عبادات میں رغبت بڑھے گی دنیا کے ساتھ وابستگی کم ہوتی جائے گی اور لازمی طور پر

زہد کی طرف میلان بڑھتا جائے گا۔ عبادات میں نہ تو لوگوں کے طعنوں کی طرف کچھ توجہ دے اور نہ ہی ان کی تعریفوں سے خوش ہو۔ عبادات خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بجالائے۔ بلند مقامات حاصل کرنے کے لئے مقام تقویٰ میں قدم جمانے ضروری ہے۔ آسانی اور راحتیں، تکلیفوں اور مشقتوں کے بعد ہیں۔

دینوی حیات اور احادیث

ایک متقی پر خاص کر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اپنے تمام کاموں میں مخلوق سے نظر ہٹا کر صرف خالق پر رکھے۔ دنیاوی حیات (اللہ تعالیٰ کی نظر میں) اخروی حیات کے مقابلے میں ایک بے وقعت چیز ہے پس ایک متقی کی تمام دوڑ دھوپ اخروی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہونی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ اس کی دینوی زندگی کا کفیل ہوگا اور حسب وعدہ اس پر طیب زندگی گزار کر ہی رہے گا۔

☆ (حدیث قدسی) اے ابن آدم تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرے سینے کو تفکرات سے خالی کر دوں گا ورنہ تیرے دل کو مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرا فقر بند نہ ہوگا۔

☆ جو شخص دنیا کے پیچھے پڑ جائے اس کا حق تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہیں اور جو کہ مسلمان سے بے فکر ہو جائے اس کو ہم سے کوئی واسطہ نہیں اور جو اپنے آپ کو خوشی سے ذلیل کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔ آنکھوں کا خشک ہونا، دل کا سخت ہونا، آرزوؤں کا لمبا ہونا اور دنیا کی حرص۔

☆ جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت رکھتا ہے وہ دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے۔ جو چیز ہمیشہ رہنے والی ہے اس کو ترجیح دو۔

☆ دنیا اور آخرت دو سوتنیں ہیں ایک کو راضی کرو گے دوسری ضرور خفا ہوگی۔

☆ لا الہٰ الا اللہ کا کلمہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی نارضگی سے بندوں کو محفوظ رکھتا ہے جب تک کہ بندہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دے ورنہ یہ کلمہ اس پر لوٹا دیا جاتا ہے کہ تو جھوٹ بول رہا ہے۔

☆ لا الہٰ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی گواہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا جنت میں داخل ہوتا ہے لیکن دنیا کی محبت اس کے ساتھ نہ ملائے اور دنیا کی محبت ہے۔ مال کا جمع کرنا، دنیا کی چیزوں سے

خوش ہونا، متکبر لوگوں کا سا عمل کرنا، دنیا اس کا گھر ہے۔ جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کا آخرت میں مال نہیں اور دنیا کو وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو بالکل عقل نہیں۔ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔

☆ اے ابن آدم! اگر ساری دنیا تجھ کو مل جائے تب بھی تو اس میں سے اپنی حاجت کے برابر ہی کھائے گا اگر اتنی ہی مقدار میں تجھے دیتا جاؤں اور زائد نہ دوں جس کا تجھے حساب دینا پڑے تو یہ تو میں نے تجھ پر احسان کیا۔

☆ اللہ کے ذکر اور اسکے قریب کرنے والی چیزوں کے اور علم سیکھنے اور سکھلانے والوں کے علاوہ دنیا ملعون ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی ذلیل اور بے وقعت ہے جتنی یہ مردہ بکری اپنے مالک کے نزدیک۔ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی وقعت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس سے گھونٹ پانی کا بھی نہ ملتا۔

☆ دنیا کی محبت ہر خطا کی اساس و بنیاد ہے۔

☆ بہت زیادہ تعجب اس شخص پر ہے جو اس پر ایمان رکھتا ہے کہ آخرت دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہے اس کے بعد بھی وہ اس دھوکہ کے گھر دنیا کے لئے کوششیں کرتا ہے۔

جس کا منتہائے مقصد دنیا ہو جائے اس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہیں اللہ اس کو چار چیزوں میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

۱۔ ایسا غم جو کبھی ختم نہ ہو۔

۲۔ ایسا شغل جس سے کسی وقت فراغت نہ ہو۔

۳۔ ایسا فقر جو کبھی بھی مستغنی نہ کرے۔

۴۔ ایسی لمبی امیدیں جو کبھی پوری نہ ہوں۔

☆ ایک دفعہ بوسیدہ ہڈیوں، پاخانہ اور پرانے پھٹے ہوئے چیتھڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

آؤ دیکھو یہ ہے دنیا اور اس کی زیب و زینت کی انتہا۔

☆ جو شخص دنیا میں جتنی بے رغبتی کرتا ہے اپنی آرزوؤں کو مختصر کرتا ہے اللہ اس کو بغیر سیکھے علم عطا کرتا ہے اور بغیر کسی کے دکھائے راستہ دکھاتا ہے اور جو شخص دنیا میں جتنی رغبت کرتا ہے اور لمبی لمبی آرزوئیں باندھتا ہے اس کے بقدر اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کر دیتا ہے۔

☆ اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرے دل کو غنا سے اور تیرے دونوں ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔

☆ جس نے اپنے پیچھے صرف دین کا غم لگالیا تو اسکی دنیا کا اللہ کفیل ہے اور جس نے دنیا کے تفکرات میں اپنے آپ کو پھنسایا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں خواہ وہ کسی وادی میں مر کر رہ جائے۔

☆ تمہارے فقر و فاقہ سے خائف نہیں ہوں لیکن ڈر ہے کہ دنیا تم پر ٹوٹ پڑے پھر تم اس میں دل لگا بیٹھو جس کی وجہ سے تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ جیسے پہلے والے ہلاک ہو چکے۔

☆ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ اور دنیا تمہارے نزدیک ذلیل بن جاتی اور آخرت کو اس پر ترجیح دیتے۔

☆ ایک صحابی کو چونے کا مکان تعمیر کرتے دیکھا تو فرمایا ''موت اس سے زیادہ قریب ہے۔''

☆ دنیا دار کی مثال پانی پر چلنے والے کی ہے کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے کہ پانی میں چلے اور اس کے پاؤں نہ بھیگیں۔

☆ تمہیں ان کی جہالت کا اندازہ ہو گیا ہوگا جو سمجھتے ہیں کہ ہمارے بدن تو دنیاوی لذتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن ہمارے دل دنیا سے پاک ہیں اور ہمارے قلبی تعلقات دنیا سے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ یہ تخیل شیطان کا مکر ہے بلکہ ان لوگوں سے اگر دنیا چھین لی جائے تو اس کے فراق میں بے چین ہو جائیں۔

☆ ہر امت کا کوئی بچھڑا ہے جس کی وہ بندگی کرتا ہے۔ میری امت کا بچھڑا روپیہ اور اشرفی ہے۔

☆ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہوگی۔

☆ آدمی بوڑھا ہوتا ہے لیکن دو چیزیں اس کی جوان ہوتی رہتی ہیں۔

۱۔ مال کی حرص ۲۔ عمر کی حرص

☆ اللہ جل شانہ نے موسیٰ سے فرمایا کہ جب تم وسعت دنیا کو آتے دیکھو تو سمجھو کہ کسی گناہ کی سزا آ رہی ہے اور جب فقر و فاقہ کو آتا دیکھو تو کہو صالحین کا شعار آ رہا ہے۔

☆ اس امت کی بھلائی کی ابتدا آخرت کے یقین اور دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ ہوئی اور اس کے فساد کی ابتدا مال کے بخل اور امیدوں کی لمبائی سے ہوگی۔

☆ اس امت کے ابتدائی حصہ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یقین اور دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ نجات پائی اور اس کے آخری حصے کی ہلاکت بخل اور امیدوں کی وجہ سے ہوگی۔

☆ تم لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ اتنی مقدار جمع کرتے ہو جتنا کھاتے نہیں۔ اتنے مکانات بناتے ہو جن میں رہتے نہیں۔ ایسی امیدیں باندھے ہو جن کو پوری نہیں کر سکتے۔ کیا ان باتوں سے شرماتے نہیں؟

☆ اللہ سے ایسی شرم کرو جیسا کہ اس کا حق ہے ضروری ہے کہ موت کو یاد رکھو۔ حفاظت کرو پیٹ کی اور جس کو پیٹ نے گھیر رکھا ہے۔ حفاظت کرو سر کی اور جس کو سر نے گھیر رکھا ہے اور ضروری ہے کہ دنیا کی تمنا چھوڑ دو۔

☆ ایک شخص کے پوچھنے پر بتایا کہ زاہد وہ ہے جو موت کو اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے۔ دنیا کی زینت کو چھوڑ دے آخرت کو دنیا پر ترجیح دے آنے والے کل کی اپنی زندگی میں یقینی نہ سمجھے اپنے آپ کو مردوں میں سمجھتا رہے۔

☆ دنیا میں اس طرح زندگی گزارو جیسے کوئی مسافر کوئی راستہ چلنے والا ہو اور ہر وقت اپنے آپ کو قبرستان میں سمجھا کرو۔

☆ قیامت قریب آتی جا رہی ہے اور لوگ دنیا کی حرص میں اللہ سے بعید ہونے میں بڑھتے جا رہے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ بندہ دنیا مانگتا رہتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بیمار کھانا مانگتا ہے مگر تم اس کو نہیں دیتے۔

☆ جو لوگوں کو راضی کرتا ہے اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ بھی ناراض ہو جاتا ہے اور ان لوگوں کو بھی ان سے ناراض کر کے چھوڑتا ہے اور جو اللہ کو راضی کرتا ہے لوگوں کو ناراض کر کے تو اللہ بھی راضی ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر کے چھوڑتا ہے۔

☆ کوئی دنیا کا سپوت ہے اور کوئی آخرت کا تو دنیا کا سپوت نہ ہو۔

☆ آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں کل آخرت کا گھر ہے جس میں عمل نہیں۔

☆ اے عائشہؓ! اگر تو میرے ساتھ ہونا چاہتی ہے تو دنیا میں ایسے گزار کہ جیسا مسافر سواری پر جاتا ہے اور کہیں ذرا ٹھہر جائے۔ مالداروں کے پاس بیٹھنے سے احتراز کر، کپڑے کو اس وقت تک بیکار کر کے نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگ جائیں۔

☆ دنیا سے بے رغبتی کر، اللہ محبت کرنے لگے گا اور لوگوں کے پاس جو ہے اس سے زہد کر وہ بھی تجھ سے محبت کرنے لگیں گے زہد سے دل کو اطمینان اور بدن کو چین حاصل ہوتا ہے۔

☆ حضرت جبرائیلؑ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آدمی کا شرف تہجد کی نماز ہے۔ آدمی کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔

☆ اگر آدمی لے لئے دو جنگل سونے کے ہو جائیں تب بھی وہ تیسرے کی فکر میں لگ جائے گا۔

☆ علم کے حریص اور مال کے حریص کا پیٹ نہیں بھرتا۔

☆ مبارک ہے وہ شخص جس کو اسلام کی دولت سے نوازا گیا اور بقدر ضرورت روزی دی گئی اور وہ اس پر قانع ہو۔

☆ قیامت کے دن غریب امیر سب تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں بقدر ضرورت روزی ملتی۔

☆ اپنے دل کو مکمل طور اس چیز سے مایوس کر لو جو دوسرے کے پاس ہو۔ دوسروں کے پاس کی چیزوں سے مایوس ہو جاؤ کہ یہ فوری فقر ہے۔

☆ میری امت کے بعض لوگ ایسے ہیں اگر تم سے ایک پیسہ مانگیں تو تم ان کو نہ دو لیکن اللہ سے جنت مانگیں تو اللہ ان کو جنت دیدے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے کپڑے میلے کچیلے، پراگندہ بال، فقر کے باعث بالکل

شکستہ لیکن اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کر دے۔

☆ جو اللہ سے تھوڑی روزی پر راضی رہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔

☆ ایک دن کا کھانا موجود ہو تو گویا دنیا ساری کی ساری اس کے پاس موجود ہے۔

☆ اللہ سے حیا یہ ہے کہ پیٹ کو حرام سے بچایا جائے۔ دماغی تخیلات پر پورا پورا قابو رکھا جائے۔ موت کو یاد رکھا جائے۔ قبر میں ہڈیوں کے گل سڑ جانے کا دھیان رہے۔ جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے وہ دنیا کی تمنا کو ترک کر دیتا ہے۔ جس نے یہ کام کئے اس نے اللہ کے حیا کا حق ادا کیا جو اللہ کا ہو جاتا ہے تو خود اللہ بھی ان کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جو گمان میں بھی نہ ہو۔

☆ یا اللہ جو تجھ پر ایمان لایا اور مجھ کو رسول جانتا ہے تو اس کے دل میں اپنے دیدار کی محبت پیدا کر اور اس پر موت کی آسانی کر لیکن دنیا اس کو کم دے اور جو تجھ پر ایمان لایا اور میری رسالت کا اقرار نہ کیا اس کو دنیا بہت دے لیکن اپنے دیدار کی محبت اس سے سلب کرے اور موت اس پر مشکل کر دے۔

☆ جو مسلمان آخرت کو اپنا نصب العین بنا لیتا ہے اللہ جل شانہ اس کے دل کو غنی فرما دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے اور جو شخص دنیا کو اپنی نصب العین قرار دیتا ہے پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں سے جتنا حصہ مقرر ہو چکا ہے اس سے زیادہ ملتا ہی نہیں۔

☆ دو باتیں ایسی ہیں کہ ابن آدم ان کو پسند نہیں کرتا حالانکہ وہ اس کے لئے بہتر ہیں۔ ایک موت سے گھبراتا ہے لیکن یہ نہیں سمجھتا کہ موت فتنوں سے بہتر ہے۔ دوسرے مال کی قلت سے رنجیدہ ہو جاتا ہے حالانکہ قلت مال سے حساب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

☆ جو شخص دنیا کے پیچھے لگ جاتا ہے اسی کے فکر میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے حوالے کر دیتا ہے کہ دنیا سے نپٹ لے۔

☆ جو شخص دنیا کو حق کے ساتھ حاصل کر لیتا ہے اس کو دنیا میں برکت ہوگی اور جو حلال و حرام کی تہمت لئے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے لئے سوائے آگ کچھ نہیں۔

☆ تھوڑی دنیا جو ان کو ضرورت کے لئے کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے کہ انسان بہت سا مال حاصل کرے اور وہ مال انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کرے۔

☆ دنیا کا بندہ، روپے پیسے کا بندہ، لباس کا بندہ، ہلاک ہو سرنگوں ہو اس کے کوئی کانٹا چبھے تو نکالا نہ جائے۔

☆ جس کی تمام پر توجہ دنیا ہی کے لئے حاصل کرنے میں صرف ہوئی اس پر میرا پڑوس حرام ہو گیا۔

☆ میں دنیا داری کو مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں اہل دنیا کو دنیا دار بنانے نہیں آیا ہوں۔

☆ شیطان کہتا ہے دنیا دار مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ تین باتوں میں ایک نہ ایک بات میں ضرور مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۱) مال کو حرام سے حاصل کرتا ہے۔ (۲) بے جا اور غیر حق میں صرف کرتا ہے۔
(۳) صحیح جگہ خرچ کرنے سے بخل کرتا ہے۔

☆ میں نے دوزخ میں دیکھا تو اکثر اہل نار مالداروں اور عورتوں کو پایا۔

☆ جب کسی قوم پر دنیا کی دولت وسیع ہوئی تو اس میں بغض وعداوت کا بیج ڈال دیا گیا۔

☆ مالداروں کے پاس کم جایا کرو ورنہ اللہ کے احسانات کی قدر جاتی رہے گی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرح صدر کی تفسیر یوں بیان فرمائی کہ انسان کے دل میں اللہ ایک نور سا داخل فرما دیتا ہے اور مزید اس نور کی نشانی بتائی کہ دنیا سے بے رغبتی، دین کی جانب توجہ اور موت سے پہلے موت کا انتظار کرنا۔

☆ جس کو اللہ دنیا سے بے رغبت کرتا ہے اس کے قلب میں حکمت القاء فرما دیتا ہے۔ دنیا کی بیماری اور اس کے علاج سے آگاہی بخشتا ہے اور جہان فانی سے بے آلودگی باہر نکال کر دار السلام میں پہنچا دیتا ہے۔

☆ بندہ کا ایمان اس وقت تک کامل ہوتا ہے جبکہ گوشہ گمنامی میں پڑے رہنے کو شہرت سے زیادہ پسند کرے اور دنیا کی قلت کو اکثریت سے زیادہ پسند کرے۔ خوب یاد رکھو! جب انسان دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے تو اللہ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور مخلوق کی نظروں میں بھی محبوب ہو جاتا ہے۔

دنیوی حیات اور قرآن مجید

☆ کافروں کو دنیوی حیات آراستہ و پیراستہ معلوم ہوتی ہے اور مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں اور وہ (مومن) قیامت کے روز کافروں سے اعلیٰ رزجہ میں ہونگے۔ (البقرہ۔212)

☆ اکثر لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت خوشنما معلوم ہوتی ہے جیسے عورتیں ہوئیں، بیٹے ہوئے، سونے اور چاندی کے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے، نشان لگے ہوئے گھوڑے ہوئے، مویشی ہوئے، زراعت ہوئی، یہ سب کچھ تو دنیوی حیات کی استعمال کی اشیاء ہیں انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ (آل عمران۔14)

☆ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تمہیں تمہاری پوری اجرت (مزدوری) قیامت ہی کے روز ملے گی۔ پس جس کو دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہی پورا کامیاب ہوا اور دنیوی زندگی تو ماسوائے دھوکے کے سودے کے اور کچھ بھی نہیں۔ (آل عمران۔185)

☆ تجھ کو ان کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا مغالطہ میں نہ ڈال دے۔ یہ تو چند روزہ بہار ہے۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے لیکن جو اللہ سے ڈریں ان کے لئے جنتیں ہیں۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مہمانی ہوگی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے بدرجہا بہتر ہے (آل عمران 198-196)

☆ اور دنیوی زندگی تو ماسوائے لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں اور آخرت کا گھر متقیوں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ (الانعام۔32)

☆ ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت بھی کرتا رہ تا کہ کوئی شخص اپنی کمائی (یعنی کردار) کے سبب اس طرح نہ پھنس جائے کہ کوئی غیر اللہ نہ اس کا مددگار ہو اور نہ سفارش کرنے والا اور اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جائے۔ یہ ایسے ہیں کہ اپنی ہی کمائی (کردار) کے سبب پھنس گئے ان کے لئے تیز کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی ان کے اپنے کفر کے سبب۔

(الانعام۔70)

☆ اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دیدو جو اللہ نے تم کو رزق دے رکھا ہے۔ جنت والے کہیں گے کہ اللہ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر رکھی ہے جنہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب (کھیل کود) بنا رکھا تھا اور جن کو دینوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ (الاعراف52-51)

☆ میں ایسے لوگوں کو ایسی نشانیوں سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں۔ (الاعراف۔146)

☆ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ان کے جانشین بنے کہ کتاب ورثے میں حاصل کیا (لیکن) اس دنیائے فانی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری ضرور مغفرت ہو جائے گی حالانکہ اگر ان کے پاس پھر ویسے یہ مال و متاع آنے لگے تو لے لیتے ہیں۔ کیا ان سے اس کتاب کا عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ کی طرف بجز حق بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں اور انہوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا اس کو پڑھ بھی لیا اور آخرت والا گھر ان لوگوں کو بہتر ہے جو (ایسے عقائد اور اعمال سے) پرہیز رکھتے ہیں۔ پھر تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔ (الاعراف۔169)

☆ اچھی طرح جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں اور یہ اللہ ہی ہے جس کے ہاں اجر عظیم ہے۔ (الانفال۔68)

☆ اے مومنو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم کو کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکل پڑو تو تم زمین سے لگے جاتے ہو کیا آخرت کے بجائے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے۔ آخرت کے مقابلہ میں یہ دنیاوی زندگی تو بالکل قلیل ہے۔ (توبہ۔38)

☆ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے اور اسی میں جی لگا بیٹھے اور (یہی ہیں) جو ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ان کے اعمال کے باعث آگ ہے۔ (یونس8-7)

☆ اے لوگو! تمہاری سرکشی تمہارے ہی لئے وبال (جان) ہونے والی ہے۔ دینوی زندگی چند روزہ متاع ہے۔ پھر ہمارے پاس تم سب کو آنا ہے پھر ہم سب تمہارا کیا ہوا تم کو جتلا دیں گے۔ دینوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے زمین کی نباتات کو نکالا جس کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب زیبائش ہوگئی اور اس کے رہنے والوں کو گمان ہو گیا کہ وہ اس پر پوری قدرت حاصل کر چکے ہیں تو دن کو یا رات کو ہمارا امر آن پہنچا سو ہم نے ایسا صاف کر دیا جیسے کل وہ موجود ہی نہ تھی۔ ہم آیات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں اور اللہ تم کو سلامتی کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست پر چلا دیتا ہے۔ (یونس 25-23)

☆ اللہ وہ ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے یا زمین میں اس کا ہے اور بڑی خرابی اور سخت عذاب ہے ان کافروں (ناشکروں) کے لئے جو دینوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اس میں کجی کے متلاشی ہیں۔ ایسے لوگ بڑی دور کی گمراہی میں ہیں۔ (ابراہیم 3-2)

☆ .... ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کو عذاب عظیم ہوگا یہ اس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دینوی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں عزیز رکھا اور اللہ تعالیٰ ایسے ناشکروں کو ہدایت نہیں دیتا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔ (نحل 106 - 108)

☆ اور جو لوگ اللہ کی رضا جوئی کی خاطر اس کو صبح و شام پکارتے ہیں تو تو اپنے آپ کو ایسے لوگوں کے ساتھ مقید (یعنی بیٹھنے کا پابند بنا) اور دینوی زندگی کی رونق کی خاطر ان سے آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ (الکھف۔28)

☆ اور آپ ان لوگوں سے دینوی زندگی کی حالت بیان فرمائیے کہ وہ ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے زمین کی نباتات خوب گنجان ہوگئی ہو۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے کہ اس کو ہوا اڑائے پھرتی ہو۔ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال

صالح باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی اور امید کے اعتبار سے بھی ہزار درجے بہتر ہے۔ (الکہف 45-46)

☆ اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو ان کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ محض دنیوی زندگی کی رونق ہے اور تیرے رب کی طرف کا رزق بہتر اور دیرپا ہے۔ اپنے اہل کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس کے پابند رہیں۔ میں آپ سے رزق نہیں چاہتا۔ رزق تو آپ کو ہم دیں گے اور بہتر انجام پرہیزگاری ہی کا ہے۔ (طٰہٰ 131-132)

☆ اور جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دنیوی زندگی کے برتنے کے لئے ہے اور اسکی زینت ہے اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے ایک پسندیدہ وعدہ کر رکھا ہے اور پھر وہ شخص اسکو پانے والا ہے کیا اس شخص جیسے ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی متاع دے رکھی ہے اور پھر وہ قیامت کے روز ان لوگوں میں سے ہو جو گرفتار کر کے لائے جائینگے۔

☆ یہ آخرت کا گھر ہم ان ہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا، عاقبت تو صرف متقیوں کے لئے ہے۔ (القصص 83-61-60)

☆ اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت ہے۔ کاش کہ یہ جانتے۔ (عنکبوت۔ 64)

☆ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس دن نہ کوئی والد اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ کر سکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے والد کی طرف مطالبہ ادا کر سکے گا۔ اللہ کا وعدہ حق ہے پس دنیوی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ وہ دھوکہ باز تم کو اللہ سے دھوکہ میں ڈال دے۔ (لقمان۔ 33)

☆ اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ باز دھوکہ نہ دے۔ (فاطر۔ 5)

☆ سو جو کچھ کہ تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دنیوی زندگی کے برتنے کے لئے ہے اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(الشوریٰ۔36)

☆ دنیوی زندگی تو محض لہو ولعب ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تم کو تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارا مال طلب نہ کرے گا۔ (محمد۔36)

☆ خوب جان لو کہ دینوی زندگی محض لہو ولعب اور زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال و اولاد میں بڑوتری ظاہر کرنا ہے۔ یہ یوں ہے جیسے بارش، کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے سو اس کو تو زرد دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں عذاب شدید بھی ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی بھی اور دینوی زندگی ماسوائے دھوکے کے اسباب کے کچھ بھی نہیں۔ پس اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور ایسی جنت کی طرف، جس کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے۔ (الحدید 21-20)

☆ اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو بھی ایسا کرے گا وہ سب ناکام (نقصان میں) رہنے والے ہیں۔ ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی موت آئے اور پھر وہ کہنے لگے کہ اے رب تو نے مجھے تھوڑی مہلت کیوں نہ دی کہ صدقے دیتا اور صالحین میں شامل ہو جاتا۔ (المنافقون 10-9)

☆ اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں۔ سو تم ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا اور رحیم ہے۔ تمہاری اموال اور اولاد آزمائش کی چیز ہیں اور اللہ کے پاس ہی اجر عظیم ہے (التغابن 15-14)

☆ سو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی سو بے شک اس کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اپنے نفس کو بری خواہش سے روکا۔ سو بے شک اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔ (النزعات 37-14)

☆ وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو (اللہ سے) ڈرتا ہے اور جو شخص بدنصیب ہو وہ (نصیحت) سے گریز کرتا ہے جو بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر اس میں نہ مرے گا اور نہ جیئے گا بامراد ہوا جو پاک ہوگیا اپنے رب کا

نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم دینوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو۔ اگر چہ آخرت بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔ یہی اگلے صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابرہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں (الاعلیٰ 10-19)

رزق اور قرآن

جہاں ہمیں دنیا کے ساتھ تعلقات توڑنے کا خیال آتا ہے وہاں سب سے زیادہ پریشان کن خیالات فقر و فاقہ کے آتے ہیں بھوک اور افلاس فوراً آنکھوں کے سامنے ہو جاتا ہے۔ یہی شیطان کا سب سے بڑا حربہ ہے کہ بہت سے حقیقت جاننے والے بھی اس راہ میں قدم رکھتے وقت گھبراتے ہیں اور اکثر بے ہمتی کی وجہ سے رہ جاتے ہیں۔ چند ایک فرمان الٰہی اور چند ایک فرمودات رسول ﷺ عرض کرتا ہوں۔ اس امید پر کہ اللہ اور رسول پر ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں اور شیطان کے نرغے سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے بچ نکلے۔ اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے کہ

☆ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تم کو بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرنے اور زیادہ دینے کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور خوب جاننے والا ہے۔ (البقرہ۔268)

☆ زمین پر کوئی ایسا جاندار نہیں جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ تمہاری عارضی اور مستقل رہائش گاہیں جانتا ہے۔ (ہود۔6)

☆ اپنے آل و عیال کو صلوٰۃ کا حکم کرو خود اس پر جمے رہو میں تم سے رزق کموانا نہیں چاہتا رزق تمہیں دوں گا۔ (طٰہٰ۔132)

☆ اللہ کے سوا جن کی تم غلامی کرتے ہو وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں رزق اللہ کے ہاں ڈھونڈو اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر یہ ادا کرو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (عنکبوت۔17)

☆ زمین پر بہت سے جاندار اپنی روزیاں اٹھا کر نہیں رکھتے۔ اللہ انہیں بھی رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی وہ سنتا اور جانتا ہے۔ (عنکبوت۔60)

☆ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ رزق میں کشادگی اور تنگی کرتا ہے اس میں یقین والوں کے لئے نشانیاں

ہیں۔ (روم۔37)

☆ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، رزق دیا، مارے گا اور پھر پیدا کرے گا کیا تم جن کو میرے ساتھ شریک کرتے ہو ان میں سے کوئی ایک کام بھی کر سکتا ہے۔ (روم۔40)

☆ یہ اللہ ہی ہے جو رزق میں کشادگی اور تنگی کرتا ہے لیکن اکثریت نہیں جانتے۔(سبا۔36)

☆ کیا ہے کوئی خالق اللہ کے علاوہ جو تمہیں زمین یا آسمان سے رزق پہنچائے اسکے علاوہ کوئی کارساز نہیں۔(فاطر۔3)

☆ میں نے انسان اور جنات کو ماسوائے اپنی بندگی کے اور کسی چیز کے لیئے پیدا نہیں کیا میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں اللہ ہی رزق پہنچانے والا، قوت والا اور مضبوط ذات ہے۔ (ذاریات 58-56)

☆ زمین اور آسمان کے خزانے تو اللہ ہی کے پاس ہیں لیکن یہ منافق نہیں جانتے۔(منافقوں۔۷)

☆ جو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ خود ہی اس کیلئے راہیں نکالے گا اور ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جو ان کے گمان میں بھی نہ ہو۔ (طلاق 3-2)

رزق اور احادیث نبویؐ

☆ حضور فرماتے ہیں کل کے واسطے کوئی چیز نہ رکھو کل کی روزی اللہ خود مرحمت فرمائیں گے۔

☆ اللہ جب عرش پر جلوہ فرما تھے تو بندوں کی طرف نظر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بندو تم میری مخلوق ہو میں تمہارا رب ہوں تمہاری روزیاں میرے قبضے میں ہیں تم اپنے آپ کو ایسی چیز کے اندر مشقت میں نہ ڈالو جس کا ذمہ میں نے لے رکھا ہے اپنی روزیاں مجھ سے مانگو۔

☆ یہ بارہ کلمات توریت، انجیل، زبور اور قرآن سے چنے گئے ہیں جو ایمان دار ایک ورق پر لکھ کر اس کو پڑھے اور عمل کرے اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا۔

ا۔ اے فرزند آدم! روزی کا غم نہ کھا جب تک میرا خزانہ بھرا ہے اور میرا خزانہ کبھی خالی نہ ہوگا۔

۲۔ اے بنی آدم! کسی سے محبت نہ کر اور کسی سے کچھ مت مانگ جب تک مجھ کو پائے اور جب چاہے گا مجھ کو پائے گا۔

۳۔ اے فرزند آدم! جس طرح میں تجھ سے کل کا عمل نہیں چاہتا تو بھی مجھ سے کل کی روزی نہ مانگ۔

۴۔ اے بیٹے آدم کے! میں نے سب چیزیں تیرے لیے بنائی ہیں اور تجھے اپنے لئے، اپنے آپ کو دوسروں کے دروازے پر ذلیل نہ کر۔

۵۔ اے آدم کے بیٹے! جس طرح میں سات آسمانوں، عرش، کرسی اور سات زمین پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوا تیرے پیدا کرنے اور روزی دینے سے نہیں ہوں گا۔ بے شک میں روزی پہنچاؤں گا۔

۶۔ اے بنی آدم! جس طرح میں تیری روزی نہیں کھوتا اس طرح تو میری عبادت نہ چھوڑ اور میرے حکم کے خلاف نہ کر۔

۷۔ اے فرزند آدم! جس قدر میں نے تیری قسمت میں رکھ دیا ہے اسی پر راضی رہ اور نفس و شیطان کی خواہشوں سے دل نہ بہلا۔

۸۔ اے آدم کے بیٹے! بادشاہ، ظالم اور امیر کبیر سے مت ڈر جب میری سلطنت ہے اور میری سلطنت ہمیشہ کو ہے۔

۹۔ اے بیٹے آدم کے! میں تیرا دوست ہوں تو میرا دوست رہ اور میری محبت سے کبھی بھی خالی نہ ہو۔

۱۰۔ اے بنـــــی آدم! تو مجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث تو غصہ کرتا ہے لیکن اپنے نفس پر رضامندی کے لئے غصہ نہیں ہوتا۔

۱۱۔ اے فرزند آدم! اگر تو میری تقدیر پر راضی ہو جائے تو اپنے آپ کو میرے عذاب سے چھڑا لے اور اس پر راضی نہ ہو تو نفس کو تجھ پر مقرر کروں تا کہ جانوروں کی طرح تجھ کو جنگلوں میں دوڑائے پھرائے قسم ہے مجھے اپنی عزت کی کہ تجھے کچھ بھی حاصل نہ ہو مگر اسی قدر جتنا میں نے مقدر کیا ہے۔

۱۲۔ اے آدم کے بیٹے! میرے غصے سے بھی نڈر نہ ہو جب تک پل صراط سے گزر کر بہشت میں داخل نہ ہو۔

☆ اللہ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو زائل کردوں گا ورنہ تجھے مشاغل میں پھانس دوں گا اور تیرا فقر زائل نہیں کروں گا۔

☆ اللہ کا فرمان ہے کہ آدم کے بیٹے اگر ساری دنیا تجھ کو مل جائے تب بھی تو اس میں سے اپنی حاجت کے بقدر ہی کھائے گا اگر اتنی مقدار تجھے دیتا جاؤں اور زائد نہ دوں جس کا حساب دینا پڑے۔ تو میں نے تجھ پر احسان کیا۔

☆ اللہ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم! میری عبادت کیلئے فارغ ہوجا۔ میں تیرے دونوں ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔

☆ رزق آدمی کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح موت آدمی کو تلاش کرتی ہے۔

☆ اگر آدمی روزی سے بھاگنا بھی چاہے تو وہ اس کو پا کر رہے گی جیسا کہ موت لامحالہ پا کر رہے گی۔

☆ روزی آدمی کے لئے متعین ہے کہ ساری دنیا کے انس وجنس مل کر اس سے ہٹانا چاہیں تو نہیں ہٹا سکتے۔

☆ روزی کو دور نہ سمجھو، کوئی آدمی اس وقت تک مر نہیں سکتا جب تک اس کی مقرر کی ہوئی روزی اسکو مل نہ جائے۔

☆ تم اللہ پر ایسا توکل کرو جیسا کہ حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح روزی عطا کرے جس طرح پرندوں کو عطا کرتا ہے۔

☆ دولت مال کے حاصل کرنے میں اچھا طریقہ اختیار کرو کہ آدمی اس وقت تک مر نہیں سکتا جب تک اس کے مقرر کا حصہ مجبور ہو کر اس تک نہ پہنچ جائے۔

☆ جو اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ اس کی ہر مشقت کی کفایت فرماتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جو گمان میں بھی نہ ہو۔

☆ جو اللہ کا ہو رہے کہ دنیا کی کسی چیز کی اس کو فکر نہ ہو۔ آسمان سایہ ہو، زمین بستر، ایسے شخص بغیر کھیتی کیسے روٹی کھائے گا۔ بغیر باغ لگائے پھل کھائے گا، اللہ پر اس کو توکل ہو اور اس کی رضا کی جستجو میں لگا رہتا ہو

۔اللہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اسکی روزی کا ذمہ دار بنا لیتا ہے۔ وہ سب کے سب اس کو روزی پہنچانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اسکو حلال روزی پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرتے اور وہ بغیر حساب کے اپنی روزی پوری کر لیتا ہے۔

☆ حضورؐ نے ایک کھجور اٹھا کر سائل کو دی اور فرمایا اگر تو اس کھجور تک نہ پہنچتا تو یہ کھجور تجھ تک پہنچتی۔

توکل اور قرآن

پس مقام تقویٰ میں قدم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ماسوا سے امیدیں کٹ کر اللہ پر توکل کرنا شرط ہے ورنہ تو تقویٰ کے مقام پر سرفراز نہیں ہو سکے گا۔ مومن پر توتوکل فرض عین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں بار بار اسی کا حکم فرمایا ہے۔

☆ مومنوں کو صرف اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔ (آل عمران۔122)

☆ اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (آل عمران۔159)

☆ اللہ پر توکل کرو کہ وہ مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔ (النساء۔81)

☆ اگر مومن ہو تو اللہ ہی پر توکل کرو۔ (المائدہ۔23)

☆ مومن تو وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کا قلب وجد میں آ جاتا ہے اور جب ان پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (انفال۔2)

☆ جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو بلاشبہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ (انفال۔49)

☆ اللہ پر توکل کرو کہ بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (انفال۔61)

☆ کہہ دو وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی فاعل نہیں اسی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (رعد۔30)

☆ اس زندہ اور نہ مرنے والی ذات پر توکل کرو۔ (الفرقان۔58)

☆ اس زبردست اور رحیم پر توکل کرو۔ (شعراء۔217)

☆ اللہ پر توکل کرو کہ وہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔(احزاب۔48)

☆ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔(زمر۔36)

☆ کہہ دو کہ اللہ کافی ہے اور توکل کرنیوالے اسی پر توکل کرتے ہیں۔(زمر۔38)

☆ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ان ایمانداروں کے لئے جو رب پر توکل کرتے ہیں۔ بہت ہی بہتر اور باقی رہنے والی ہیں۔ (شوریٰ۔36)

☆ جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے بے شک اللہ اپنے کام کو پورا کر کے رہتا ہے اور ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ (طلاق۔3)

☆ کہو وہ رحمان ہے اسی پر میں ایمان لایا، اسی پر توکل کیا اور تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون تھا۔ (ملک۔29)

☆ وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا فاعل نہیں اسی کو کارساز بنا۔(مزمل۔9)

ذکر اور قرآن مجید

☆ تم میرا ذکر کرو (یعنی مجھے یاد کرو) تو میں تمہارا ذکر کرونگا (یعنی تمہیں یاد کرونگا) اور میری شکرگزاری کرو اور میری ناشکری مت کرو۔ (البقرہ۔152)

☆ پھر جب تم (حج) کے مناسک ختم کر چکو تو حق تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباؤاجداد کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ (البقرہ۔200)

☆ (اے ذکریا) اور کثرت سے اپنے رب کو یاد کرو اور صبح وشام تسبیح کیجئے۔(آل عمران۔111)

☆ (اور اللہ تعالیٰ جن محسنین سے محبت کرتا ہے ان کی ایک صفت یہ بھی ہے) کہ جب وہ کوئی فحش کام کر گزرتے ہیں یا اپنے اوپر کوئی اور ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں) پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے بھی کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے کئے

پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں ان لوگوں کی جزا ان کے رب کے ہاں بخشش ہے اور ایسے باغ ہیں کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہونگی یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور کیا ہی بہتر حق خدمت ہے عمل کرنے والوں کا۔ (آل عمران 136-135)

☆ (اہل عقل والے وہ ہیں) جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں کھڑے بھی بیٹھے بھی اور لیٹے بھی اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور کرتے ہیں۔ (آل عمران۔ 191)

☆ پھر جب تم (نماز خوف) کو ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو (اس کی یاد میں لگ جاؤ) کھڑے بھی بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔ (النساء۔ 103)

☆ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے سو اب بھی باز آؤ گے (کہ نہیں)؟ (المائدہ۔ 91)

☆ اور ان لوگوں کو نہ چھوڑیئے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے خواہشمند ہیں نہ تو ان کا حساب آپ پر ہے اور نہ ہی آپ کا حساب ان پر ہے لیکن اگر تو نے ایسا کیا تو تو بھی ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ (الانعام۔ 56)

☆ اور اپنے رب کو پکارتے رہو عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے بھی بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور دنیا میں بعد اس کے کہ اس کی اصلاح کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ کو پکارا کرو خوف اور طمع کے ساتھ! بے شک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔ (الاعراف 55-54)

☆ اور ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں جن کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں۔ جن کی آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور جن کے کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں۔ یہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ۔ یہی غافل لوگ ہیں۔ سب حسین نام اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان (حسین) ناموں سے اللہ کو پکارا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق نہ رکھو جو اسکے ناموں میں کجروی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان کے کیئے کی سزا ضرور ملے گی۔ (الاعراف 180-179)

☆ اور اپنے رب کا ذکر کر (یاد کیا کرو) اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی

آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح وشام اور غافلوں میں سے مت ہونا جو اللہ کے مقرب ہیں وہ اس کی عبادت (بندگی وغلامی) سے تکبر نہیں کرتے اور اس کے پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

(الاعراف 206-205 سجدہ)

☆ ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے قلوب (دل) ڈر جاتے ہین اور جب ان پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوجاتا ہے اور وہ لوگ اللہ پر توکل کرتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ سچے مومن تو صرف یہی ہیں ان کے رب کے ہاں ان کے لئے بڑے درجے ہیں اوران کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے۔(انفال 4-1)

☆ کہہ دیجئے کہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہیں گمراہ کردیتے ہیں اور جو کوئی اس کی طرف راغب ہوتا ہے اس کو اپنی طرف ہدایت کردیتے ہیں۔متوجہ ہونے والے لوگ وہ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔خوب سمجھ لو کی اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(رعد 28-27)

☆ آپ فرمادیجئے کہ خواہ اللہ (اللہ) کرکے پکارو یا رحمٰن (رحمٰن) کرکے۔جس نام سے پکارو گے (وہی بہتر ہے) کیونکہ سب ہی حسین نام اسی کے لئے ہیں۔اپنی صلوٰۃ کو نہ تو بہت اونچا کرکے ادا کیجئے اور نہ ہی بالکل چپکے چپکے بلکہ دونوں کے بیچ کوئی طریقہ اختیار کیجئے اور کہہ دیجئے کہ تمام خوبیاں اسی اللہ کے لئے ہیں۔ جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ سلطنت میں کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کے باعث اس کا کوئی مددگار ہے اور تکبیروں سے اس کی بڑائی کا اظہار کیا کیجئے۔ (بنی اسرائیل 111-110)

☆ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے (یعنی بیٹھنے کا پابند) جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں محض اسکی رضا جوئی کی خاطر اور دنیا کی رونق کی خاطر آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں اور ایسے کا کہنا نہ مانیں جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کررکھا ہے اور وہ اپنی خواہشات کا تابع ہے اور اس کا حال حد سے بڑھ گیا ہے۔ (کہف۔28)

☆ اور ہم دوزخ کو اس روز ان ناشکرے (کافروں) کے سامنے پیش کردیں گے جن کی آنکھوں پر ہماری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور نہ ہی سننے کی اس کی استطاعت رکھتے ہیں۔ (کہف۔101)

☆ (اور یہ انبیاء) نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور ہمیں خوف اور رغبت کے ملے جلے جذبات سے پکارتے تھے اور سب کے سب ہمارے سامنے عاجزی سے جھکے تھے (انبیاء۔90)

☆ پس تمہارا الٰہ صرف ایک ہی الٰہ ہے تم ہمہ تن اسی کے ہو رہو اور ایسے (مخبتین) یعنی عاجزی سے جھکنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جن کے سامنے جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور ان پر پڑنے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔ صلوٰۃ قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ (حج 35-34)

☆ (ایمان والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اللہ کے ذکر سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے اور نہ فروخت۔ (النور۔37)

☆ پس ہماری آیات پر تو صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیات یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اور اپنے رب کو امید اور خوف کے ملے جلے جذبات سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں پس کوئی نہیں جانتا کہ ان کے لئے جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان چھپا کر رکھا گیا ہے یہ ان کو انکے اعمال کا صلہ ملا ہے۔ (سجدہ 18-15)

☆ اور کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ (احزاب۔35)

☆ اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو صبح وشام (یعنی علی الدوام) اس کی تسبیح کرتے رہو۔ (احزاب۔41)

☆ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ (زمر۔22)

☆ اللہ نے بڑا عمدہ کلام نازل کیا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے ان لوگوں کے (جلدیں) بدن کانپ اٹھتے ہیں جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کے بدن (جلدیں) اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے۔ جس کو وہ چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت کرتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کرتا ہے تو اسکا کوئی ہادی نہیں۔ (زمر۔23)

☆ سو تم اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہوئے اسکو پکارو خواہ کافروں کو یہ ناگوار ہی گذرے۔ (مومن۔14)

☆ صبر کریں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ کی معافی مانگئے اور صبح و شام اپنے رب کی تسبیح و حمد کرتے رہ۔ (مومن۔55)

☆ وہی (ایک) زندہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور الٰہ (کام کی استعداد رکھنے والا) نہیں اپنے دین کو اسی کی طرف خاص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ تمام تعریف صرف اسی کے لئے ہے جو تمام عالمین کا رب (منتظم) ہے۔ (مومن۔65)

☆ جو اللہ کے ذکر سے اندھا ہو جائے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ ان کو راہ حق سے روکتے رہتے ہیں اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں (ہدایت پر ہیں)۔ (زخرف 37-36)

☆ کیا ایمان والوں کے لئے (ابھی تک) وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں اور ان کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب ملی ان پر زمانہ دراز گزرا پس ان کے دل سخت ہو گئے۔ (حدید۔16)

☆ ان پر شیطان کا تسلط ہو گیا پس اس نے ان کو ذکر اللہ سے غافل کر دیا یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور یاد رکھو کہ شیطان کا گروہ ہی خسارے والا ہے۔ (مجادلہ۔19)

☆ پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلو پھرو اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (جمعہ۔16)

☆ اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرینگے وہی خسارے والے ہونگے۔ (منافقون۔9)

☆ اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔ (جن۔17)

☆ اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو (اس طرح کہ) سب سے قطع کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہو۔ اپنے کام اس کے سپرد کردو کہ وہی مشرق اور مغرب کا رب ہے۔ (مشرق ومغرب کا انتظام چلا رہا ہے) اس کے سوا کوئی الہ (کام کرنے والا) نہیں اور یہ لوگ (جو دل آزاری کی باتیں کرتے ہیں) ان پر صبر کرو اور جمیل طریقے سے ان سے الگ ہو (مزمل 10-7)

☆ اور اپنے پروردگار کا نام صبح وشام لیا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصے میں بھی اسکو سجدہ کیجئے اور رات کے بڑے حصے میں اسکی تسبیح کیجئے۔ بے شک یہ لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے آنے والے ایک بھاری دن کو چھوڑ چکے ہیں۔ (الدھر 27-25)

☆ بے شک فلاح اس نے پائی جو اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز (صلوٰۃ) پڑھتا رہا بلکہ تم تو دینوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ یہی کچھ پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ ابراہیم کے صحیفوں میں بھی اور موسیٰ کے صحیفوں بھی۔ (الاعلیٰ 19-15)

ذکر الٰہی اور احادیث

☆ اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کرو کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں۔

☆ ایسی ذکر کرو کہ منافق تمہیں ریا کار کہنے لگیں۔

☆ بہترین عمل اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ تیری موت ایسی حالت میں آئے کہ تیرے ہونٹ اللہ کی یاد میں ہل رہے ہوں۔

☆ حضرت جبرائیلؑ مجھے اللہ کے ذکر کی اس قدر تاکید کرتے رہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ بغیر ذکر

کے کوئی چیز نفع نہ دے گی۔

☆ اللہ کا ذکر دلوں کی شفا ہے۔

☆ اللہ کا ذکر کرو کہ وہ تمہاری مطلب برابری میں مددگار ہوگا۔

☆ اللہ سے محبت اس کے ذکر سے محبت اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض ہے۔

☆ اللہ کا ذکر دلوں کی صفائی کرنے والی چیز ہے۔

☆ جو شخص اللہ کا ذکر کثرت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے۔

☆ جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرے تو اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

☆ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

☆ بعض آدمی ذکر کی کنجیاں ہیں کہ جب انکی صورت دیکھی جائے تو اللہ کا ذکر کیا جائے۔

☆ میں تمہیں کثرت سے اللہ کے ذکر کا حکم کرتا ہوں اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے پیچھے کوئی لگ جائے اور وہ کسی قلعے میں محفوظ ہو جائے۔

☆ اللہ کا ذکر بہترین عمل ہے درجات بلند کرنے والی سونے چاندی خرچ کرنے سے بہتر اور قتل وقتال سے بھی بڑھی ہوئی۔

☆ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔

☆ اگر تم ہر وقت ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔

☆ بہت سے لوگ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں جن کی وجہ سے اللہ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔

☆ جو یہ چاہے کہ جنت سے خوب سیراب ہو وہ اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرے۔

☆ اللہ کے ذکر میں مشغول افضل ہے اس شخص سے جو دولت تقسیم کر رہا ہو۔

☆ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں۔

☆ جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ آسمان والوں کے لئے ایسا چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے ستارے۔

☆ جو تم میں سے راتوں کو مشقت سے عاجز ہو بخل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کر سکتا ہو اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ سکتا ہو اس کو چاہیئے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرے۔

☆ اللہ کا ذکر ایمان کی علامت اور نفاق سے برات ہے۔ شیطان سے حفاظت اور جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے۔

☆ شیطان گھٹنے جمائے ہوئے آدمی کے دل پر مسلط رہتا ہے جب آدمی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ عاجز و ذلیل ہو کر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب آدمی غافل ہوتا ہے تو یہ وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔

☆ زمین کے جس حصے پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ حصہ نیچے ساتوں زمین تک دوسرے حصوں پر فخر کرتا ہے۔

☆ اہل جنت کو کسی چیز کا بھی قلق اور افسوس نہ ہوگا بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گئی۔

☆ اللہ کے ذکر اور قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام کرو کہ اس سے آسمانوں میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں نور کا سبب ہوگا۔

☆ اللہ فرماتا ہے ذکر کرنے والے میرے ہیں۔ انکو رحمت سے دور نہیں کرتا اگر گناہوں سے توبہ کرتے ہیں تو انکا حبیب ہوں اگر توبہ نہ کریں تو طبیب ہوں کہ انکو پریشانیوں بمتلا کرتا ہوں تا کہ گناہوں سے پاک کردوں۔

☆ بہترین ذکر ذکر خفی ہے۔

☆ جو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں ہونگے ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور آنسو بہہ جائیں۔

☆ جو شخص تنہائی میں اللہ کا ذکر کرنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسا اکیلا کفار کے مقابلے میں چل دیا ہو۔

☆ وہ خفی ذکر جس کو فرشتے بھی سن سکیں ستر درجہ دوچند ہوتی ہے۔

☆ اللہ کو ذکر خامل سے یاد کرو پوچھنے پر بتلایا کہ ذکر خامل ہے مخفی ذکر۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں تذکرہ کرتا ہوں۔

☆ جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو جب تک اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کرتے رہتے ہیں میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

☆ غافلین کی جماعت میں ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں بھاگنے والوں کی جماعت میں سے کوئی شخص جم کر مقابلہ کرلے۔

☆ غافلین میں اللہ کے ذکر کرنے والے کو اللہ اس کے جنت کا گھر پہلے ہی سے دکھادیں گے۔

☆ اللہ کے ذکر کرنے والوں کی مجلسوں کو مضبوط پکڑو کہ دین کی تقویت کی چیز ہے اور تنہائی میں جتنی بھی قدرت ہو اللہ کا ذکر کرتا رہ۔

☆ جو لوگ اللہ ہی کے واسطے آپس میں ملتے جلتے ہوں اور جو اللہ ہی کے واسطے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اور جو اللہ ہی کے واسطے ایک جگہ اکھٹے ہوں وہ جنت میں یاقوت کے ستونوں پر اور زمرد کے بالا خانوں میں ہونگے اور ان میں چاروں طرف دروازے ہونگے وہ ایسے ہونگے جیسے کہ نہایت روشن ستارہ۔

☆ جو لوگ اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں تو اللہ قیامت کے دن ان کا حشر اس طرح فرمائے گا کہ ان کے چہروں میں نور چمکتا ہوگا وہ موتیوں کے منبروں پر ہونگے لوگ ان پر رشک کرتے ہونگے اگرچہ وہ انبیاء اور شہدا نہ ہونگے۔

☆ جو لوگ اللہ کے ذکر کے لئے محض اللہ کی رضا کے لئے جمع ہوں آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئیں۔

☆ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو اس جماعت کو فرشتے ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت

انکوڈھانپ لیتی ہے سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اللہ اپنی مجلس میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

☆ صحابہؓ کی ایک جماعت جو اللہ کے ذکر میں مشغول تھی انکو حضورؐ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ میرے پاس ابھی آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تم لوگوں کی وجہ سے ملائکہ پر فخر کر رہا ہے۔

☆ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت ذکر الٰہی میں مشغول تھی حضورؐ انکے پاس آئے اور فرمایا کہ رحمت الٰہی تم پر اتر رہی ہے میرا بھی دل چاہ رہا ہے کہ تمہارے ساتھ شرکت کروں۔

☆ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ پر گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کے ذکر کرنے والا ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو آسمان پر جاتے ہیں اللہ باوجود اس کے کہ ہر چیز کو جانتے ہیں پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں کہ تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں تیری تسبیح تکبیر، تحمید اور تعریف کرنے میں مشغول تھے ارشاد ہوتا ہے کہ کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف کرتے اور تسبیح میں منہمک ہوتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے پھر ارشاد ہوتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے جہنم دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگنے اور بچنے کی کوشش کرتے۔ ارشار ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو کہ میں نے اس مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس میں شریک نہیں تھا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ انکے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔

☆ حدیث قدسی ہے تو صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر مجھے یاد کر لیا کر میں درمیانی

حصہ میں تیری کفایت کرونگا۔

☆ میں ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے چار عرب غلام آزاد کروں اسی طرح ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد غروب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے زیادہ پسند ہے کہ چار غلام آزاد کروں۔

☆ جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر آفتاب کے نکلنے تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے اور پھر دو رکعت نفل پڑھے اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسا حج اور عمرہ پر ملتا ہے اور حج اور عمرہ وہ بھی جو کامل ہو۔

☆ میں ایک ایسی جماعت کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک ایک جماعت کے ساتھ ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہے۔

ذکر لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی فاعل نہیں

☆ تمام اذکار میں افضل ذکر لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی ہے۔

جنت کی قیمت لا الہ الا اللہ

☆ لا الہ الا اللہ کی کثرت سے ایمان کو تازہ کیا کرو۔

☆ لا الہ الا اللہ کا اقرار کثرت سے کیا کرو۔ قبل اس کے کہ وہ وقت آئے کہ نہ کہہ سکو۔

☆ قیامت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ایک بھی لا الہ الا اللہ کہنے والا زمین پر موجود ہو۔

☆ جو لا الہ الا اللہ حق سمجھ کر اسکو پڑھے اور اس حال میں مرجائے تو جہنم پر حرام ہو جائے۔

☆ جو اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

☆ میری شفاعت سے سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہی ہے جو دل کے خلوص سے کہے لا الہ الا اللہ

☆ لا الہ الا اللہ کے لئے عرش سے نیچے کوئی منتہا نہیں۔

☆ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں یہاں تک کہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

☆ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لا الٰہ الا اللہ کہے تو اعمالنامہ سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور انکی جگہ نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں۔

☆ عرش کے سامنے ایک نور کا ستون ہے جب کوئی شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ ٹھہر جا۔ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہروں حالانکہ کلمہ طیبہ کہنے والے کی ابھی مغفرت نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا میں نے اس کی مغفرت کردی تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔

☆ لا الٰہ الا اللہ والوں پر نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر کے وقت۔

☆ لا الٰہ الا اللہ والوں پر نہ قبروں میں وحشت ہے نہ میدان حشر میں۔

☆ جو شخص سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرے اسکو حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ان کا چہرہ روشن ہوگا۔

☆ لا الٰہ الا اللہ سے نہ کوئی عمل بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کلمہ کسی گناہ کو چھوڑتا ہے۔

☆ جو شخص تم میں سے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا آئے گا وہ میرے قلعے میں داخل ہوگا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوگا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگا۔

☆ لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ، اللہ اکبر کہنا صدقہ اور الحمد اللہ کہنا صدقہ ہے۔

☆ لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کو کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطاں کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لا الٰہ الا اللہ اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔

☆ ہر عمل کا اللہ کے پاس پہنچنے کے لئے حجاب ہوتا ہے مگر لا الٰہ الا اللہ اور والد کی دعا بیٹے کے لئے کہ ان دونوں کے لئے کوئی حجاب نہیں۔

☆ کوئی شخص قیامت کے دن ایسا نہیں آئیگا کہ لا الٰہ الا اللہ کو اس طرح سے کہتا ہو کہ اللہ کی رضا کے سوا کوئی اور مقصد نہ ہو مگر جہنم اس پر حرام ہوگی۔

☆ لا الہ الا اللہ کا کلمہ پڑھنے والے سے ننانوے قسم کی بلائیں دور کرتا ہے جن میں سب سے کم غم ہے جو ہر وقت آدمی پر سوار ہوتا ہے۔

☆ لا الہ الا اللہ گناہوں کو بالکل ہی منہدم کرنے والا ہے۔

☆ لا الہ الا اللہ کا پڑھنا ساری نیکیوں سے افضل نیکی ہے۔

☆ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھا کرے اللہ قیامت کے دن اسکو ایسا روشن چہرے والا اٹھائے گا جیسے چودہویں رات کا چاند۔

☆ جس دن کوئی تسبیح پڑھے تو اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہے جو انہی تسبیح کو اس سے زیادہ پڑھے۔

☆ جس کا اول کلمہ لا الہ الا اللہ اور آخر کلمہ لا الہ الا اللہ ہو جائے اس سے کسی گناہ کا مطالبہ نہ کیا جائے گا خواہ ہزار برس زندہ ہو۔

☆ جس کو مرتے وقت لا الہ الا اللہ نصیب ہو جائے تو اس سے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے سیلاب کی وجہ سے تعمیر۔

☆ جس کو مرتے وقت یہ کلمہ نصیب ہوتا ہے تو پچھلی ساری خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔

☆ جنازے کے ساتھ کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔

☆ جس کو سوتے جاگتے لا الہ الا اللہ کا اہتمام ہو اسکو دنیا بھی آخرت پر مستعد کرے گی اور مصیبت سے اسکی حفاظت کرے گی۔

☆ ایمان کی ستر شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام دنیا کے سامنے بلائیں گے۔ اور اسکے ننانوے دفتر اعمال کھولیں گے۔ ہر دفتر منتہائے نظر تک پھیلا ہوگا اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا اعمالنامے لکھنے والوں فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے وہ عرض کرے گا کہ نہیں تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے۔ وہ عرض کرے گا کوئی

عذر نہیں۔ پھر فرمائے گا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے پھر ایک پرزہ نکالا جائے گا جس پر اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ کا اقرار ہوگا۔ ارشار ہوگا جا اسکو تلوا لے۔ عرض کرے گا کہ اتنے دفتروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا کام دے گا ارشاد ہوگا کہ آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور دوسری جانب وہ پرزہ ہوگا۔ دفتروں والا پرزہ ہلکا ہو کر اڑنے لگے گا۔ پس بات یہ ہے کہ اللہ کے نام سے وزنی کوئی چیز نہیں۔

☆ اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تمام آسمان وزمین اور جو کچھ کہ ان میں ہے وہ سب اور جو چیزیں ان کے درمیان ہیں وہ سب کچھ اور جو کچھ ان کے نیچے ہے وہ سب کا سب ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الٰہ الا اللہ کا اقرار دوسری جانب ہو تو وہی قول بڑھ جائے گا۔

☆ ایک مرتبہ موسیٰ نے اللہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرمادیجئے جس سے آپکو یاد کر لیا کروں اور آپکو پکارا کروں۔ ارشاد ہوا کہ لا الٰہ الا اللہ کہا کرو عرض کیا کہ اے رب میں تو کوئی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھ ہی کو عطا ہو۔ ارشاد ہوا کو اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لا الٰہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو لا الٰہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔

☆ نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا کرو کہ تمام آسمان ایک حلقہ ہو جائیں تو بھی یہ پاک کلمہ ان کو توڑ کر آسمان پر گئے بغیر نہ رہے اور اگر تمام آسمان وزمین کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور اس کلمے کو دوسرے میں تو اس کلمے والا پلڑا جھک جائے گا۔

سبحان اللہ وبحمدہ

☆ کوئی شخص تم سے ہزار نیکیاں کرنی روزانہ نہ چھوڑے سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑھ لیا کرو ہزار نیکیاں ہو جائے گی۔

☆ جو شخص صبح وشام ایک ایک تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ کی پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

☆ میں تجھے بتادوں کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔

☆ اللہ نے جس کو اپنے فرشتوں کے لئے اختیار کیا وہی افضل ترین ذکر ہے اور وہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ

☆ دو الفاظ ہر مخلوق کی نماز ہے اور انہی کی برکت سے ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے وہ الفاظ ہیں سبحان اللہ و بحمدہ

☆ لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کرنے والے کیلئے جنت واجب ہو جائے اور جو سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔

☆ جو شخص رات کو مشقت جھیلنے سے قاصر ہو راتوں کو جاگنے اور عبادت کرنے سے بھی قاصر ہو بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو اس کو چاہیئے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کے بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

☆ دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر بہت ہلکے مگر ترازو میں بہت وزنی اور اللہ کے نزدیک بہت محبوب ہیں وہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

☆ نوح علیہ السلام نے فرزند کو وصیت کی کہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا کرو یہ کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے اور اسکی برکت سے تمام مخلوق کو روزی دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر

☆ شب معراج میں جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ جنت کی نہایت عمدہ اور پاکیزہ مٹی ہے اور بہترین پانی لیکن بالکل چٹیل میدان ہے اور اسکے پودے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں جتنے کسی کا دل چاہے درخت لگائے۔

☆ بہترین پودے جو لگائے جائیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔ ہر کلمے سے ایک درخت جنت میں لگتا ہے۔

☆ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب کلام سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔ جس کو چاہے

پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد۔

☆ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہٰ الا اللہ واللہ اکبر مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر آفتاب نکلے۔

☆ جہنم کی آگ سے حفاظت کا انتظام کر وہ ہے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہٰ الا اللہ واللہ اکبر کا پڑھنا۔ قیامت کے دن یہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

☆ کیا تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کر لیا کرے۔ عرض کرنے پر کہ ایسا کون ہو سکتا ہے فرمایا سبحان اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ الحمدللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے لا الہٰ الا اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔

☆ واہ واہ پانچ چیزیں اعمال نامے تلنے کے ترازو میں کتنی وزنی ہیں۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہٰ الا اللہ واللہ اکبر اور وہ بچہ جو مر جائے اور والدین صبر کریں۔

☆ سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھنا گویا سو غلام عرب آزاد کئے اور سو دفعہ الحمدللہ گویا سو عرب گھوڑے مع سامان ولگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لئے دے دئے اور سو مرتبہ لا الہٰ الا اللہ گویا تمام زمین و آسمان بھر گئے اور سو مرتبہ اللہ اکبر گویا سو اونٹ قربانی میں ذبح کئے۔ اور وہ قبول ہو گئے۔ اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔

☆ جو لوگ اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور یہ کلمات پڑھتے ہیں تو یہ کلمات یعنی سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہٰ الا اللہ واللہ اکبر عرش کے چاروں طرف گشت لگاتے ہیں کہ انکے لئے ہلکی سی آواز ہوتی ہے اور اپنے پڑھنے الے کا تذکرہ کرتے ہیں کیا تم نہیں چاہتے کہ کوئی تمہارا تذکرہ کرنے والا اللہ کے پاس موجود ہو جو تمہارا ذکر خیر کرتا رہے۔

☆ سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ لا الہٰ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ تبارک اللہ جب کوئی مسلمان پڑھتا ہے تو فرشتے اپنے پروں پر نہایت احتیاط سے ان کلموں کو آسمان پر لئے جاتے ہیں اور جس آسمان سے گزرتے ہیں اس آسمان کے فرشتے اس پڑھنے والے کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

☆ تہلیل تحمید تکبیر اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کرو۔ یہ باقیات، صالحات میں سے ہیں

یہ مقالید السمٰوت والارض ہیں۔ یہ عرش کے خزانہ سے نازل ہوئی ہیں۔

درود شریف

☆ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ اس پر دس دفعہ رحمت فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

☆ قیامت کے دن سب سے نزدیک میرے پاس وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھا ہوگا۔

☆ جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کہ اے محمدؐ! کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ آپکی امت میں سے جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں گا اور جو تم پر ایک بار السلام بھیجے میں اس پر دس بار السلام بھیجوں۔

☆ جنت کے راستے سے بھٹک گیا جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا۔

☆ وہ شخص ذلیل وخوار ہو جائے جس کے سامنے میرا ذکر ہو جائے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ والسلام نہ بھیجے۔

☆ سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔

☆ جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں اور مجھ پر درود پڑھے بغیر وہاں سے چل کھڑے ہوں تو اس مجلس میں برکت نہ ہوگی اور یہ مجلس قیامت کے دن ان پر موجب حسرت ہوگی۔

☆ لوگوں کا کسی مشورے کے لئے کسی جگہ جمع ہونا اور بدوں ذکر الٰہی اور درود شریف کے وہاں سے کھڑے ہو جانا ایسا ہے جیسے لوگ مرے ہوئے گدھے پر جمع ہوئے اور بدبودار چیز پر سے اٹھ کر چلے گئے۔

تلاوت قرآن پاک

☆ اے قرآن والو! قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب وروز ایسی کرو جیسا کہ اسکا حق ہے۔

☆ کلام پاک کی اشاعت کرو اسکو اچھی آواز سے پڑھو اس کے معنی میں تدبر کرو تا کہ فلاح کو پہنچو۔

☆ قرآن شریف کا بدلہ طلب نہ کرو کہ اللہ کے ہاں اس کے لئے بڑا اجر وثواب ہے۔

☆ نماز میں قرآن شریف کی تلاوت بغیر صلوٰۃ کی تلاوت سے افضل ہے اور بغیر صلوۃ کی تلاوت تسبیح وتکبیر سے افضل اور تسبیح صدقہ سے افضل اور صدقہ روزہ سے افضل اور روزہ آگ سے بچاؤ ہے۔

☆ تین آیات جن کو تم سے کوئی نماز میں پڑھ لے وہ تین حاملہ، بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

☆ مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھا دینا دو اونٹنیوں سے، تین کا تین اونٹنیوں سے اور چار کا چار اونٹنیوں سے افضل ہے۔

☆ جو شخص کتاب اللہ کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے اور فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ ''آلم'' ایک حرف ہے بلکہ ''ا'' ایک، ''لام'' ایک اور ''میم'' ایک ہے۔

☆ اللہ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے خود اللہ کو مخلوق پر۔

☆ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

☆ قرآن کو اللہ کے واسطے پڑھنے والے پر قیامت کا خوف دامنگیر نہ ہوگا نہ اسکو حساب کتاب دینا پڑے گا اور جب تک باقی مخلوق حساب کتاب سے فارغ نہ ہو یہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔

☆ جس شخص کو قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر اور دعاؤں سے فرصت نہیں ملتی تو اللہ فرماتا ہے کہ اسکو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔

☆ حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ایک وہ جس کو قرآن کی تلاوت عطا فرمادی اور وہ دن رات اس میں مشغول ہو دوسرے وہ جس کو اللہ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس کو خرچ کرے۔

☆ اللہ اس کتاب کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو پست اور ذلیل کرتا ہے

☆ میری امت کی رونق اور افتخار قرآن شریف ہے۔

☆ تم لوگ اللہ کی طرف رجوع اور اسکے ہاں تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں

کر سکتے جو خود اللہ سے نکلی ہے یعنی قرآن پاک۔

☆ جو قرآن پاک کو آگے رکھتا ہے تو یہ اس کو جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اسکو پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔

☆ بعض لوگ خاص اللہ کے گھر والے ہیں وہ ہیں قرآن شریف پڑھنے والے۔

☆ قرآن شریف والے اللہ کے اہل اور خواص ہیں۔

☆ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ تمہارے گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔

☆ قرآن بندہ کے لئے سفارش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یا اللہ میں نے رات کو اسکو سونے سے روکا میری شفاعت قبول کی جائے۔

☆ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا نہ کوئی نبی، نہ فرشتہ اور نہ کوئی اور۔

☆ جس نے قرآن شریف پڑھا اس نے علم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔

☆ صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا پس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔

☆ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا دلوں کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

☆ تلاوت کلام پاک کا اہتمام کرو کہ دنیا میں نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ۔

☆ جن گھروں میں کلام پاک کی تلاوت کی جاتی ہے وہ مکانات آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتے ہیں جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے۔

☆ کلام پاک کا آواز سے پڑھنے والا علانیہ اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔

☆ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کلام پاک کی تلاوت اور اس کا دور نہیں کرتی مگران پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ انکا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتے ہیں۔

☆ صبح کو ایک آیت کلام اللہ کا سیکھنا سو رکعت نوافل سے بڑھ کر ہے۔

☆ جو قرآن کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دہرا اجر ہے۔

☆ اللہ کا ایک فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ جو شخص کلام پاک پڑھے اور کما حقہ درست نہ پڑھ سکے تو فرشتہ اس کو درست کرنے کے بعد اوپر لے جاتا ہے۔

☆ بہترین اعمال میں ہے کہ صاحب قرآن اول سے چلے اور آخر کے بعد پھر اول پر پہنچے جہاں ٹھہرے پھر آگے چل دے۔

☆ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات کرے وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

☆ جو شخص سو آیات کی تلاوت کسی رات کرے کلام اللہ کے مطالبہ سے بچ جائے گا اور دو سو آیات پڑھے تو اس کے رات بھر کی عبادت کا ثواب ملے گا پانچ سے ایک ہزار تک ایک قطار ہے اور فرمایا ایک قطار ۱۲۰۰۰ (بارہ ہزار) کے برابر ہوتا ہے۔

☆ جس نے چالیس دن میں قرآن ختم کیا اس نے بہت دیر کی (یعنی کم از کم تین پاؤ روزانہ ضرور پڑھا جائے)

☆ اچھی آواز سے قرآن کی مزین کرو اچھی آواز سے کلام اللہ کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

☆ اچھی آواز سے پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تو اسے تلاوت کرتے ہوئے دیکھے تو محسوس کرے کہ اس پر خوف ہے۔

☆ اللہ قاری کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ کان لگاتے ہیں جو اپنے گانے والی باندی کا گانا سن رہا ہو۔

☆ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے بھی ہیں کہ وہ قرآن کو پڑھتے ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے

اور اسکو خبر نہیں ہوتی۔

☆ بندہ ایک سورت کلام پاک کی شروع کرتا ہے تو ملائکہ اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے اور دوسرا شخص ایک سورت شروع کرتا ہے تو ملائکہ اسکے ختم ہونے تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔

☆ اس امت کے بہت سے منافق قاری ہونگے۔

☆ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلا دے اسکے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

☆ جو شخص اپنے بیٹے کو حفظ کرائے اسکو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائیگا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا والد کا ایک درجہ بلند کیا جائیگا حتیٰ کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو۔

☆ جو قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اسکے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

☆ جو شخص قرآن پڑھے اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔

☆ جس نے قرآن پڑھا اس کو حفظ کیا، اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا تو اسکے گھرانے میں دس ایسے آدمیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کیلئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

☆ ماہر قرآن کرام براہ (نیکوکار ملائکہ) کے ساتھ ہیں۔

☆ حفاظ اللہ کے سایہ کے نیچے انبیاء اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہونگے۔

☆ جس شخص کے قلب میں قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہیں وہ بمنزلہ ویران گھر کے ہے۔

☆ جو قرآن یاد کرتا ہے اور اسکی محنت و مشقت کو برداشت کرتا ہوا مر جائے تو حفاظ کی جماعت میں شامل ہوگا۔

☆ حامل قرآن کیلئے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ

جہالت کرے حالانکہ اسکے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے۔

☆ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضورﷺ کو اطلاع دی کہ بہت فتنے ظاہر ہونگے حضورﷺ نے دریافت فرمایا کہ ان سے خلاصی کی صورت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا قرآن شریف۔

☆ قرآن کے سننے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور پڑھنے والے کیلئے قیامت کے دن ایک نور مقرر کیا جائیگا۔

☆ لوگو! قرآن کی خبر رکھو ورنہ سینہ سے نکل جائے گا اللہ کی قسم جس طرح رسی ڈھیلی ہونے کی وجہ سے اونٹ نکل کر بھاگ جاتا ہے اسی طرح تھوڑی سی غفلت کے باعث قرآن سینے سے نکل جاتا ہے۔

☆ صاحب قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے بندھا ہوا اونٹ اگر اس کے خبر رکھی جائے تو بندھا رہتا ہے اور غفلت کی جائے تو بھاگ جاتا ہے۔

☆ میری امت کے گناہ مجھ پر پیش کئے گئے جو سب سے بڑا گناہ میں نے اس میں دیکھا تھا وہ قرآن کو بھلا دینا تھا۔

☆ جس نے پورا یا کچھ حصہ قرآن کو یاد کر کے بھلا دیا تو وہ اللہ سے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر ملاقات کرے گا۔

سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے یہ سب سے افضل سورۃ ہے یہ ام الکتاب ہے سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

☆ جو شخص سوتے وقت سورہ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کردے موت کے سوا ہر بلا سے امن میں ہو جائے گا۔

☆ سورۃ اخلاص ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے۔

☆ جس نے سورہ فاتحہ پڑھا تو اس نے گویا تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھا

☆ مجھ کو عرش کے خاص خزانہ سے چار چیزیں ملی ہیں اور کوئی چیز اس خزانہ سے کسی کو نہیں ملی۔

(1) سورہ فاتحہ (2) آیت الکرسی

(3) سورۃ بقرہ کی آخری آیات (4) سورۃ کوثر

سورۃ بقرہ کی آخری آیات

☆ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرۃ کی آخری آیات (امن الرسول کے بعد) وہ نور ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئے جو کوئی ایک حرف بھی ان دونوں کا پڑھے گا اس کو وہ نور دیا جائے گا۔

☆ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ تین دن رات تک اگر کسی جنگل میں پڑھی جائیں تو پھر وہاں شیطان کا اثر نہیں ہوتا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے یہ دو آیتیں مجھے عرش کے خزانوں میں سے عطا کی گئی ہیں ان آیتوں کو خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ۔ یہ آیتیں قرآن بھی ہیں اور دعا بھی ہیں۔

☆ جس نے سورۃ بقر کی آخری آیتیں رات کو پڑھ لیں وہ رات کی تمام باتوں سے فارغ ہو گیا۔

آیۃ الکرسی

☆ اللہ کی قسم آیۃ الکرسی کی ایک زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں یہ عرش کے پاس اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہے یہ تمام آیتوں کی سردار ہے۔

☆ آیۃ الکرسی جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے۔

سورۃ اخلاص اور معوذتین

☆ ہر روز صبح و شام کے وقت تین تین دفعہ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس پڑھ لیا کرو تم کو یہ تینوں سورتیں ہر چیز کیلئے کفایت کرینگی۔

☆ خود حضور ﷺ جب بستر پر آرام کرتے تو دونوں ہاتھوں پر یہ تینوں سورتیں پڑھ کر دم فرماتے پھر

جہاں تک ہاتھ پہنچتے اپنے جسم مبارک پر پھیرتے۔ پہلے سر، پھر منہ، پھر بدن کا اگلا حصہ پھر باقی حصہ اور اس عمل کو تین دفعہ کرتے۔

سورۃ کہف

☆ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے گا تو اس کے لئے دو جمعوں کے مابین ایک نور چمکتا رہے گا۔

☆ جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنے والے کے قدم سے لیکر آسمان تک نور چمکتا ہوگا اور دونوں جمعوں کے مابین جو گناہ ہونگے بخش دیئے جائیں گے۔

سورۃ الواقعہ

☆ جو شخص ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھے گا اسکو کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔ سورۃ واقعہ سورۃ الغنی ہے۔ اسکو پڑھو اور اولاد کو سکھاؤ۔

☆ حضورؐ عورتوں کو فرماتے ہیں کہ سورۃ واقعہ سے ملول نہ ہوا کرو۔

☆ حضورؐ اپنی لڑکیوں کو ہر رات اس سورت کے پڑھنے کا حکم دے چکے تھے۔

سورہ الرحمٰن

☆ ہر ایک چیز کی ایک زینت ہے قرآن کی زینت سورہ رحمٰن ہے۔

☆ سورہ واقعہ، حدید ورحمٰن جو شخص یہ سورتیں پڑھتا ہے جنت الفردوس کے رہنے والوں میں سے پکارا جاتا ہے۔

سورہ الملک

☆ یہ پڑھنے والے کی شفاعت کرتی ہے یہاں تک کہ اسکی مغفرت کرادے میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورۃ ہر مومن کے دل میں ہو۔

☆ سورۃ تبارک الذی اللہ کے عذاب کو روکنے والی اور نجات دینے والی ہے۔

☆ سورۃ الملک اپنے قاری پر عذاب قبر نہیں ہونے دیتی۔

☆ سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کو اگر مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا جائے گویا اس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا۔

سورہ الفتح

☆ جو شخص سورہ فتح پڑھتا ہے وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے میرے ساتھ صلح حدیبیہ میں کیکر کے درخت کے نیچے بیعت کی۔

☆ مجھ پر آج ایسی سورۃ نازل ہوئی جو تمام دنیا سے مجھ کو محبوب ہے یعنی سورۃ فتح۔

سورۃ المزمل

☆ جو شخص سورۃ المزمل پڑھے گا اسے خواب میں آنخضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی اور جو شخص اسکو مصیبت کی حالت میں پڑھے گا اللہ اس سے مصیبت دور کرے گا (حضرت علیؓ)

سورۃ النبا

☆ جس شخص نے سورۃ نبا پڑھی اللہ قیامت کے دن اسکو شراب طہور پلائے گا اور عصر کے بعد پڑھنے والے کی بینائی زائل نہ ہوگی اور ظہر کے بعد پڑھنے سے آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوگی۔

سورۃ یٰسین

☆ جو اس سورۃ کو شروع دن میں پڑھے اس کی تمام دن کی مرادیں پوری ہو جائیں۔

☆ ہر چیز کے لئے دل ہوتا ہے قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے۔

☆ سورۃ یٰسین پڑھنے والے کے لئے اللہ دس قرآن کا ثواب لکھتا ہے۔

☆ جو سورۃ یٰسین کو صرف اللہ کی رضا کے واسطے پڑھے اسکے پہلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

☆ سورۃ یٰسین کا نام تورات میں مسلمہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیوں پر مشتمل ہے اور اس سے دنیا و آخرت کی مصیبت کو دور کرتی ہے۔

☆ سورۃ کا نام رافعہ اور حافظہ ہے یعنی مومنوں کے رتبے بلند کرنے والی اور کافروں کو پست کرنے والی

میرا دل چاہتا ہے کہ سورۃ یٰسین میرے ہر امتی کے دل میں ہو۔

☆ جس نے سورۃ یٰسین ہر رات پڑھی پھر مر گیا تو شہید مرا۔

☆ جو سورہ یٰسین کو پڑھتا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔

☆ جو ایسے شخص کے پاس سورۃ یٰسین پڑھے جو نزع میں ہو تو اس پر نزع میں آسانی ہوتی ہے۔

☆ جس نے سورۃ یٰسین اور صافات دونوں سورتیں جمعہ کے دن پڑھیں اور پھر اللہ سے دعا کی اسکی دعا پوری ہوتی ہے۔ (قران شریف یوں پڑھا جائے جیسے اللہ خود کلام فرما رہے ہیں)

نوافل کا بیان

ایک متقی مسلمان کے لئے سترہ رکعت فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعت نوافل مؤکدہ (یعنی سنت) تین رکعت وتر، آٹھ رکعت نماز تہجد، چار رکعت نماز اشراق، چار، آٹھ یا بارہ رکعت نماز ضحیٰ، چار رکعت نماز زوال، چھ رکعت صلوٰۃ اوابین، صلوٰۃ تسبیح (ہفتہ، مہینہ یا سال میں ایک دفعہ) کا اہتمام کرنا بہتر ہوگا اس کے علاوہ وہ تحیۃ المسجد، نماز استخارہ، نماز حاجت، سفر سے آنے کے بعد، گھر میں داخل ہونے سے پہلے کسی مسجد میں دو رکعت پڑھنا انشاء اللہ مزید اجر و ثواب کا باعث ہوگا۔ نیز ہر ضرورت کے وقت صلوٰۃ کی طرف متوجہ ہونا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

☆ علاوہ فرض کے جو شخص بارہ رکعت دن رات میں پڑھتا ہے اس کیلئے ایک گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے۔

☆ ظہر کے فرضوں سے پہلے جو شخص چار رکعتیں پڑھا کرتا ہے تو اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جاتی ہیں۔

☆ ظہر کے چار نفل پڑھنے والوں کے منہ کو آگ چھو بھی نہیں سکے گی۔

☆ ظہر کی چار سنتیں پڑھنے والوں کیلئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

☆ حضور ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ وہ وقت ہے جس

میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی عمل صالح اسوقت آسمان پر جائے۔

☆ عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والوں کا گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔

☆ صبح کی دو رکعتیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

☆ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے (اور ایک روایت میں چار رکعت کا ذکر ہے) اور نماز مغرب اور ان رکعتوں کے درمیان دنیا کی کوئی بات نہ کرے اسکی یہ نماز مقام علیین میں پہنچائی جاتی ہے مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کو جلدی پڑھو اس لئے کہ وہ فرض نماز کے ساتھ لے جائی گی۔

☆ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد کلام سے پہلے نماز کی چار رکعتیں پڑھے تو اسکی نماز کو علیین میں اٹھا کر لے جاتے ہیں اور وہ آدمی اس کی مانند ہو جاتا ہے جو مسجد اقصٰی میں شب قدر کو پائے۔

نماز تہجد

☆ جو لوگ رات کی عبادت کے باعث بستروں کو خالی چھوڑ دیتے ہیں وہ بلا حساب جنت میں داخل ہونگے

☆ فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے۔

☆ جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھتا ہے جبکہ اور لوگ رات کو سوتے ہوں تو یہ شخص سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

☆ جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں جن کا ظاہر باطن اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے یہ بالاخانے جن لوگوں کو عطا ہونگے ان میں سے ایک شخص وہ بھی ہے جو راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔

☆ رات کو اٹھنا گذشتہ صارفین کا طریقہ ہے پروردگار سے قریب کرنے والا گذشتہ گناہوں کا کفارہ اور آئندہ کیلئے روک ہے۔

☆ اللہ رات کے آخری حصے میں اپنے بندے کے بہت قریب ہوتا ہے اگر تو اس وقت اپنا نام ذاکرین

کی فہرست میں لکھوا سکتا ہے تو غفلت نہ کر۔

☆ حضرت جبرائیلؑ نے حضورؐ سے فرمایا کہ مومن کا شرف اور اسکی بزرگی قیام لیل میں ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے بے پروا رہنے میں ہے۔

☆ جس نے تہجد کی نماز میں دس آیتیں بھی پڑھ لیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔ جس نے سو آیتیں پڑھ لیں اس کا نام اہل تقویٰ کے دفتر میں لکھا جاتا ہے۔

☆ حضرت داوٗدؑ کی نماز اللہ کو بہت محبوب ہے اور وہ یہ ہے کہ نصف شب کو سوتے تھے ایک تہائی رات جب باقی رہتی تو اٹھ بیٹھتے تھے رات کے چھٹے حصے میں صرف سویا کرتے تھے تہجد کا یہ طریقہ اللہ کو بہت محبوب ہے۔

☆ رات کے آخری حصے میں کچھ صلوٰۃ ضرور پڑھ لیا کرو جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے اتنی ہی دیر کیوں نہ ہو۔

☆ افضل ترین نماز آدھی رات کی ہے مگر اس کے پڑھنے والے بہت ہی کم ہیں۔

☆ آخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں۔ اگر مجھے مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو امت کے لئے ضروری کر دیتا۔

☆ تہجد ضرور پڑھنا کہ یہ صالحین کا طریقہ، اللہ کا قرب کا سبب گناہوں سے روک، خطاؤں کی معافی اور بدن کی تندرستی کا ذریعہ ہے۔

☆ حدیث قدسی ہے کہ میں کسی جگہ عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا ہوں مگر ایسے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اللہ کے واسطے محبت کرتے ہیں اللہ کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں آخر راتوں میں استغفار کرتے ہیں تو عذاب موقوف کر دیتا ہوں۔

☆ قیامت کے دن سارے آدمی ایک جگہ جمع ہونگے اور فرشتہ جو بھی آواز دے گا سب کو سنائی دے گا اس وقت اعلان ہوگا کہاں ہیں وہ لوگ جو راحت اور تکلیف ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے تھے یہ سن کر ایک جماعت اٹھے گی اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوگی اور پھر اعلان ہوگا کہاں ہیں وہ لوگ جو راتوں

کوعبادت میں مشغول رہتے تھے اور انکے پہلو بستر سے دور رہتے تھے پھر ایک جماعت نکلے گی اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوگی پھر اعلان ہوگا کہاں ہیں وہ لوگ جنکو خرید وفروخت اور تجارت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی پھر ایک جماعت اٹھے گی اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوگی۔

☆ اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ایک جماعت کی صف کو، دوسرے اس شخص کو جو آدھی رات کو نماز پڑھ رہا ہو تیسرا اس شخص کو جو کسی لشکر سے لڑ رہا ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں جو سردی میں نرم بستر میں لحاف میں لپٹا ہو اور خوبصورت دل میں جگہ کرنے والی بیوی پاس لیٹی ہو اور پھر تہجد کیلئے اٹھے اور نماز میں مشغول ہو جائے۔ فرشتوں سے فخر کے طور دریافت کرتے ہیں کہ اس بندے کو کس بات نے مجبور کیا کہ اس طرح کھڑا ہو گیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ آپکے لطف وعطا کی امید نے اور آپکے عتاب کے خوف نے۔ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا جس چیز کی اس نے امید رکھی وہ میں نے عطا کی اور جس چیز کا اسکو خوف ہے اس سے امن بخشا۔

☆ کسی بندہ کو دو رکعت نماز کی توفیق اللہ کی طرف سے عطا ہو جائے اس سے بہتر عطا نہیں۔

☆ جس نے اپنی بیوی کو جگا کر شب میں اکھٹے ہو کر علیحدہ علیحدہ نماز ادا کی تو دونوں ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دئے جاتے ہیں۔

☆ جو بندہ رات کو نماز کے لئے نیت کریگا اور رات کو آنکھ نہ کھلے تو بھی نماز کا ثواب لکھا جاتا ہے اور یہ سونا اس بندے پر اللہ کا احسان ہے (جس کو یہ خطرہ ہو کہ پچھلی شب میں آنکھ نہ کھلے تو وہ وتر کی نماز سونے سے پہلے ادا کر لیا کرے ورنہ پچھلی رات میں پڑھا کرے)

نماز چاشت۔نماز ضحیٰ

☆ صبح ہوتے ہی لازم ہوتا ہے تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ سبحان اللہ کہنا صدقہ، الحمد اللہ کہنا صدقہ، اللہ اکبر کہنا صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ لیکن چاشت کی دو رکعتیں ان سب کے لئے کافی ہیں۔

☆ اے ابن آدم! تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لیا کر میں شام تک تیری کفایت کا ذمہ دار

ہونگا۔

☆ دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا جو چار رکعتیں پڑھتا ہے وہ عابدوں میں لکھا جاتا ہے چھ رکعتیں پڑھنے والا دن بھر کے تمام تفکرات سے بے نیاز کر دیا جاتا ہے اور جو آٹھ رکعتیں پڑھتا ہے اس کا نام پرہیز گاروں میں لکھا جاتا ہے اور بارہ رکعت پڑھنے والوں کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے۔

☆ صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے نکلنے تک بیٹھا اللہ کو یاد کرے اور پھر سورج نکل آئے تو اسکی حمد وثنا کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک رکعت کے عوض میں اسکے واسطے بہشت میں ہزار ہزار محل تیار کرے گا اور ہر ایک محل میں ہزار ہزار حور موجود ہونگی اور ہر ایک حور کے ساتھ ہزار ہزار خدمتگا رہونگے اور اللہ کے نزدیک مقربوں میں شمار ہو جاتا ہے۔

☆ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک میرا لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کو یاد کرنا مجھے بہت پیارا ہے اس سے کہ میں دو غلاموں کو آزاد کروں۔

☆ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک جو اللہ کو یاد کرے تو گویا اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

☆ جو آدمی فجر کی نماز پڑھنے کے بعد آفتاب کے نکلنے تک اپنی جگہ بیٹھا اللہ کو یاد کرتا ہے اسکو حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

☆ اگر کوئی آدمی جماعت کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرے پھر آفتاب کے نکلنے تک ایک گوشہ میں بیٹھ جائے اس کے بعد پے در پے چار رکعت نماز ادا کرے کہ پہلی رکعت میں تین دفعہ آیت الکرسی اور سات دفعہ سورۃ اخلاص، دوسری رکعت میں سورۃ الشّمس وضحٰی، تیسری میں والسماء والطارق، چوتھی میں آیۃ الکرسی ایک دفعہ سورۃ اخلاص تین دفعہ پڑھے تو ہر ایک آسمان سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر فرشتے بھیجتا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں بہشت کے طبق اور بہشت کے رومال ہوتے ہیں اور وہ فرشتے اس نماز کو اٹھا لیتے ہیں اور عالم بالا میں لے جاتے ہیں اور جہاں جہاں سے گذرتے ہیں وہاں کے رہنے والے فرشتے نمازیوں کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں اور جب اس نماز کو اللہ جل شانہ کے روبرو رکھ دیتے ہیں تو اللہ فرماتے ہے کہ اے بندے تو نے میرے واسطے نماز پڑھی ہے اور تو نے میری عبادت کی ہے۔ میں نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تو نئے سرے سے

شروع کر۔

☆ بہشت کے دروازوں میں ایک نام ضحیٰ ہے اور قیامت ہوگی تو ایک پکارنے والا اس روز پکار کر یہ کہے گا کہ جولوگ ہمیشہ ضحیٰ کی نماز پڑھا کرتے تھے وہ کون ہیں کہاں ہیں؟ ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے ان کو بہشت میں داخل کردو۔

صلوٰۃ فلاح دارین

دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فرقان کی آخری رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ مومنون کی ابتدائی آیت سے تبارک اللہ احسن الخالقین تک۔ ایسا کرنے والا انسانوں اور جنات کے مکروں سے بچا رہتا ہے۔ اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ (انشاء اللہ) قبر کے عذاب اور نزاع اکبر سے بچا رہے گا (انشاء اللہ) چاہے اسکی خواہش نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن سکھادے گا اور اس کے فقر کو دور کردے گا اور اسکو حکمت کا علم بخشے گا اور قرآن مجید کے معنوں میں اس کو نظر بخشے گا اور اس کے اسرار سے اس کو واقف کرے گا۔ قیامت کی دلیل سے اس کو آگاہی عطا فرمائے گا اس کا دل اللہ نور سے منور اور مامور کردے گا اور جس وقت لوگ غم اور سختی کی بلا میں گرفتار ہونگے تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت سے نگاہ میں رکھے گا اور جب لوگ اندیشہ میں ہوں گے تو اس کو اللہ تعالیٰ بے خوف کر دے گا اس کی آنکھوں میں روشنی عطا کی جائے گی اور دنیا کی محبت سے اس کے دل کو خالی کردے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیقوں میں شمار ہوگا۔

(یہ عاجز گواہی دیتا ہے کہ اس دنیا کے ساتھ جو چیزیں وابستہ تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیں اور کررہا ہے مثلاً قرآن کی بابت جو کچھ لکھا ہے حکمت، نور، قیامت کی دلیل، دنیا کی محبت میں کمی وغیرہ وغیرہ اور انشاء اللہ باقی چیزیں بھی عطا کرے گا مثلاً عذاب قبر اور نزاع اکبر سے امن، سختی کے وقت بے خوفی، صدیقوں کا رتبہ، دائیں ہاتھ کا اعمالنامہ..................(عزیز الرحمن بادشاہ)

نوٹ: روزانہ پڑھنے کی چیز ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ صبح کی سنتیں یا ظہر کی دو رکعتیں سنتیں، صلوٰۃ چاشت یا ضحیٰ کی دو رکعت نوافل میں یا رات کی نماز کے بعد دو رکعتیں اس طریقے سے پڑھی جائیں۔ قرآن

شریف کے متعلقہ حصہ کے معنی بھی سمجھ کر یاد کریں کہ زیادہ فائدہ ہو۔

صلوٰۃ تسبیح

پہلا طریقہ: چار رکعت پڑھے

پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ لینے سے پہلے پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھ لینے کے بعد دس دفعہ، پھر رکوع سے اٹھ کر ربنا لک الحمد کے بعد دس دفعہ پھر سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لینے کے بعد دس دفعہ پھر دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے۔ پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، دوسری تیسری اور چوتھی رکعت میں اسی طرح کرے دوسری رکعت میں جب التحیات کے لئے بیٹھ جائے تو پہلے یہ کلمے پڑھے پھر اس کے بعد التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

دوسرا طریقہ: سبحانک اللھم پڑھ کر اعوذ باللہ شروع کرنے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ لینے کے بعد یعنی رکوع سے پہلے دس مرتبہ پھر رکوع میں دس دفعہ، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس دفعہ پھر سجدہ میں دس دفعہ پھر سجدہ سے بیٹھ کر دس دفعہ پھر دوسرے سجدے میں دس دفعہ اور پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں ایسا ہی کرے۔ دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت پندرہ دفعہ تسبیحات سے شروع کرے۔

صلوٰۃ تسبیح کی بابت حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمام گناہ اگلے پچھلے، پرانے نئے، دانستہ اور غیر دانستہ، چھوٹے بڑے، ظاہر اور چھپے ہوئے، سب معاف ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ روز ادا کرو، اگر طاقت نہ ہو تو پھر ہر جمعہ اگر ہفتہ میں ایک دفعہ کی بھی طاقت نہ ہو تو مہینے میں ایک دفعہ ورنہ سال میں ایک دفعہ ورنہ عمر میں ایک دفعہ۔

چاروں رکعتوں میں جو دل چاہے پڑھا جا سکتا ہے لیکن ایک روات کی رو سے یہ پڑھنا چاہئے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری میں سورۃ زلزال، تیسری میں کافروں اور چوتھی میں سورۃ اخلاص پڑھے۔

نمازاستخارہ

الف۔ جب کسی کام کا ارادہ کرنے لگو تو دو رکعت نماز پڑھ لینے کے بعد دوسرے صفحہ پر درج شدہ دعا خلوص دل سے پڑھ لو (ایک سے زائد دفعہ پڑھنے میں بھی حرج نہیں)۔

ب۔ ظلم، مصیبت، گمراہی سے بچنے کے لئے بھی دو رکعت نماز پڑھ لینے کے بعد یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

ج۔ نماز کفایہ: دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر ایک رکعت میں گیارہ دفعہ سورہ اخلاص اور پچاس دفعہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔ (البقرہ۔۱۳۷) اور اس کے بعد اگلے صفحات پر درج شدہ دعا پڑھے۔

د۔ نماز حاجت: دو رکعت، ایک میں آیۃ الکرسی اور دوسری میں امن الرسول...... القوم الکفرین۔ (البقرہ ۲۸۶۔۲۸۵) پڑھے اور پھر یہ دعا۔

نوٹ: نماز حاجت، نماز کفایہ، نماز استخارہ وغیرہ سب دعاؤں کو یکجا کیا گیا ہے تا کہ زیادہ فائدہ ہو ویسے انسان کے ہاتھ میں عاجزی اور دعا کے بغیر ہے ہی کیا؟ دعا ہی دراصل عبادت کا مغز ہے اور یہی رسول مقبول کا قول ہے اس لئے دعا خوب گڑگڑا کر کرنی چاہیئے اور سوچ سمجھ کر کرنی چاہیئے توجہ صرف اللہ کی طرف ہو ادھر ادھر یا نفس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیئے۔ یوں سمجھو کہ اس رب العالمین کے سامنے ایک سوالی بن کر تو نے خالی ہاتھ بڑھائے ہوئے ہیں۔ اس امید سے کہ وہ عظیم ذات اسکو خالی نہیں لوٹائے گا۔ اے پڑھنے والے! رب العالمین کرے کہ تیرے ساتھ آمین کہنے والوں میں مجھے شمار کیا جائے اور تیرے میرے اور سب مسلمانوں کے حق میں یہ دعا قبول فرمائے۔

دعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کہ تو ہی ساری مخلوق کا تنہا پرورش کرنے والا ان پر رحمتیں نازل کرنے والا انکو نعمتیں دینے والا اور

ان پر احسان کرنے والا ہے۔ زمین اور اس کے مابین ہر زبان تیری ہی پا کی بیان کرتی ہے۔ ہر چیز تیرے ہی سامنے سجدہ ریز ہے اس میں تیرا ہی حکم جاری ہے تیرے ہی تدبر سے کارخانہ قدرت کا تمام کام چل رہا ہے۔ زمین اور آسمان میں تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ہی لئے پا کی ہے اور تیرے ہی لئے بڑائی ثابت ہے۔ تیرے بغیر کائنات کا کوئی دوسرا فاعل نہیں نہ تیری چاہت کے بغیر کوئی چاہت، نہ تیرے ارادے کے بغیر کوئی ارادہ اور نہ تیری سفارش کے بغیر کوئی سفارش سب سر تیرے ہی سامنے جھکے ہوئے ہیں۔ سب ہاتھ تیرے ہی سامنے دراز ہیں سب آوازیں تیرے سامنے پست ہیں تمام دل تیرے خوف سے کانپ رہے ہیں اور سب کے سب تیرے فضل وکرم کے امیدوار ہیں۔

آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کرنے والا تو ہی ہے نوح ؑ کو طوفان سے بچانے والا تو ہی ہے۔ یعقوبؑ کی اشکباری پر تو نے ہی رحم کیا اور تجھ ہی نے ایوبؑ کی تکلیف کو دور کیا۔ تین راتوں کی تاریکی سے یونسؑ کو تجھ ہی نے نجات بخشی اور یونسؑ کو تو نے ہی مچھلی کے پیٹ سے رہائی دی۔ تو نے ہی داؤدؑ کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کیا تجھ ہی نے سلیمانؑ کو ایسا تخت بخشا کہ قیامت تک کے بادشاہ اس سے محروم رہے۔ ذکریاؑ کو بڑھاپے میں اولاد دینے والا تو ہی ہے اور آل لوط کو عذاب سے بچانے والا بھی تو۔ موسیٰ کی لاٹھی کو اژدہا بنانے والا بھی تو ہے اور نیل کو ٹھہرانے والا بھی تو۔ بنی اسرائیل پر کوہ طور کو بلند کرنے والا بھی تو اور شعیبؑ کی قوم کے لئے پہاڑی سے اونٹنی نکالنے والا بھی تو۔ قمر تیرے حکم سے شق ہوا۔ پہاڑ سے تیرے حکم سے چشمے ظاہر ہوئے اور عیسیٰ کے ہاتھ سے مردوں کو زندہ کروایا۔ برص کے بیمار کو درست کرانا۔ مادرزاد اندھوں کو بینا کرنا اور مٹی کے پرندوں کو پرواز کی طاقت دینے والا تو ہی تھا۔ بے شک کہ تو ہر ایک چیز پر قادر ہے میری حاجت بھی میں تیری ہی طرف ہے میری حاجتوں میں بھی کفایت کرنے والا بن جا۔ تو ہی ہے اصحاب کہف، حضرت آسیہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت مریمؑ کے لئے کفایت کرنے والا۔

حضرت نوحؑ کو طوفان سے حضرت ابراہیم کو آگ سے، حضرت موسیٰ کو فرعون سے، حضرت عیسیٰ کو ظالموں سے تو نے ہی بچایا۔ میں بھی تیرے ہی در کا بھکاری ہوں۔ میرے لئے بھی ایسی کفایت فرما کہ مجھے کوئی خوف نہ رہے۔ تو نیک ہے نیکی پیدا کرنے والا ہے۔ نیکی کی طرف ہدایت کرنے والا ہے نیکی کو پسند کرنے والا

اور نیکی کا کرنے والا ہے۔ میری بھی نیکی کی طرف رہنمائی فرما اور اس سے مجھے راضی فرما۔ تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی کو پسند کرنیوالا معافی کی طرف رغبت دلانے والا ہے مجھے بھی معاف فرما تو سلامتی والا، سلامتی کی طرف بلانے والا، سلامتی کی طرف ہدایت کرنے والا ہے تجھ ہی سے سلامتی کی درخواست کرتا ہوں کہ مجھے سلامتی کی راہ چلا کر سلامتی کے مقام پر پہنچا کر سلامتی عطا فرما۔

اے اللہ! تو غالب میں محتاج، تو بڑا میں چھوٹا، تو طاقت ور میں بے طاقت، تو دانا میں بے وقوف، تو خالق میں مخلوق، تو غنی میں فقیر، تو بے نیاز میں محتاج، تو حکیم اور میں بے تدبیر، تو غفار میں گنہگار، تو قہار میں مغلوب، تو وہاب میں سوالی، تو رزاق میں بھوکا، تو فتاح میں اسیر، تو علیم میں نادان، تو عزت والا میں بے عزت، تو دیکھنے والا میں اندھا، تو سننے والا میں بہرا، تو عظمت والا میں ذلیل وخوار، تو سخی میں کنجوس، تو وفادار میں بے وفا، تو زندہ کرنے والا اور میں مردہ، تو حق اور میں دھوکہ، تو قادر میں عاجز، تو قوی میں ضعیف، تو قائم اور میں نیست، تو پاک اور میں گندہ، تو نیک میں برا، تو نور میں اندھیرا، تو رب میں بندہ، تو صابر میں بے صبرہ، تو رہنما میں بھٹکا ہوا، تو باقی میں فانی، مجھ پر رحم کر، مجھے معاف کر، مجھے رزق دے، کپڑا دے، عزت دے، ہدایت دے، نور دے، امن دے، نفع دے، بزرگی دے، خوبصورتی دے، بے نیازی دے، زندگی دے، وسعت دے، سخاوت دے، علم دے، بینائی دے، شنوائی دے، حکمت دے، کتاب کا علم دے، ایمان دے اور مجھے بہت بہت عاجزی کرنے والا، شکر کرنے والا، نیکیاں کرنے والا، صبر کرنیوالا، توبہ کرنے والا، ذکر کرنے والا، محبت کرنے والا بنا۔ آمین!

اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر اتنی رحمتیں اتنی برکتیں نازل فرما کہ جس کا حساب تیرے بغیر کوئی نہ جان سکے اور انہیں اسقدر اپنے قریب کر دے کہ جس سے زیادہ قریب ہونا انسان کے مقدر میں نہیں کیا۔ ان کو مجھ سے راضی رکھ، ان کے آل اور اولاد پر بھی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ انکی امت کے نیکوں کے درجات بلند کر اور انکی امت کے گنہگاروں کے گناہ معاف کر دے انکے نام لیواؤں کو ہدایت دے آمین!

اے اللہ! تو سلامتی بھیج میری طرف سے اپنے تمام نبیوں، رسولوں، برگذیدہ بندوں، صدیقین، شہداء، صالحین اور تمام مسلمان مومن مردوں اور عورتوں پر خواہ وہ گذر گئے موجود ہوں اور کہ آئندہ آنے والے

ہیں۔ میں تجھ سے ان کاموں کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت کے باعث ہیں اور ان خصلتوں کی درخواست کرتا ہوں جو تیری بخشش کا موجب ہیں تجھ سے ہر نیکی کا حاصل اور خلاصہ اور گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں اے رحم کرنے والے مہربان میرا کوئی گناہ بغیر بخشے کوئی رنج وغم ،فکر واندیشہ، بغیر دور کئے اور کوئی پسندیدہ حاجت بغیر پورا کئے نہ چھوڑ اور تو ہمارے دلوں کے راز تک کو جانتا ہے اور ہمارے آگے پیچھے ہر بات کی خبر رکھتا ہے۔

میری پناہ تو ہی ہے اور تیرے بغیر کوئی پناہ دینے والا بھی نہیں تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے جلال کے طفیل تجھ ہی سے امن چاہتا ہوں۔ تیرے پاک نور اور تیری پاک بزرگی اور تیرے جلال کے برکتوں کے ذریعے ہر آفت ورنج ،جنوں اور انسانوں اور تیری مخلوق کے شر سے امن چاہتا ہوں اور امن چاہتا ہوں۔ تیرے سامنے رسوا ہونے سے۔ پردہ دری سے، غفلت سے، ناشکری سے، عذاب قبر سے، کفر سے، شرک سے، بدعت سے، تیری نافرمانی سے، جہنم سے، جہل سے، لوگوں کے مکر وفریب سے، فقر وفاقہ سے ذلیل اور بے حیا ہونے سے اور رات اور دن میں سوتے جاگتے، سفر اور وطن میں زندہ اور مردہ تیری ہی حفاظت اور امن میں رہنے کی التجا کرتا ہوں۔ اے دعاؤں کے سننے والے میری التجا قبول کر۔ تو رحیم، کریم، السلام، مومن، مھیمن ،غفار، غفور، وہاب، رزاق ،لطیف، حلیم، شکور، حفیظ، جلیل، کریم، ودود، ولی، والی، العفو، رشید، اور مجیب ہے.................اس کے بعد اپنی خاص ضرورت کا ذکر کرے۔

نوافل گھر میں

حضور ﷺ کے ارشادات میں سے ہے کہ

☆ مسجد میں نماز پڑھ لینے کے بعد کچھ نماز گھر میں پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے سبب تمہارے گھروں میں خیر عطا فرمائے گا۔

☆ اے لوگو! تم اس نماز کو (نماز تراویح) اور دوسری نفل نمازوں کو اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ نوافل میں سے بہترین نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض نماز کہ اس کو مسجد میں پڑھنا چاہیئے۔ جبکہ تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو چاہیئے کہ نماز میں سے گھر کا حصہ بھی رکھے۔

☆ آدمی کی نماز اپنے گھر میں بہتر ہوتی ہے مسجد کی نماز سے سوائے فرض نماز کے۔

☆ جو نماز گھر میں لوگوں کی نگاہ سے بچا کر پڑھی جائے اسکی فضیلت ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر

☆ گھر میں نماز پڑھ کر گھر والوں کو بھی فضیلت دو۔

نفلی روزے

ایام بیض کے روزے

☆ ہر ماہ کے تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کے روزے ایام بیض کے روزے کہلاتے ہیں۔ان کا ثواب ایسا ہے جیسے کسی نے تمام عمر روزے رکھے۔

☆ اگر تو رکھنا چاہے روزے مہینے میں تین دن تو روزے رکھ تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کو۔

☆ اگر تم ہر مہینے میں تین روزے رکھو تو پہلے روزے کے عوض دس ہزار سال، دوسرے کے عوض تیس ہزار سال اور تیسرے کے عوض ایک لاکھ سال کے روزوں کا ثواب دیا جاتا ہے اور وہ دن ہر ماہ کے تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں ہیں۔

☆ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان کے پورے روزے پورے زمانے کے روزے ہوتے ہیں۔

شعبان

شعبان کے مہینے میں حضور کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے لوگ اس مہینے سے غافل ہیں۔اس مہینے کی پندرہویں شب کو بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔میری تمنا ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میرا شمار روزہ داروں میں کیا جائے۔

پیر اور جمعرات

جب پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ان لوگوں کے نہیں جنہوں نے آپس میں ملاقات ترک کردی ہو۔

رجب

☆ بہشت کے اندر ایک نہر بہتی ہے اور اس کا نام رجب ہے۔ یہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اگر کوئی آدمی ماہ رجب میں ایک بھی روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو اس نہر سے پانی پلاتا ہے۔

☆ بہشت میں ایک ایسا محل ہے کہ اس میں وہی لوگ جاتے ہیں جو رجب کے مہینے میں روزے رکھتے ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوتا۔ رمضان کے بعد دوسرے مہینوں میں ہرگز روزے نہ رکھو مگر رجب اور شعبان کے مہینوں میں۔

☆ جو رجب کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے گویا سارے مہینے کے روزے رکھتا ہے۔

☆ جو ماہ رجب کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساٹھ برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

☆ جو آدمی رجب کی ستائیسویں تاریخ کا روزہ رکھتا ہے اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

صوم داؤدؑ

صوم داؤدؑ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں اور وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

ذی الحجہ کے دس دن

☆ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں ہر ایک نیک عمل اللہ تعالیٰ کو انتہائی محبوب ہے اس دس دن میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے ہر رات کا قیام لیلیۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔

☆ زمانہ رسالتؐ میں عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ اس عشرہ کا ہر دن ہزار دن کے برابر اور عرفہ کا تنہا دن دس ہزار دنوں کے برابر ہے۔ (بیہقی)

☆ کوئی ایسا دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عمل صالح زیادہ محبوب ہوا یہ ایام عشر ہے تم ان

دنوں میں سبحان اللہ الحمد اللہ لا الہٰ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو۔

☆ ذی الحجہ کے دس دن میں نیک اعمال اللہ تعالیٰ کو اتنے پسند ہیں کہ ان دس دنوں کے برابر دوسرے دنوں کا مرتبہ نہیں ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

متقی شخص اس کا خیال رکھے کہ تبلیغ کے فرائض بھی ساتھ ساتھ انجام دیتا جائے کہ حضورؐ کے ارشادات میں سے ہیں کہ

☆ جو شخص تم میں سے کسی ناجائز کام کو دیکھے تو قدرت ہو تو ہاتھ سے روکے ورنہ زبان سے ورنہ دل ہی میں برا جانے لیکن یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔

☆ دریافت کرنے پر کہ کیا ہم ایسی حالت میں بھی تباہ ہو سکتے ہیں جبکہ ہم میں صلحا اور متقی لوگ موجود ہوں فرمایا ہاں! جب خباثت غالب ہو جائے۔

☆ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا تنزل اس طرح شروع ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور کسی ناجائز بات کو کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کو منع تو کر لیتا لیکن باوجود نہ ماننے کے بھی اسکے ساتھ کھاتے پیتے، نشت و برخواست میں پہلے جیسا برتاؤ کرتا۔ جب عام طور سے ایسا ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے بعض قلوب کو بعضوں کے ساتھ غلط ملط کر دیا۔

☆ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچتے رہو ورنہ قسم کھا کر فرمایا تمہارے قلوب بھی اس طرح خلط کر دیئے جائیں گے جس طرح ان لوگوں کے کر دیئے گئے اور اس طرح تم پر لعنت ہو گی جس طرح ان پر لعنت ہوئی۔

☆ جب کوئی گناہ مخفی طور سے کیا جاتا ہے تو اس کا نقصان کرنے والے ہی کو ہوتا ہے لیکن جب کوئی گناہ کھلم کھلا کیا جاتا ہے اور لوگ اسکو روکنے پر قادر ہوں اور پھر بھی نہیں روکتے تو اسکا نقصان بھی عام ہوتا ہے

☆ اگر کسی جماعت میں کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت باوجود قدرت کے اس کو گناہ سے نہیں روکتی ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

☆ لا الہٰ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے والے کو ہمیشہ نفع دیتا ہے اور اس سے عذاب الٰہی کو دفع کرتا ہے جب تک وہ اسکے حقوق سے بے پرواہی نہ کی جائے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانیاں کھلے طور پر کی جائیں اور انکے بند کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

☆ (حدیث قدسی) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو نیکی کا حکم اور برائی سے ممانعت کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور وہ قبول نہ ہو۔ تم سوال کرو اور پورا نہ کیا جائے تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

☆ تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب مسلط کر دیں گے پھر تم دعا بھی مانگو تو قبول نہ ہوگی۔

☆ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اور وقعت ان کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔

☆ کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے۔

☆ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔ حق بات کبھی نہ چھوڑو خواہ کتنی ہی تلخ کیوں نہ ہو۔

☆ کسی مجلس میں شریک جب مجلس والوں کی گناہوں کی باتوں کو دل میں برا جانتا ہو تو گویا وہ اس مجلس میں شریک ہی نہیں ہوا۔

☆ آدمی کی ہر بات اس کیلئے وبال ہے مگر تین باتیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر یا ذکر الٰہی۔

☆ جو شخص چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ جب کسی بستی میں گناہ ہوتا ہے تو وہ شخص وہاں موجود ہو لیکن وہ لوگوں کو اس گناہ سے منع نہ کرے اور نہ اسکو دل سے برا جانے تو وہ گناہگار کے حکم میں ہے لیکن جو شخص اپنی استطاعت کے موافق لوگوں کو روکتا ہے اور گناہ دل سے برا جانتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ ان میں موجود ہی نہیں۔

عالم بے عمل

ایک متقی کیلئے ضروری ہے کہ وہ بقدر ضرورت علم سیکھے اور محض اللہ کی خوشنودی کیلئے سیکھے پھر اس پر عمل کرے اور لوگوں تک بھی وہ علم پہنچائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سب سے پہلے اپنے اہل اور اولاد کو مقدم رکھے۔

علم سیکھنے کے بعد اس پر عمل ضروری ہے کیونکہ ارشادات رسولؐ میں سے ہیں کہ

☆ جو عالم لوگوں کو نصیحت کرتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا اس کے ہونٹ قینچی سے کاٹے جائیں گے۔

☆ شب معراج میں ایک جماعت کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کترے جاتے تھے۔ جبرائیل نے عرض کیا کہ یہ آپ کی امت کے واعظ اور مقرر ہیں کہ دوسروں کو نصیحت کرتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

☆ سخت ترین عذاب عالم بے عمل کو ہوگا۔

☆ اہل جنت کے بعض لوگ اہل جہنم سے پوچھیں گے کہ تم یہاں کیسے پہنچے ہم تو تمہاری بتائی ہوئی بات سے جنت میں پہنچے کہیں گے ہم تم کو بتلاتے تھے مگر خود عمل نہیں کرتے تھے۔

☆ بے عمل عالم اس چراغ کی طرح ہے جو خود جل کر دوسروں کو روشنی پہنچاتا ہے۔

☆ بدکار قرا (علماء) کی طرف عذاب جہنم زیادہ سرعت سے چلے گی وہ تعجب کریں گے کہ بت پرست سے بھی پہلے ان کو عذاب دیا جاتا ہے تو جواب ملے گا کہ جاننے کے باوجود کسی جرم کا کرنا انجان ہوکر کرنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔

☆ قیامت میں آدمی اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتا جب تک چار سوالوں کا جواب نہ دے۔

(۱) عمر کس مشغلہ میں گزاری ؟ (۲) جوانی کس کام میں خرچ کی؟

(۳) مال کس طرح کمایا اور خرچ کیا؟ (۴) اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

☆ بدترین خلائق بدترین علماء ہیں۔

☆ ایک علم وہ ہے جو صرف زبان پر ہو وہ اللہ تعالیٰ کا الزام ہے اور گویا اس عالم پر حجت ہے۔ دوسرا علم وہ ہے جو دل پر اثر کرے وہ علم نافع ہے۔

☆ بدترین مخلوق علماء شر ہیں۔

☆ جس شخص نے علم دین اس لئے حاصل کیا کہ دین سے دنیا کمائے تو اسکو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی۔

☆ جس نے علم اسلئے حاصل کیا کہ علماء سے مناظرہ اور مقابلہ کرے جہلا کو شک میں ڈالے اور اپنی خوش بیانی سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کرے گا۔

☆ جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ اس سے دنیا داروں تک پہنچے اور لوگوں کے قلوب اپنی طرف مائل کرے تا کہ ان سے دنیا حاصل کرے تو قیامت میں ایسے شخص کے نہ فرض قبول ہونگے نہ نفل۔

☆ جس سے علم کی کوئی بات کوئی مسئلہ پوچھا گیا لیکن اس نے دنیاوی مصلحت کی بناء پر اس کو چھپایا تو یہ عالم قیامت میں ایسی حالت کے ساتھ آئے گا کہ اس کے منہ میں آگ کی لگام پڑی ہوئی ہوگی۔

☆ عالم بے عمل جب جہنم میں داخل ہوگا تو اس سے اس قدر بدبو آئے گی کہ اہل دوزخ کا بھی دماغ چکرا جائے گا۔ وہ دریافت کریں گے کہ تو کون ہے؟ یہ نہایت حسرت سے کہے گا کہ میں ایسا عالم ہوں جس نے اپنے علم سے کوئی نفع حاصل نہیں کیا۔

☆ قیامت میں ایک شخص دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کا پیٹ پھٹ کر انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی وہ ان آنتوں کے چاروں طرف اس طرح گھومے گا جس طرح چکی کا گدھا۔ اہل دوزخ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور تعجب سے دریافت کریں گے کہ یہ کیا بات ہے؟ تو تو دنیا میں بڑا عالم تھا ہم کو نصیحت کرتا تھا، وعظ سنایا کرتا تھا، وہ کہے گا میں تم کو نصیحت کیا کرتا تھا لیکن خود عمل نہ کرتا تھا۔

☆ دین کے بارے میں بے فائدہ جھگڑنا، قرآن میں اور اس کے احکام میں جھگڑا کرنا انسان کے کفر کو قریب کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ جھگڑالو انسان کو دشمن رکھتا ہے جو قوم ہدایت کے بعد گمراہ ہوئی پھر اس نے اسلام میں جھگڑا کیا تو یہ جھگڑا اس کے لئے موجب نار ہے۔

☆ جولوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بہت بڑے عالم ہیں یا ہم جیسا کوئی فقیہہ یا قاری نہیں تو یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہونگے ان کے لئے یہ دعویٰ دوزخ میں پہنچانے کا باعث ہوگا۔

☆ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عالم ہوں وہ عالم نہیں بلکہ جاہل ہے۔

وصول علم

ایک متقی کیلئے ضروری ہے کہ وہ علم میں اضافہ کرتا رہے اور اہل علم اور اہل ذکر کے حلقوں میں آنے جانے کے علاوہ عام میل جول سے پرہیز کرے۔

☆ تین اشخاص بڑے ذی مرتبہ ہیں۔ان کی بے عزتی ماسوائے منافق کے اور کوئی نہیں کرتا

(۱) بوڑھا مسلمان (۲) عالم (۳) عادل بادشاہ

☆ جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

☆ جو شخص علم کی بات تلاش کرنے کیلئے کسی راستہ پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کردیگا۔

☆ طالب علم کیلئے فرشتے اپنا پر بچھا دیتے ہین آسمان وزمین کی تمام مخلوق عالم کیلئے دعا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں اور چیونٹیاں سوراخوں میں اہل علم کے بقاء کیلئے دعا کیا کرتی ہیں۔

☆ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی تاروں پر۔

☆ انبیاء علیہم السلام میراث میں روپے پیسے نہیں چھوڑتے بلکہ علم چھوڑتے ہیں۔

☆ جس نے علم حاصل کرلیا وہ انبیاء کرامؑ کے میراث کے بڑے حصے کا مالک ہوگیا۔

☆ طالب علم کو مبارک ہو، طالب علم کو فرشتے گھیر لیتے ہیں۔ایک طالب علم کی زیارت کے لئے اتنے فرشتے آتے ہیں کہ وہ اوپر تلے جمع ہوتے ہوتے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔

☆ طالب علم اگر سعی میں کامیاب ہوتا ہے تو دہرا اجر ورنہ ایک تو کہیں نہیں گیا۔

☆ صبح کے وقت ایک آیت کا سیکھنا سو رکعتوں سے بہتر ہے۔

☆ علم کا ایک باب سیکھنا ایک ہزار رکعتوں سے بہتر ہے۔

☆ ایک عالم اور فقیہہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

☆ جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھا کر پھیلایا تو اس کا اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

☆ جب کبھی جنت کے باغوں کے پاس سے گزرا کرو تو ان میں سے کچھ کھالو۔ کسی نے پوچھا کہ بہشت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا علم اور اہل علم کی مجالس۔

☆ ایک عالم قرآن اور حامل قرآن کی تعظیم ایسی ہے جیسے اللہ کی تعظیم۔ بشرطیکہ عالم ایسا نہ ہو کہ معنی غلط بیان کرتا ہو اس پر عمل نہ کرتا ہو اور غلط اور ملحدانہ تاویل نہ کرتا ہو۔

☆ جس نے قرآن شریف سیکھا اس نے نبوت کے علم کو اپنی پسلیوں میں لیا۔

خاموشی

نہی عن المنکر ، امر بالمعروف اور ذکر الٰہی کے بغیر نجات خاموشی میں ہے اور اصولاً یاد رکھا جائے کہ عابدین ، زاہدین ، صدیقین اور صلحاء غرض تمام اہل اللہ کی سنت میں یہ چار باتیں ضرور دیکھی گئی ہیں۔ کم بولنا، کم سونا، کم ہنسنا اور کم کھانا۔ نیز خوش خلقی اور سخاوت اور اخلاص بھی ان کے امتیازی نشانات رہے ہیں۔

☆ خاموشی کی بابت حضورؐ فرماتے ہیں کہ بہت باتیں کرنا دل کو سخت کرتا ہے اور اللہ سے بہت دور وہی دل ہے جو سخت ہو۔

☆ اللہ نے ناپسند کیا ہے زیادہ بات چیت اور سوالوں کی کثرت کو۔

☆ آدمی کا رتبہ اللہ کے نزدیک صرف خاموشی کی وجہ سے سات سال کی عبادت سے افضل ہے۔

☆ جو شخص ذمہ لے اپنی زبان کا اور اپنی شرمگاہ کا میں اس کیلئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔

☆ آدمی کی بیبا کانہ باتیں ہی اسے ناک یا منہ کے بل دوزخ میں ڈلوائیں گی۔

☆ زیادہ خاموش رہنے کی عادت اختیار کرو۔ یہ عادت شیطان کو دفع کرنے والی اور دین کے معاملہ میں تم کو مدد دینے والی ہے۔

☆ خیال رہے کہ ایسی بات منہ سے نہ نکلے کہ جس کے جواب دہی کسی کے سامنے اس دنیا میں یا قیامت کے دن اللہ کے سامنے کرنی پڑے۔

☆ دو خصلتیں ہیں جن کا بوجھ پیٹھ پر بہت ہلکا اور نامہ اعمال کے ترازو میں بھاری، ایک خاموشی ،دوسری خوش خلقی۔

☆ آدمی کیلیئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا پھرے۔

☆ جو لوگوں کے ہنسانے کیلیئے اپنے بیان میں جھوٹ بولے اس پر افسوس، اس پر افسوس، اس پر افسوس۔

☆ کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکلتا اور محض اتنی غرض ہوتی ہے کہ لوگ ذرا ہنس پڑیں، تفریح ہوگی لیکن اس کے وبال سے جہنم میں اتنی دور پھینک دیا جاتا ہے جتنا آسمان زمین سے دور ہے۔

☆ بدزبانی نفاق ہے۔

☆ بدزبانی جفا ہے اور جفا جہنم میں ہے۔

☆ جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ہم تیرے ساتھ ہیں، تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے، تو ٹیڑھی رہی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

☆ جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

☆ اسلام کی خوبی یہ ہے کہ فضول باتوں کو ترک کیا جائے۔

☆ کوئی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جسکو وہ کہنے والا سرسری سمجھتا ہے لیکن اس کلمہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک راضی ہو جاتا ہے اور اس طرح کوئی کلمہ نکلتا ہے جس کو کچھ نہیں سمجھتا لیکن اس کے وبال سے جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے۔

☆ آدمی کی خطاؤں کا اکثر حصہ اس کی زبان میں ہوتا ہے۔

☆ جو شخص زبان کو روکے اللہ اس کی عیب پوشی کرتا ہے، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، اچھی باتوں کا حکم کرو، بری باتوں سے روکو کہ یہ جنت میں لے جانے والے اعمال ہیں۔

☆ سب گناہوں سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ زبان کو روک دے۔

☆ آدمی کا ہر کلام اس پر وبال ہے، بجز بھلائی کے حکم، برائی سے روک اور ذکر الٰہی کے۔

☆ جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور آخرت پر اس کو چاہیئے کہ زبان کو ماسوائے بھلائی کی بات کے روک دے۔

☆ اچھی باتیں بتانا خاموش رہنے سے بہتر اور فضول باتیں کرنے سے چپ رہنا ہی بہتر۔

☆ اچھی اور میٹھی بات بھی ایک صدقہ ہے۔

☆ ہمیشہ حق اور سچی بات کہو اگرچہ ناخوشگوار اور کڑوی ہو۔

☆ نجات کی صورت دریافت کرنے پر فرمایا اپنی زبان کو روک، گھر میں رہ، خطاؤں پر رو۔

☆ جہنم میں پھینکنے والی اہم چیزوں کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا منہ اور شرمگاہ۔

☆ پوچھا گیا امت پر زیادہ ڈر کس چیز کا رکھتے ہیں فرمایا (زبان کو پکڑتے ہوئے) اس کا۔

☆ پوچھنے پر کہ کس چیز سے بچوں، فرمایا زبان سے۔

☆ ایک صحابی کا انتقال ہوا لوگوں نے ظاہری حالت کے اعتبار سے کہا کہ جنتی ہے۔ فرمایا کیا خبر ہے ممکن ہے کبھی بیکار بات منہ سے نکالی ہو یا ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس سے نقصان نہ پہنچتا تھا۔

☆ بدن کے تمام اعضاء زبان کی تیزی اور اس کے بے موقع چلنے کی شکایت کرتے ہیں۔

☆ پاکیزہ کلام کرنا صدقہ ہے۔

☆ کسی مسلمان سے مسکرا کر بات کرنا صدقہ ہے۔

☆ مسلمان ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں۔

☆ جس کو زبان اور شرمگاہ سے محفوظ کیا گیا جنت میں جائے گا۔

گوشہ نشینی

آج کل فتنوں کا ہی دور ہے ایسے ہی وقت کیلئے حضور ﷺ کے فرمان ہیں کہ

☆ اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو متقی ہو اس کا نفس مطمئن ہو اور گوشہ نشین ہو۔ (مسلم)

☆ افضل اور بہترین شخص کی بابت دریافت فرمایا گیا تو فرمایا کہ جو شخص اپنی جان، مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ عرض کیا گیا پھر فرمایا جو فتنوں سے بچ کر گوشہ نشین بن جائے اور کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ (مسلم)

☆ بہترین شخص وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔
(بخاری و مسلم)

☆ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک مسلمان کی بہترین مال چند بکریاں ہونگی جن کو وہ جنگل میں لے کر کسی پانی کی جگہ چراتا ہوگا اور فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کیلئے بھاگتا پھرتا ہوگا۔ (بخاری)

☆ ایک انسان کیلئے بہترین معاش یہ ہے کہ وہ چند بکریاں لے کر کسی پہاڑی کے دامن یا کسی وادی میں قیام کرے۔ نماز پڑھتا رہے۔ زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگا رہے اور لوگوں کے ساتھ سوائے بھلائی کے اور کوئی برتاؤ نہ کرے۔ (مسلم)

☆ جو شخص فتنوں سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور لوگوں کی غیبت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکا ضامن ہے۔

☆ جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ گیا لوگ اس سے سلامت رہیں تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے۔
(طبرانی)

☆ دریافت کرنے پر کہ نجات کس میں ہے فرمایا زبان کو بند کر، خطاؤں پر روؤ اور گھر میں بیٹھ رہ۔ (ترمذی)

☆ لوگو! تمہیں ایسے ہولناک فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو رات کے اندھیرے سے بھی زیادہ تاریک ہونگے۔ انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر۔ بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پوچھنے پر کہ ایسے موقعہ پر ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا گھر کا ٹاٹ بن جا۔ (ابوداؤد)

☆ تین دفعہ فرمایا سعید وہ شخص ہے جو فتنوں سے بچا۔ جب لوگوں میں وعدے کا وزن گھٹ جائے گا امانت میں کوئی وقعت باقی نہ رہے۔

☆ جب فتنے اس طرح گھٹ جائیں (انگلیوں میں انگلیاں ڈالتے ہوئے) فرمایا تو اپنے گھر میں بیٹھ جا، اپنی جان پر رویا کر، نیکی اختیار کر، بدی چھوڑ دے، اپنی جان کو دوزخ سے بچا اور عوامی زندگی سے علیحدہ ہو جا۔ (ابوداؤد)

☆ ایک صحابی نے آیت علیکم انفسکم کے معنی دریافت فرمائے۔ تو فرمایا کہ نیکی کرو، بدی سے بچو، جب دیکھو بخل حکومت پر مسلط ہوگئی، نفسانی خواہشات کی اتباع کی جارہی ہے لوگوں نے دنیا کو اختیار کرلیا ہے، ہر شخص اپنی رائے کو اچھا سمجھتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے تو ایسے موقعہ پر عوام سے الگ ہوکر اپنی جان کو بچانا۔ فتنوں کا دور آرہا ہے۔ اس وقت صبر کرنے کی ضرورت ہے اگر چہ اس وقت صبر کرنا ایسا مشکل ہوگا جیسے ہاتھ میں آگ کا انگارہ رکھنا۔ جو کوئی ان دنوں میں صبر کرے اسکو پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب ہوگا۔ (ترمذی)

☆ فتنوں پر صبر کرنے والوں کیلئے میرے پچاس صحابہ کے ثواب کی مانند ثواب ہوگا۔ (ترمذی)

☆ جس نے فتنے اور فساد کے وقت میری سنت پر مضبوطی سے عمل کیا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔

☆ جماعت کی نماز کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر ہے لیکن جنگل میں لوگوں سے علیحدہ ہوکر نماز ادا کرنے اور رکوع سجدہ کی پوری رعایت کرنے کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہے۔ (ابوداؤد)

اللہ کیلئے محبت، میل جول اور دشمنی

حضور ﷺ کے فرمودات میں سے ہیں کہ

☆ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو صرف میرے لئے لوگوں سے محبت کیا کرتے تھے۔ آج ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔

☆ جو شخص ایمان کی حقیقی لذت سے آشنا ہونا چاہتا ہے تو اسکو چاہیئے کہ وہ کسی کو دوست نہ رکھے مگر اللہ

کیلئے۔

☆ قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں سات قسم کے آدمی ہونگے۔ ایک ان میں وہ لوگ ہیں جو آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھتے تھے۔

☆ ایمان کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی علامت ہے کہ کسی سے محبت نہ کرے مگر اللہ کے لئے۔

☆ جن دو شخصوں میں باہمی محبت ہو ان دونوں میں سے جو محبت میں بڑھا ہوا ہو وہ اللہ کے نزدیک بھی زیادہ محبوب ہے۔

☆ اللہ کیلئے محبت کرنے والے اس دن عرش کے سایہ میں ہونگے جس دن سوائے عرش الٰہی کہیں سایہ نہ ہوگا ان لوگوں پر نبی اور شہید رشک کر رہے ہونگے۔

☆ قیامت کے دن کچھ لوگ اپنی قبروں سے آئیں گے اور ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے۔ وہ موتیوں کے منبر پر بٹھائے جائیں گے۔ لوگ ان پر رشک کریں گے۔ یہ لوگ نہ انبیاء ہونگے نہ شہید۔ ایک اعرابی کے دریافت کرنے پر کہ یہ کون لوگ ہونگے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو آپس میں اللہ کیلئے محبت کرتے ہیں۔

☆ اللہ کے بندوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں کہ نہ پیغمبر ہیں، نہ شہید لیکن پھر بھی لوگ ان کے مرتبے کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم کو بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں ان کی محبت نہ تو رشتہ داروں پر مبنی ہے اور نہ مال پر، اللہ کی قسم ان کے منہ پر نور چمکتا ہوگا۔ جس دن لوگ خوف وہراس سے پریشان ہونگے تو ان کو کسی قسم کا خوف وحزن نہ ہوگا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون (یونس-٦٢)

☆ جس نے کسی کو دوست رکھا اللہ کے لئے۔ دشمن رکھا اللہ کے لئے۔ دیا تو اللہ کے لئے۔ نہ دیا تو اللہ کے لئے۔ اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔

☆ اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنی بہترین اعمال ہیں۔

☆ تم قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم کو محبت ہو۔

☆ ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ایک شخص کسی نیک آدمی سے اس کے نیک اعمال کے باعث محبت کرتا ہے مگر خود اس جیسے نیک اعمال نہیں کر پاتا۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ آدمی قیامت میں اسی کے ساتھ ہے جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

☆ پاس نہ بیٹھ مگر مومن کے، تیرا کھانا کوئی نہ کھائے مگر متقی۔

☆ اچھے اور برے دوست کی مثال ایسی ہے جیسے مشک والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا، مشک والے کے پاس خوشبو ملتی ہے اور بھٹی والے کے پاس کپڑے جلتے ہیں ورنہ دھواں تو یقینی ہے۔

☆ (حدیث قدسی) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے میرے ولی اور دوست سے دشمنی کی اس نے مجھے اعلان جنگ دیدیا۔

☆ (حدیث قدسی) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے میرے دوست کی توہین کی تو وہ میرے مقابلے کیلئے تیار ہوگیا۔

☆ کسی منافق کو اگر سید یا سردار کہا تو اس کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔

☆ جب کسی فاسد کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آجاتا ہے اور اسکا عرش ہل جاتا ہے۔

☆ اگر تم نے کسی منافق کو تعظیم کے لفظ سے یاد کیا تو اپنے رب کو خفا کیا۔

☆ دین صرف محبت اور عداوت پر موقوف ہے یعنی اچھوں سے محبت کرنا اور فاسقوں اور منافقوں سے نفرت کرنا۔

☆ جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو دوست بنایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے وہ اس طرح ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔

☆ جس نے اللہ کی نافرمانی کر کے لوگوں سے تعریف اور مدح حاصل کی تو ایک دن یہی تعریف والے اس کی مذمت کریں گے۔

☆ جس نے کسی ایسے کام سے بادشاہ کو راضی کیا جو اللہ کے غصہ کا موجب تھا تو یہ شخص دین سے باہر ہوگیا

بلا و مصیبت پر صبر

☆ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ بھلائی حاصل کرنے کیلئے مصیبت زدہ ہوجاتا ہے۔

☆ مسلمان کو کوئی رنج، دکھ، غم اور کوئی ایذا نہیں پہنچتا۔ یہاں تک کہ کوئی کانٹا نہیں چبھتا مگر اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دور کرتا ہے۔

☆ جب کسی مسلمان کو کوئی مرض یا کوئی تکلیف پہنچے اور کوئی اذیت تو اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے درخت اپنے خشک پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

☆ بخار کو برا مت کہو اس لئے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔

☆ بڑی جزا بڑی بلا کے ساتھ ہے۔

☆ جب کسی قوم کو اللہ تعالیٰ محبوب قرار دیتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو اس پر خوش رہا اس کے لئے اللہ کی خوشنودی ہے اور جو ناراض ہوا اس کیلئے ناراضگی ہے۔

☆ مسلمان مرد اور عورت کو ہمیشہ اس کے نفس، مال اور اولاد میں مصیبت پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے گناہوں سے پاک ملاقات کرتا ہے۔

☆ اللہ کہتا ہے کہ بخار میری آگ ہے جس کو میں اپنے بندے پر اس لئے مسلط کرتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن دوزخ کا بدل ہو۔

☆ جب بندہ گناہ زیادہ کرتا ہے اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم و مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے

☆ جب اللہ کسی بندے کیلئے کوئی ایسا رتبہ مقرر کرتا ہے کہ وہ اپنے اعمال صالحہ سے اس کو حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ اس کو جسم، مال، اور اولاد کی بلا و مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس پر اللہ اس کو صبر عطا فرماتا ہے

یہاں تک کہ وہ اس مرتبہ کو پالیتا ہے جو اس کیلئے مقرر کیا گیا ہوتا ہے۔

☆ جب میں اپنے مومن بندوں کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر میری تعریف بیان کرتا ہے تو وہ بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اسکو جنا ہے۔

☆ جو مسلمان بیمار ہو کر مرتا ہے شہادت کا رتبہ پاتا ہے قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے اور صبح شام اس کو ہمیشہ رزق ملتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت اور عظمت کی جس شخص کو میں دنیا سے پاک وصاف اور بے گناہ اٹھانا چاہوں گا اس کو اس کے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دوں گا۔ (حدیث قدسی)

☆ قیامت کے دن شہید اور سخی وغیرہ سب سے حساب ہوگا لیکن اہل بلا و مصیبت کے لئے نہ اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ نہ ترازو قائم کی جائیگی۔ اور ان پر اجر و ثواب مینہ کی طرح برسے گا۔ اہل عافیت ان کے ثواب کو دیکھ کر کہیں گے کہ کاش! ہم کو دنیا میں دکھ پہنچتا اور ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی۔

☆ جس شخص کے مال اور جان کو نقصان پہنچا اور اس نے اس کو چھپایا لوگوں سے شکایت نہ کی تو اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق ہے کہ ایسے بندے کو بخش دے۔

☆ جب کسی بندے یا بندی کو بخار یا دردسر وغیرہ سے شفا ہوتی ہے تو ان پر رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ کا اثر نہیں ہوتا۔

☆ مومن کے سر کا درد یا کانٹا یا اور کوئی تکلیف جو بھی ہو اس کو پہنچے قیامت میں درجات کی بلندی اور گناہوں کے کفارے کا موجب ہوتی ہے۔

☆ ایک دن کا بخار مومن کے تمام گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

☆ جب مسلمان مرد اور عورت کو کوئی صدمہ پہنچے اور پھر وہ اس صدمہ کو خواہ بہت ہی زمانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو یاد آئے اور اس وقت یہ کہے (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے) یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی ثواب عطا فرمائے گا جو ثواب اس مصیبت کے دن عطا کیا تھا جس روز کہ وہ نازل ہوئی تھی۔

☆ تم میں سے جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہیئے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے (البقرہ۔۱۵۶) کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

☆ ایک عورت کو مرگی کا دورہ ہوا کرتا تھا اس سے حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تو نے صبر کیا تو جنت میں جائے گی۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں اور وہ میری بلا پر صبر کرے میری حمد بیان کرے تو جب تک اس بندے کو جنت میں داخل نہ کر دوں مجھے خوشی نہیں ہوتی۔ (حدیث قدسی)

☆ اللہ تعالیٰ پر یہ امر بہت سخت ہے کہ وہ کسی بندہ مومن کی آنکھیں لے لے اور پھر اسکو جہنم میں داخل کرے۔

☆ جب میں نے کسی بندے کی آنکھیں لے لیں تو اس کا بدلہ بغیر جنت کے کچھ نہیں۔

☆ جب کسی بندے کی بینائی سلب کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کو جنت دیتا ہوں۔

☆ بخار اور دردسر سے گناہ معاف ہوتے ہیں خواہ احد پہاڑ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

☆ اللہ کے راستے میں اگر کسی بندے کو دردسر نے ستایا اور اس نے صبر کیا تو ایسے بندے کے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے گئے۔

☆ جو شخص صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق عطا کرتا ہے

☆ صبر کی توفیق سے بہتر کوئی عطا نہیں۔

☆ صبر کرنا آدھا ایمان ہے۔

☆ صبر مسلمان کا تمغہ ہے۔

☆ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیتی، جس کو مختلف ہواؤں کے جھونکے ہر وقت حرکت دیتے رہتے ہیں اس طرح مومن کو بھی کچھ نہ کچھ بلائیں پہنچتی رہتی ہیں۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا درخت، جب گرتی ہے تو ایک دفعہ جڑ سے ہی اکھیڑ ہو کر پھینک دیا جاتا ہے۔

☆ سب سے زیادہ مصیبتیں اور بلائیں انبیاء پر نازل ہوتی ہیں پھر جو رتبے میں ان سے کم ہوتا ہے پھر

اس کے بعد، پھر اس کے بعد جتنا درجہ کم ہوتا ہے اسی قدر بلائیں کم ہوتی جاتی ہیں۔

☆ آدمی دین کے موافق آزمایا جاتا ہے جس قدر دین پختہ ہوگا اسی قدر اس پر بلائیں بھی زیادہ آئیں گی۔ دین ہلکا ہوگا تو مصائب بھی کم نازل ہونگے۔ بلا بندے سے گذر جاتی ہے اور وہ زمین پر گناہوں سے پاک وصاف چلتا ہے اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

☆ سب سے زیادہ بلائیں انبیاء کرام پر، پھر علماء پر، پھر صلحاء پر درجہ بدرجہ۔

☆ کسی مسلمان کے اگر کبھی کوئی کانٹا چبھتا ہے تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے۔

☆ بیمار کی خطائیں اس طرح گر جاتی ہیں جیسے پت جھڑ کے موسم میں درختوں کے پتے، مومن اگر تندرست ہوجاتا ہے تو گناہوں سے پاک وصاف ہوکر تندرست ہوتا ہے اور اگر مرجاتا تو مرحوم ومغفور ہوکر مرتا ہے۔

☆ جب آیت من یعمل سوء ایجزیه (النسا آیت ۱۲۳) (جو برائی کرے گا سزا پائے گا) نازل ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ بہت پریشان ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ تیری مغفرت کرے گا کیا تجھ کو غم نہیں ہوتا، کیا تم بیمار نہیں ہوتے، کیا کبھی تمہارے پاؤں میں کانٹا نہیں چبھتا، کیا تم پر کوئی سختی نہیں آتی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ فرمایا پس یہی تو گناہوں کا بدلہ ہے۔

کم کھانا اور طعام کے متعلقات

☆ خوراک کی کثرت ایمان سے دوری کی علامت ہے۔

☆ پیٹ کے برتن کو ضرورت سے زیادہ بھرنے والے بدترین ہیں۔

☆ ابن آدم کو اس قدر کافی ہے جو اس کو سیدھا رکھ سکے۔

☆ اگر کوئی کھانے پر تل ہی جائے تو ایک حصہ کھائے، ایک پیئے اور ایک سانس کیلئے خالی رکھے۔

☆ دنیا میں سب سے زیادہ کھانے والے قیامت میں سب سے زیادہ بھوکے ہونگے۔

☆ ایک بڑے پیٹ والے کو دیکھ کر فرمایا اگر یہ محنت ومشقت کسی دوسرے کام میں ہوتی تو کیا اچھا

ہوتا۔

☆ مجھے تم پر ڈر نہیں مگر گمراہ خواہشات کا جو پیٹ اور شرمگاہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

☆ معاذ ابن جبلؓ کو فرمایا دیکھو زیادہ چین اور مزے نہ کرنا اللہ کے اچھے بندے چین نہیں کیا کرتے۔

☆ یہ بھی اسراف ہے کہ جس چیز کو تیرا جی چاہے وہی تو کھانے کی کوشش کرے۔

☆ جو شخص دنیا میں کھانے پینے کی مقدار کم رکھتا ہے اللہ اس پر فرشتوں کے سامنے تفاخر کے طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ دیکھو میں نے اسے کھانے پینے کی کمی میں مبتلا کیا اس نے صبر کیا۔ تم گواہ رہو کہ جو لقمہ اس نے کم کیا ہے اس کے بدلے میں جنت کے درجے اس کے لئے تجویز کرتا ہوں۔

☆ کوئی بھرا ہوا برتن اللہ کے نزدیک اتنا برا نہیں جتنا بھرا ہوا پیٹ۔

☆ حق تعالیٰ کو وہ شخص بہت ناپسند ہے جو اتنا کھائے کہ بدہضمی ہو جائے۔

☆ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح چلتا ہے اس کے راستوں کو بھوک سے بند کردو۔

☆ تمام اعضاء کا سیر ہونا بھوکے رہنے پر موقوف ہے۔ جب نفس بھوکا رہتا ہے تو تمام اعضاء سیر رہتے ہیں اور جب نفس سیر رہتا ہے تو تمام اعضاء بھوکے رہتے ہیں۔

☆ آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جن سے کمر سیدھی رہے۔

☆ جو چاہتا ہے کہ اس کے کھانے میں شیطان کی شرکت نہ ہو تو جب گھر آئے تو بسم اللہ کہے۔

☆ جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا گیا تو شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے۔

☆ کوئی بھی بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرے شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

☆ جو لوگ فخر کیلئے کھانا کھلاتے ہیں ان کا کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔

☆ بدترین طعام، طعام ولیمہ ہے جس میں اغنیاء اور مالدار بلائے جائیں اور غرباء اور مساکین دھتکارے جائیں۔

☆ ایک انسان کی برائی کیلئے اتنا کافی ہے کہ جو چیز اس کے سامنے لائی جائے وہ اسکو حقیر سمجھے۔

☆ بن بلائے جانا ایسا ہے جیسے چور گیا اور لٹیرا بن کے آیا۔

☆ مہمان کی ہلاکت اس سے زیادہ نہیں ہوسکتی کہ جو چیز ان کے سامنے بے تکلفی کے ساتھ پیش کی جائے وہ اس کو حقیر سمجھے۔

سخاوت

جائز جگہوں میں خرچ کرنے سے ہاتھ نہ روک کیونکہ اللہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے اور انسان کے لئے بخیلی کو ناپسند فرماتا ہے۔

حضورؐ کے ارشادات سے ہیں کہ:

☆ اللہ کا کوئی ولی ایسا نہیں جو سخاوت کا عادی نہ بنایا گیا ہو۔

☆ کوئی ولی ایسا نہیں جس میں اللہ نے دو عادتیں پیدا نہ کی ہوں۔ایک سخاوت، دوسری خوش خلقی۔

☆ سخی آدمی اللہ کے قریب، جنت سے قریب، لوگوں سے قریب اور جہنم سے دور ہے۔

☆ جاہل سخی اللہ کے نزدیک، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

☆ جو شخص سخاوت کرتا ہے۔وہ اللہ سے حسن ظن کی وجہ سے کرتا ہے اور جو بخل کرتا ہے وہ حق تعالیٰ کے ساتھ بدظنی کرتا ہے۔

☆ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی ٹہنیاں دنیا میں جھک رہی ہیں جو شخص اس کی کسی ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے وہ ٹہنی اس کو جنت میں پہنچا دیتی ہے۔

☆ اللہ جب عرش پر جلوہ فرما تھا تو اپنے بندوں کی جانب نظر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بندوں تم میری مخلوق ہو میں تمہارا پرورش کرنے والا ہوں، تمہاری روزیاں میرے قبضے میں ہیں۔تم اپنے آپ کو ایسی چیز میں مشقت میں نہ ڈالو جس کا ذمہ میں نے لے رکھا ہے۔اپنی روزیاں مجھ سے مانگو اور بتاؤں تمہارے رب نے کیا کہا یہ کہ اے بندے تو لوگوں پر خرچ کر میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا تو لوگوں پر فراخی کر میں بھی تجھ پر فراخی کروں گا۔تو لوگوں پر خرچ کرنے میں تنگی نہ کر میں تجھ پر تنگی نہ کروں گا۔تو لوگوں سے باندھ کر نہ رکھ میں تجھ سے باندھ کر نہ رکھوں گا۔تو خزانہ جمع کر کے نہ رکھ تاکہ میں تیرے پر جمع کر کے نہ رکھوں۔رزق کا دروازہ سات

آسمانوں کے اوپر کھلا ہوا ہے جو عرش سے ملا ہوا ہے۔ وہ نہ رات کو بند ہوتا ہے نہ دن کو اللہ اس دروازے سے ہر شخص پر روزی اتارتا ہے اس شخص کی نیت کے بقدر اس کے صدقہ کے بقدر، اسکی عطاء کے بقدر، اس کے اخراجات کے بقدر، جو شخص زیادہ خرچ کرتا ہے اس کے لئے زیادہ اتارا جاتا ہے اور جو کم خرچ کرتا ہے اس کے لئے کمی کی جاتی ہے اور جو روک کر رکھتا ہے اس سے روک دیا جاتا ہے۔

☆ اے فرزند آدم روزی کا غم نہ کھا، جب تک میرا خزانہ بھرا ہے اور میرا خزانہ کبھی خالی نہ ہوگا۔

☆ کل کی روزی اللہ تعالیٰ خود ہی مرحمت فرمائیں گے اس لئے کل کے واسطے کچھ نہ رکھو۔

☆ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطاء فرما، دوسرا دعا کرتا ہے روک کر رکھنے والے کا مال برباد کر۔

☆ جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب دو فرشتے زور سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطاء فرما اور روک کر رکھنے والے کے مال کو برباد کر۔

☆ اے آدم کے بیٹے تو ضرورت سے زیادہ مال کو خرچ کر دے یہ تیرے لئے بہتر ہے اور تو اس کو روک کر رکھے۔ یہ تیرے لئے برا ہے اور بقدر کفالت روکنے میں ملامت نہیں اور خرچ کرنے میں جن کی روزی تیرے ذمہ ہے ان سے ابتداء کر۔ (حدیث قدسی)

☆ آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اس کا مال صرف تین چیزیں ہیں۔ جو کھالیا، جو پہن لیا اور جو اللہ کے خزانے میں صدقہ کر کے جمع کر دیا۔ اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانے والا ہے۔ (حدیث قدسی)

☆ اے آدمی تو اپنا خزانہ میرے پاس پہنچا دے نہ تو اس کو آگ لگنے نہ جانے کا خوف، نہ چوری کا، نہ دریا برد ہونے کا اور میں ایسے وقت تجھ کو پورا کا پورا دے دونگا جب تو بے حد محتاج ہوگا۔

☆ جب کہیں سے کچھ میسر ہو اس کو چھپا کر نہ رکھو۔ مانگنے والے سے انکار نہ کرو۔ پوچھا گیا کہ حضورؐ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہی ہے اور یہ نہ ہو تو جہنم ہے۔

بخل اور کنجوسی :

☆ بخل سے بچو، بخل نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر دیا۔

☆ بخل مہلکات سے ہے۔

☆ بخیل جنت میں نہیں جائے گا۔

☆ اللہ نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے کہ وہ سخی کو جنت میں اور بخیل کو جہنم میں بھیجے۔

☆ تین قسم کے لوگوں کو اللہ دشمن رکھتا ہے۔ بخیل، متکبر اور بوڑھا زناکار۔

☆ بخل اسلام کو جتنا مٹاتا ہے اتنی کوئی اور چیز نہیں مٹاتی۔

☆ بخل کی وجہ سے خون ریزی ہوتی ہے بخل کی وجہ سے لوگ حرام کو حلال کر لیتے ہیں اس کے سبب سے فسق و فجور پھیلتا ہے۔

☆ دو خصلتیں مسلمان میں جمع نہیں ہو سکتیں بخل اور جھوٹ۔

☆ دو باتیں انسان کو بوڑھا کر دیتی ہیں۔ ایک مال کی حرص، دوسرے عمر کی حرص۔

☆ جو شخص کوئی چیز دے کر لوٹاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کتا اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

☆ جنت میں نہ تو چال باز داخل ہوگا نہ بخیل اور نہ صدقہ کر کے احسان جتلانے والا۔

☆ بخیل آدمی اللہ سے دور، جنت سے دور، آدمیوں سے دور اور جہنم سے قریب ہے۔

☆ جاہل سخی اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

☆ جو بخل کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ بدظنی کرتا ہے۔

☆ بخل جہنم کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی ٹہنیاں دنیا میں جھک رہی ہیں۔ جو شخص اس کی کسی ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے وہ ٹہنی اس کو جہنم تک پہنچا دیتی ہے۔

☆ بدترین عادتیں جو آدمی میں ہوں ایک وہ بخل ہے جو بے صبر کر دینے والا ہو، دوسری وہ نامردی اور خوف جو جان نکال دینے والی ہو۔

☆ اس امت کی اصلاح کی ابتدا یقین اور دنیا سے بے رغبتی سے ہوئی اور اس کی فساد کی ابتداء بخل اور لمبی لمبی امیدوں سے ہوگی۔

صدقات

جب تجھے علم ہوا کہ سخاوت اچھی چیز ہے اور بخل ایک ناپسندیدہ عادت ہے تو چاہیئے کہ صدقات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ حضورؐ کے ارشادات میں سے ہیں کہ

☆ صدقہ کے ذریعے رزق پر مدد چاہو۔

☆ صدقہ کے ذریعے رزق اتارو۔

☆ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتی۔

☆ تین چیزیں ہیں قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں ان چیزوں پر قسم کھاتا ہوں۔ اول یہ کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اس لئے خوب صدقہ کرو۔

☆ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا اور جب کوئی شخص صدقہ کرنے کیلئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ مال فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پاک ہاتھ میں جاتا ہے۔

☆ صدقہ سے مال میں زیادتی ہوتی ہے۔

☆ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے۔

☆ صدقہ کرنا ستر بلاؤں کو روکتا ہے جن میں کم از کم جزام اور برص کی بیماریاں ہیں۔

☆ اپنے تفکرات اور غموں کی تلافی صدقہ سے کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تکالیف بھی دفع کرے گا اور دشمن پر تمہاری مدد کرے گا۔

☆ اپنے مال کو زکوۃ سے پاک کرو، بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور مصیبت کی موجوں کا دعا سے استقبال کرو۔

☆ صدقہ سے بیماریوں کا علاج کیا کرو کہ صدقہ آبروریزیوں کو بھی ہٹاتا ہے اور بیماریوں کو بھی۔ نیکیوں

میں اضافہ کرتا ہے اور عمر کو بڑھاتا ہے۔

☆ صبح کو سویرے سویرے صدقہ کر دیا کرو اس لئے کہ بلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھتی۔

☆ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو دور کرتا ہے اور بری موت کو ہٹاتا ہے۔

☆ صدقہ خطاؤں کو ایسا بجھا دیتا ہے جیسا پانی آگ کو۔

☆ صدقہ قبر کی گرمی کو زائل کرتا ہے۔

☆ آدمی قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں بیٹھے گا۔

صدقات کے مصرف

☆ بھوکے کو کھانا کھلانے سے زیادہ افضل کوئی صدقہ نہیں۔

☆ مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکوں کو کھانا کھلانا ہے۔

☆ افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ کسی بھوکے کو (خواہ جانور ہو) کھانا کھلا دو۔

☆ جو شخص کسی جاندار کو جو بھوکا ہو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے بہترین کھانوں سے کھانا کھلائیں گے۔

☆ جس گھر سے لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے خیر اس گھر کی طرف اس تیزی سے بڑھتی ہے جس تیزی سے چھری اونٹ کے کوہان میں چلتی ہے۔

☆ جو شخص اپنے بھائی کو روٹی کھلائے کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور پانی پلائے کہ پیاس جاتی رہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں کر دیتا ہے ہر خندق اتنی بڑی کہ سات سو سال میں طے ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ کسی مسکین کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کی مصیبت کو زائل کرے۔

☆ اللہ کے نزدیک سب اعمال سے محبوب کسی مسلمان کو خوش کرنا یا اس پر سے غم کو ہٹانا ہے یا اس کا قرضہ ادا کر دینا یا بھوک کی حالت میں اس کو کھانا کھلانا ہے۔

☆ جو شخص کسی مسلمان کو ننگے پن کی حالت میں کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایسی شراب پلائے گا جس پر مہر لگی ہوگی۔

☆ جب کوئی شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے تو جب تک پہننے والے کے بدن پر ایک بھی ٹکڑا اس کپڑے کا رہے گا پہنانے والا اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔

☆ مسلمان جب اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور اس کے ثواب کی توقع رکھتا ہے سو وہ بھی اس کے لئے صدقہ میں شمار ہوتا ہے۔

☆ ایک دینار ہے جس کو تو خرچ کرے اللہ کی راہ میں اور ایک دینار ہے جس کو تو خرچ کرے غلام کے آزاد کرنے میں اور ایک دینار ہے جس کو تو خرچ کرے مسکین پر اور ایک دینار ہے جس کو تو خرچ کرے اپنے اہل پر ان سب میں اپنے اعتبار سے وہ دینار سب سے اچھا ہے جس کو خرچ کیا تو نے اپنے گھر والوں پر۔

☆ لونڈی، غلام، فقیر ان سب کو صدقہ دینے سے زیادہ ثواب اپنی بیوی پر خرچ کرنے کا ہے۔

☆ سب سے مقدم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا ہے پھر جو لوگ رشتہ میں قریب ہوں۔

☆ اپنے اقرباء پر خرچ کرنے کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا دہرا ثواب ملے گا ایک قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کا، دوسرا صدقہ۔

☆ خیرات دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے اور قرابت دار کو دینا صدقہ بھی ہے اور سلوک بھی۔

☆ ایک شخص نے عرض کیا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اسے اپنی ذات پر، پھر کہا ایک دینار اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر، پھر کہا ایک دینار اور ہے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر دے۔ کہا ایک اور ہے فرمایا اب تو زیادہ جاننے والا ہے۔

☆ حضرت میمونہ بنت حارثہؓ کی ایک لونڈی کو آزاد کرنے کے موقع پر اس کو حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم اس لونڈی کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تم کو بڑا ثواب ہوتا۔

☆ بعض آدمی اپنا سارا مال صدقہ کر دیتے ہیں اور پھر لوگوں کے ہاتھوں کو تکتے ہیں۔ بہترین صدقہ وہ

ہے جو غنی سے ہو۔

☆ بغیر غنی کے صدقہ نہیں۔

☆ غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہے۔

☆ کسی مجمع کے پاس کوئی سائل آیا اور محض اللہ کے واسطے سوال کیا اس مجمع میں ایک شخص اٹھا اور چپکے سے سائل کو کچھ دے دیا جس کی خبر بجز اللہ کے یا اس سائل کے اور کسی کو نہ ہوئی تو ایسا شخص اللہ کو بہت محبوب ہے۔

☆ اپنی زندگی میں ایک درم صدقہ کر دے وہ مرتے وقت سو درم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

☆ پوچھنے پر کہ کون سا صدقہ ثواب میں بڑھا ہوا ہے آپؐ نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں صدقہ کرے کہ تندرست ہو، مال کی حرص دل میں ہو، اپنے فقیر ہونے کا ڈر ہو، اپنے مالدار ہونے کی تمنا ہو اور صدقہ کرنے کو اس وقت تک موخر نہ کرے کہ روح حلق کو پہنچ جائے اور یوں کہے کہ اتنا فلاں کا، اتنا فلاں کا، حالانکہ اب مال تیرا نہیں رہا۔

☆ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہوتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور مرتے وقت سخی۔

☆ صدقہ کرنے میں جلدی کرو اس لئے کہ بلا صدقہ کو نہیں پھاند سکتی۔

☆ اگر صدقہ سات کروڑ آدمیوں کے ہاتھ سے نکل جائے تو آخر والے کو بھی ایسا ہی ثواب ہوگا جیسا اول والے کو۔

☆ ایک مسلمان خزانچی امانت دار مالک کے حکم کی تعمیل پوری پوری خندہ پیشانی اور خوشدلی کے ساتھ کرے اور جتنا دینے کا اس کو حکم ہے اتنا دے دے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں ہے۔

☆ ہر بھلائی صدقہ ہے اور کسی کار خیر پر دوسرے کو ترجیح دینے کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ خود کرنے کا ثواب اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنے کو محبوب رکھتا ہے۔

☆ مسجد میں تھوک پڑا ہو اس کو ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے۔ راستے میں کوئی تکلیف دینے والی چیز پڑی ہو اس کو ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرو یہ بھی صدقہ ہے۔ اس کا سامان اٹھا کر دیدو تو

یہ بھی صدقہ ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھنا صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لئے چلے صدقہ ہے کسی کو راستہ بتا دو یہ بھی صدقہ ہے۔

☆ ہر نماز صدقہ ہے، ہر روزہ صدقہ ہے، حج صدقہ ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، راستے میں ہر ملنے والے کو سلام کرنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔

تیرا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا صدقہ ہے، کسی کو نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، بھولے ہوئے کو راہ دکھانا صدقہ ہے، اپنے ڈول سے کسی کے برتن میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے، ہر بھلائی ایک صدقہ ہے۔

بیمار کی عیادت

ایک گوشہ نشین متقی کے لئے بیمار کی عیادت کے لئے جانا بھی ضروری ہے۔ البتہ عیادت کر کے فوراً واپس چلا جائے اور زیادہ دیر نہ بیٹھے نہ ہی فضول باتیں کرے، البتہ بیمار کو تسلی دینا ایک نیک کام ہے۔ اس کیلئے دعا بھی کرے کہ حضورؐ کے ارشادات میں سے ہیں:

☆ بہترین عیادت وہ ہے کہ جس میں آدمی جلد کھڑا ہو۔

☆ بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔

☆ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

(۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت (۳) جنازے کے ساتھ چلنا

(۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک کا جواب دینا۔

☆ جب مسلمان مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو ہمیشہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے جب تک کہ وہ عیادت سے واپس نہ آئے۔

☆ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے بیٹے آدم کے! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ

کی۔ وہ جواب دے گا کہ اے پروردگار تو تو رب العالمین ہے، میں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ اللہ تعالی فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار رہا۔ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تو مجھ کو اس کے پاس پاتا۔

☆ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور بہشت میں اس کے لئے ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

☆ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اس کو سات برس کی مسافت کی دوری پر دوزخ سے دور رکھا جاتا ہے۔

☆ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت کے دریا میں داخل رہتا ہے اور جب مریض کے ساتھ بیٹھتا ہے تو رحمت کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔

☆ تم جب کسی مریض کی بیمار پرسی کے لئے جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم کو دور کر دو پس یہ تسکین اگرچہ حکم الٰہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے۔

☆ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے تجھ کو دنیا و آخرت کی خوشی ملے اور دنیا و آخرت میں تیرا چلنا مبارک ہو اور تجھے جنت میں بڑا مرتبہ حاصل ہو۔

☆ مریض سے اپنے لئے دعا کرواؤ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہے۔

☆ جب مسلمان کی عیادت کرو تو سات مرتبہ یہ کہو "اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ بزرگ و برتر اور عرش کا مالک تجھے شفا دے"۔ (انشاءاللہ اس کو شفا ہوگی بشرطیکہ موت کا وقت نہ آ گیا ہو)

تواضع، لباس اور مکان

ایک متقی کو لازم ہے کہ سادہ لباس پہنے، زیادہ قیمتی نہ ہو، البتہ لباس کا صاف ستھرا رکھنا ضروری ہے۔ ریشم اور سونا استعمال نہ کرے۔ بڑے بڑے پختہ مکان بنانے سے اعراض کرے۔ تواضع اور ملنساری کا شیوہ اختیار کرے کہ ارشادات رسول اللہ ﷺ میں سے ہیں کہ:

☆ اللہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو اور کوئی شخص کسی شخص پر فخر نہ کیا کرے۔

☆ صدقہ دینے سے مال نہیں گھٹتا، معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے، جس شخص نے تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دے گا۔

☆ جو شخص ایسی حالت میں مرا کہ غرور، خیانت اور حرص سے پاک تھا وہ جنت میں گیا۔

☆ جس نے خاکساری اختیار کی اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ اسکو اعلیٰ علیین میں پہنچا دیتا ہے۔

☆ جنت والے کمزور، ضعیف اور مغلوب لوگ ہونگے۔

☆ اللہ کے بہت سے بندے ایسے ہیں کہ جن کی ظاہری حالت تو بہت ہی شکستہ ہے۔ پھٹے کپڑے، پرانی چادر، لوگ ان کی پروانہیں کرتے لیکن اللہ کے نزدیک ایسے مرتبہ والے ہیں کہ اگر کسی معاملہ میں اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دکھائے۔

☆ جس شخص نے باوجود قدرت اور استطاعت کے محض عاجزی کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے کو اختیار کر دے گا کہ ایمانی حلوں میں سے جس حلے کو چاہے پسند کرے۔

☆ جس شخص نے محض تواضع کی خاطر بڑھیا لباس ترک کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو شرافت اور بزرگی کے لباس سے آراستہ فرمائے گا۔

☆ لباس کی سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ایک ہے۔

☆ ریشمی کپڑا امت پہنا کرو جو شخص ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس سے محروم رہے گا۔

☆ جس نے ریشمی کپڑا پہنا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

☆ جو شخص شہرت کا لباس پہنتا ہے اور یہ خواہش ہوتی ہے کہ لوگ میرے لباس کو دیکھیں تو جب تک یہ شخص اس لباس کو نہ اتارے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرتا۔

☆ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو ہر روز عمدہ عمدہ کھانا کھائیں طرح طرح کے لباس پہنیں اور بڑھ بڑھ کر باتیں کریں۔

☆ ریشمی کپڑا پہننے والا قیامت میں ذلیل وخوار ہوگا۔

☆ جس نے ریشمی کپڑا پہنا قیامت کے دن اس کو اللہ آگ کے کپڑے پہنائے گا۔

☆ جس نے ناموری اور شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو وہی کپڑا پہنائے گا لیکن اس میں دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہوگی۔

☆ جو شخص چاندی کے برتن سے پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتا ہے۔

☆ ایک شخص کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے بعض لوگ آگ کی چنگاریاں ہاتھ میں لے کر پھرتے ہیں۔

☆ نجران کا ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی آپؐ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا تو میرے پاس آیا لیکن ہاتھ میں آگ کا انگارہ لے کر آیا۔

☆ جو شخص میری امت میں شراب پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر شراب طہور حرام کر دے گا اور جو سونا پہنے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا سونا حرام کرے گا۔

☆ علامت قیامت میں سے ہے کہ معمولی طبقے کے لوگ بڑے بڑے مکان اور حویلیاں بنا کر ان پر فخر کریں گے۔

☆ ایک انصاری نے اونچا مکان بنا لیا تھا اس پر خفگی کا اظہار فرمایا اور جب اس نے اس تعمیر کو گرا دیا تب اس کا سلام لیا ہر ایسی تعمیر جو غیر ضروری ہو وہ بنانے والے کے لئے وبال ہے۔

☆ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ نہیں کرتا تو وہ اپنا مال اینٹ اور مٹی میں خرچ کرتا ہے

☆ جب اللہ تعالیٰ کسی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسکی علامت یہ ہے کہ وہ اپنا مال بنیادوں میں خرچ کرتا ہے۔

☆ جو شخص ضرورت سے زیادہ مکان بنائے گا تو قیامت میں ان مکانات کو اس شخص پر لادنے کا حکم دیا جائے گا۔

☆ مومن کا ہر خرچ صدقہ ہے اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے آبرو وعزت کی تحفظ کے لئے خرچ

کرنا صدقہ ہے، مومن کے ہر خرچ کا بدلہ اللہ کے ذمے ہے لیکن جو مال کہ مکان پر یا گناہ پر صرف ہو اس کا ضامن نہیں ہے۔

☆ مومن کا سارا خرچ اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے ماسوائے بنیاد کے خرچ کے کہ اس میں کوئی خیر نہیں۔

☆ جو بلاضرورت گیارہ فٹ سے اونچی تعمیر لے جاتا ہے تو اس کو فسق الفاسقین کہہ کر پکارا جاتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ آخر کہاں تک بلندی کا ارادہ ہے؟

☆ ایک صحابی کو گھر کی مرمت چونے وغیرہ سے کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا موت اس سے پہلے ہے۔

امارت وولایت

ایک متقی کے لئے اشد ضروری ہے کہ وہ کسی ذمہ داری کے کام میں ہاتھ نہ ڈالے کیونکہ ہر ذمہ داری اور اختیارات کے کاموں میں خطرہ زیادہ اور فائدہ کم، اگر کام نبھایا تو صرف فرض ادا کیا لیکن اگر نہ نبھا سکے تو جہنم کی آگ۔

حضورؐ کے ارشادات میں سے ہیں کہ:

☆ اگر کوئی عہدہ بدوں طلب کئے مل جائے تو اللہ کی تائید واعانت شامل ہوگی لیکن اگر اپنی سعی اور کوشش سے حاصل کیا تو اللہ کا ہاتھ اٹھ جائے گا اس کی طرف سے کوئی رہنمائی نہ ہوگی۔

☆ آج لوگ امارت پر حرص کرتے ہیں لیکن یہ امارت قیامت کے دن ندامت اور حسرت ہوگی۔

☆ جو شخص مسلمان کے کسی معاملے کا والی مقرر ہوا تو قیامت کے دن اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اگر مصنف تھا تو نجات ہو جائے گی۔ گناہ گار تھا تو وہ پل ٹوٹ جائے گا اور یہ شخص ستر سال کے فاصلے پر نیچے گرا دیا جائے گا۔

☆ کوئی شخص اگر دس آدمیوں پر بھی والی مقرر ہوگا تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے ہاتھ گردن سے بندھا ہوا حاضر ہوگا اس کی نیکیوں نے یا تو اسے نجات دلا دی یا اس کے گناہوں نے اس کو ہلاک کر دیا۔

☆ ولایت کی ابتدا میں ملامت، وسط میں ندامت اور آخر میں قیامت کی رسوائی اور عذاب الیم۔

☆ امارت کی ابتدا ملامت ہے آگے چل کر ندامت اور آخرت میں دوزخ کا عذاب مگر جس نے انصاف کیا لیکن قرابت داری میں اور رشتہ داری میں کون انصاف کر سکتا ہے۔

☆ جس نے خود عہدہ قضاء کی خواہش کی تو وہ اس کے حوالے کر دیا گیا لیکن جس کو مجبور کر کے والی بنایا گیا تو ایک فرشتہ اس کے لئے مقرر کیا جاتا ہے جو اس کو غلطی سے محفوظ رکھتا ہے

☆ جو قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

☆ قاضی تین قسم کے ہیں جان بوجھ کر بے انصافی کرنے والا جہنمی ہے۔ عدم واقفیت کے باعث ناانصافی کی وہ بھی جہنمی جس نے حق کو پہچانا اور حق کے موافق فیصلہ کیا صرف وہ جنتی۔

حسن خلق

ایک متقی کے لیے ضروری ہے کہ بہترین اخلاق کا مالک ہو، طبیعت کا نرم ہو، رحم اور معافی اس کا شیوہ ہو، غصہ سے بچتا ہو، راست باز اور امانت دار ہو، باحیا ہو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

☆ حسن خلق ایک بہترین نیکی ہے۔

☆ سب سے زیادہ کامل ایمان ان لوگوں کا ہے جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں اور اپنے گھر والوں پر بہت مہربان ہیں۔

☆ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں، قیامت کے دن نامہ اعمال کے ترازو میں حسن خلق سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔

☆ دو چیزیں پیٹھ پر ہلکی لیکن ترازو میں بھاری، ایک حسن خلق دوسری خاموشی۔

☆ اللہ کے خوف اور حسن خلق جنت میں لے جانے والی چیزیں ہیں۔

☆ جس مومن کے اخلاق اچھے ہیں اس کو دن کے روزے اور رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔

☆ حسن خلق کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو روزہ رکھنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔

☆ جس کے اخلاق اچھے ہوں وہ قیامت میں عزت اور شرافت کے مرتبہ کو حاصل کرے گا اگرچہ اس کے اعمال کم ہوں۔

☆ میں تم کو سب سے سہل اور آسان عبادت نہ بتادوں ایک خاموش رہنا اور دوسرے حسن خلق۔

☆ قیامت کے دن میری نظر میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

☆ اگر تجھ میں چار باتیں پیدا ہوں تو پھر دنیا و آخرت میں کچھ بھی ہوا کرے تجھے کوئی خطرہ نہیں۔

(۱) حسن خلق (۲) سچائی (۳) حفظ امانت (۴) اکل حلال

☆ اللہ کی قسم مخلوق نے کوئی کام ان دونوں کاموں سے بہتر نہیں کیا حسن خلق اور خاموشی۔

☆ تم میں سے وہ بہتر ہے جس کی عمر بڑی ہو اور اس کے اخلاق اچھے ہوں۔

☆ پوچھا گیا کہ انسان کو سب سے بہتر چیز کون سی عطاء ہوئی ہے فرمایا اچھے اخلاق۔

☆ لوگو! تمہارا اموال تو تمام انسانوں کے لئے کافی نہیں ہوسکتا لیکن خوش خلقی اور کشادہ روئی تمام انسانوں کیلئے کافی ہے۔

☆ حسن خلق موجب برکت اور بد خلقی نحوست ہے۔

☆ نیکی سے عمر بڑھتی ہے اور صدقہ بری موت کو دور کرتا ہے۔

☆ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو کچھ نہ ہو تو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات ہی کرلیا کرو۔

☆ اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر بات کرنا بھی صدقہ ہے۔

☆ پاکیزہ کلام کرنا بھی صدقہ ہے۔

☆ لوگو! اپنی جان کو آگ سے بچاؤ آدھی کھجور ہی سے سہی ورنہ اچھی بات ہی کہہ دیا کرو۔

☆ جس نے اخلاق کو درست کیا اس کا مکان جنت کے بالائی حصہ میں تیار کیا جاتا ہے۔

غصہ کو جذب کرنا

☆ ایک صحابی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہتر ہے فرمایا حسن خلق، پھر اس نے دائیں طرف سے یہی سوال کیا فرمایا حسن خلق، پھر بائیں اور پیچھے سے یہی سوال کیا اور ہر بار حضور نے یہی جواب دیا اور آخر میں فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کیا تو اتنی بات بھی نہیں سمجھتا؟ حسن خلق یہ ہے کہ غصہ نہ کیا کرو۔

☆ ایک صحابی کے دریافت کرنے پر کہ ایک ایسا عمل بتا دیجئے کہ جس سے جنت میں چلا جاؤں فرمایا غصہ نہ کیا کر تجھے جنت مل جائے گی۔

☆ غصہ کو ترک کرنا اللہ کے غضب کو دور کر دیتا ہے۔

☆ رضا الٰہی کیلئے غصہ کے گھونٹ کو پی جانے سے بڑھ کر دوسرا گھونٹ نہیں۔

☆ جو شخص باوجود قدرت انتقام کے غصہ کو پی جائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کر لے۔

☆ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے ہے آگ کو پانی ٹھنڈا کر سکتا ہے اس لئے غصہ آئے پانی پی لیا کرو۔

☆ جس نے جھگڑا ختم کیا ایسی حالت میں کہ وہ خود غلطی پر تھا تو بھی اللہ تعالیٰ اس کیلئے مکان جنت کے ابتدائی حصہ میں بنا دیتا ہے اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی اپنے مطالبہ کو محض جھگڑا ختم کرنے کے لئے چھوڑ دیا تو ایسے بندے کا مکان جنت کے وسط میں بنا دیا جاتا ہے اور جس نے اخلاق کو درست کیا اس کا مکان جنت کے بالائی حصہ میں تیار کیا جاتا ہے۔

☆ جہنم میں ایک دروازہ ہے جس میں وہی لوگ داخل ہونگے جن کا غصہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔

☆ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ میں نفس پر قابو رکھے۔

☆ جو غصہ کو روکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے عذاب کو روکتا ہے

نرمی

☆ اللہ تعالیٰ حلیم ہے، حلم اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔

☆ نرمی کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو چیز عطا ہوتی ہے وہ سختی پر نہیں ہوتی۔

☆ اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے کہ سختی پر نہیں کرتا۔

☆ نرمی سے انسان میں زینت پیدا ہوتی ہے سختی عیب کی چیز ہے۔

☆ جس کی طبیعت کو نرمی اور حلم سے حصہ ملا اس کو بہت بڑی خیر کی چیز مل گئی اور جس کو نرمی اور حلم سے محروم کیا گیا بڑی خیر سے محروم کیا گیا۔

☆ ہر کام میں نرمی کرو جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں پر بھلائی اور خیر نازل کرتا ہے تو ان سب کو نرمی کی توفیق عطا کرتا ہے۔

☆ لوگو! آسانی اور محبت کے سامان پیدا کرو مسلمان کو مشکل میں نہ ڈالو نفرت پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو۔

☆ نرمی کرنے والوں اور آسانی پیدا کرنے والوں پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔

☆ اللہ اس بندے پر رحم کرے جو بیچنے، خریدنے اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرتا ہے۔

☆ ایک شخص لین دین میں نرمی کرتا تھا اللہ نے اسے جنت میں داخل کیا۔

☆ لین دین میں نرم آدمی پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔

رحم، عفو ودرگذر

☆ جب تک رحم نہ کرو تمہارا ایمان صحیح نہیں اور یہ رحمت نہیں کہ تم کسی ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرو بلکہ رحمت عام ہونی چاہیئے۔

☆ رحمت کرنے والوں پر رحمٰن رحمت کرتا ہے۔

☆ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

☆ تم رحم کروتم پر رحم کیا جائے گا۔تم قصور معاف کیا کروتمہارے قصور معاف کیئے جائیں گے۔

☆ حضورؐ نے حسنؓ اور حسینؓ کو پیار کیا۔ایک شخص نے بتایا کہ اس کے دس بچے ہیں لیکن ان کو کبھی میں نے پیار نہیں کیا آپؐ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

☆ ایک آدمی نے کہا مجھے بکری ذبح کرنے پر رحم آتا ہے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

☆ ایک اعرابی نے کہا آپؐ بچوں کو پیار کرتے ہیں میں تو نہیں کرتا۔فرمایا اگر تیرے دل سے رحمت دور کردی گئی تو میں کیا کرسکتا ہوں۔

☆ ایک شخص نے پیاسے کتے کیلئے کنوئیں سے پانی نکالا اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

☆ جس میں تین باتیں ہوں تو نہ صرف حساب آسان ہوگا بلکہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱) نہ دینے والے کو دینا۔ (۲) قطع کرنے والے کو ملانا (۳) ظالم کو معاف کردینا

☆ جس میں تین باتیں ہوں اللہ اس پر اپنا ہاتھ رکھے گا۔

(۱) کمزور پر نرمی (۲) والد والدہ پر شفقت (۳) غلام پر احسان

☆ ایک شخص کے پوچھنے پر کہ خادم کی خطاؤں کو کہاں تک معاف کیا کروں فرمایا ہر دن میں ستر بار۔

☆ جس نے قاتل کا خون معاف کیا یا اس سے کوئی کم چیز معاف کردی تو یہ معافی تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

☆ حضرت عائشہؓ کے ہاں چوری ہوگئی تھی آپؓ نے چور کو بددعا دی۔حضورؐ نے فرمایا بددعا نہ کر تیرا اجر کم ہو جائے گا۔

☆ جس نے غلام کو بے وجہ مارا قیامت میں اس سے قصاص لیا جائے گا۔

☆ جو کسی کا قصور معاف نہیں کرتا تو اللہ بھی اس کا قصور معاف نہیں کرتا۔

☆ جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا تو اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

☆ صلح صفائی کرو،معاف کیا کرو،کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ اللہ بھی تمہیں معاف کرے (نور۔۲۲)

☆ معافی کو اپنی خصلت بناؤ۔

سچائی اور امانت

☆ اگر تجھ میں چار باتیں پیدا ہو جائیں تو پھر دنیا و آخرت میں کچھ بھی ہوا کرے تجھے کوئی خطرہ نہیں۔

(۱) سچائی (۲) حسن خلق (۳) حفظ امانت (۴) اکل حلال

☆ سچائی دل کا اطمینان ہے۔

☆ سچ بولنے کا ارادہ کیا کرو خواہ سچ میں اندیشہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ یاد رکھو! سچ بولنے میں نجات ہے۔

☆ سچ اختیار کرو، سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔

☆ جو سچ بولتا ہے وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔

☆ کسی کے پوچھنے پر کہ اہل جنت کی نشانی کیا ہے فرمایا سچ بولنا۔

☆ جو شخص چھ باتوں کا وعدہ کرے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں

(۱) جھوٹ نہ بولے (۲) وعدہ خلافی نہ کرے

(۳) امانت میں خیانت نہ کرے (۴) نگاہ نیچی رکھے

(۵) ہاتھ کو ظلم سے روکے (۶) شرمگاہ کی حفاظت کرے

حیاء

☆ جس میں حیا ہوگی اس میں ایک خاص قسم کی زینت پیدا ہو جائے گی۔

☆ حیا کو اگر صورت دی جائے تو ایک مرد صالح ہو جائے۔

☆ حیا میں خیر ہی خیر ہے۔

☆ حیا بھی ایمان . . . میں سے ایک شاخ ہے

☆ حیا ایمان سے اور ایمان کا بدلہ جنت ہے۔

☆ حیااور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ جب ایک چیز گئی تو سمجھ کہ دوسری بھی گئی۔

☆ فحش اور بدگوئی کا تعلق شیطان سے ہے یہ دونوں آگ کے قریب اور جنت سے دور کرتی ہیں۔

☆ فحش عیب ہے اور حیا زینت۔

☆ جس میں فحش ہوگا اس کا عیب ظاہر ہو جائے گا اور حیادار میں زینت کی خوبی پیدا ہو جائے گی۔

☆ جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔

☆ قیامت کے دن سب سے بدترین شخص وہ ہوگا جس کو بے حیائی اور بدزبانی کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہو۔

حقوق کی ادائیگی

ایک متقی کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ اپنے پر لوگوں کے حقوق کو پہچانے اور ان حقوق کو پورا کرنے کی کوشش کرے البتہ یاد رکھے کہ اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرے اگر تمام لوگ مل کر بھی اس کے حقوق ادا نہ کریں پھر بھی یہ ان سب کے حقوق خندہ پیشانی سے ادا کرتا رہے اور اپنے حقوق معاف فرماتا جائے۔ یاد رہے یہی واحد طریقہ ہے مخلوق کو خاموش کرنے کا اور تمام مخلوق کو خوش رکھو۔ اللہ تمہیں خوش رکھے گا۔

عوام اور خاص کر عام مسلمانوں کے حقوق اور خدمت لوگوں کے عیب چھپانا

☆ جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب دنیا و آخرت میں چھپائے گا۔

☆ جس نے کسی کا عیب چھپایا تو گویا قریب المرگ کو زندہ کر دیا۔

☆ جس کو کسی اپنے بھائی کی برائی معلوم ہوئی اور اس نے اس برائی کی شہرت نہ کی بلکہ چھپایا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس بندے کے گناہ اور برائیاں چھپائے گا۔

☆ کوئی بندہ کسی کا عیب نہیں چھپاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے عیب قیامت کے دن چھپاتا ہے۔

لوگوں کی مدد کرنا، ان کے کاموں میں

☆ جو شخص کسی مسلمان کے کام میں کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام پورے کرتا ہے۔

☆ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔

☆ جو شخص مظلوم کے ساتھ چلا اور اس کے معاملے میں کوشش کی یہاں تک کہ اس کا حق ثابت کر دیا تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو قیامت کے دن صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

☆ جب کوئی شخص اپنی نعمت کو اللہ کے بندوں سے روک لیتا ہے تو اللہ بھی اس سے اپنی نعمت سلب کر لیتا ہے اور کسی دوسرے اہل کو وہ نعمت عطا کر دیتا ہے۔

☆ اگر کسی بندے کو اللہ نے کوئی نعمت عطا کی اور اسکی طرف دوسرے بندوں کی حاجتوں کو لگا دیا لیکن اس بندے نے دوسروں کو نفع پہنچانے سے اپنا ہاتھ روک لیا تو گویا نعمت کے زائل ہونے کا سامان مہیا کیا۔

☆ کسی مسلمان کی حاجت پوری کرنے کا دس سال کے اعتکاف سے زیادہ ثواب ہے۔

☆ کسی مسلمان کی حاجت پوری کرنا مسجد نبوی میں بیس سال کے اعتکاف کرنے سے زیادہ موجب اجر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندے کے کام میں لگا رہتا ہے جب تک یہ بندہ کسی دوسرے مسلمان کے کام میں لگا رہتا ہے۔

☆ یہ شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس کوئی خوشی کی بات لے جاتا ہے وہ اس بات کو اس سے خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے کو خوش کرتا ہے۔

☆ لوگو! کیا تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو نماز، روزے، بلکہ صدقہ کے بات سے بھی بہتر ہے لوگوں نے عرض کیا کہ ضرور فرمائیں یارسول اللہؐ! حضورؐ نے فرمایا مسلمانوں میں باہم صلح کرا دینا کہ اس کا ثواب سب سے افضل ہے۔

☆ صلح کے لئے اگر کوئی بات بھی بنائی جائے تو انسان دروغ گو نہیں لکھا جاتا۔

☆ جو لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کرے وہ کاذب نہیں ہے۔

☆ دو مسلمانوں میں صلح کی غرض سے اگر جھوٹ بھی بول دیا جائے تو جھوٹ کا گناہ نہیں ہے۔

☆ لوگوں کے درمیان صلح کرانا بہترین صدقہ ہے۔

☆ میں نے ایک آدمی کو جنت میں لوٹ پوٹ ہوتے دیکھا مجھے معلوم ہوا کہ اس نے راستے میں سے ایک ایسے درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا جس سے مسلمانوں کو ایذا پہنچتی تھی۔

☆ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کرنا کفر۔

☆ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

(۱) سلام کو جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازے کیساتھ جانا

(۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک کا جواب دینا

☆ کسی مسلمان بھائی سے مسکرا کر بات کرنا بھی صدقہ ہے۔

مسلمانوں کے عیوب کے پیچھے پڑنا

☆ جس نے مسلمان کی پردہ دری کی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی پردہ دری کرے گا۔

☆ جو مسلمانوں کے خفیہ عیوب کو تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کے عیوب کے در پے ہو جاتے ہیں تو اس کو اس کے کجاوے میں رسوا کرتا ہے۔

عار دلانا

☆ اپنے مسلمان بھائی کے خفیہ عیوب پر اس کو عار نہ دلاؤ مبادا اللہ تجھ کو اس میں مبتلا کر دے اور اس پر رحم کرے۔

☆ جس نے اپنے مسلمان بھائی کو اس کے گناہ کی عار دلائی تو جب تک یہ عار دلانے والا خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے اس وقت اس کو موت نہیں آئے گی۔

☆ کبائر میں سے یہ بھی ہے کہ انسان مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالے اور بیعت کو توڑ ڈالے۔

آپس میں رنجش

☆ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن رات سے زیادہ ناراض رہے۔

☆ جب تک یہ علیحدہ رہیں گے اللہ تعالیٰ بھی ان سے جدا رہے گا۔ جو ملا اس نے اپنے گناہ کا کفارہ ادا

کر دیا اگر ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے جواب نہ دیا تو پہلے کو فرشتے جواب دیتے ہیں اور دوسرے کو شیطان اور اگر دونوں ہی ناراض ہی مر گئے اور صفائی نہ کی تو دونوں بہشت میں نہ جائیں گے۔

☆ جس نے تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑے رکھا اور صفائی نہ کی تو وہ آگ میں ہے مگر یہ کہ اللہ اس پر رحم کرے۔

☆ جس نے ایک سال تک اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا اور اس سے ملاپ نہ کیا تو گویا اس نے اس کا خون کیا۔

☆ ہر پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ سب کو بخشتا ہے مگر مشرک اور ان دو شخصوں کو جو آپس میں روٹھے ہوں نہیں بخشتا حتیٰ کہ وہ صلح کر لیں۔

☆ نصف شعبان کی شب کو تمام امت بخش دی جاتی ہے مگر مشرک اور وہ دو مسلمان جو آپس میں لڑے ہوں کہ ان کو نہیں بخشا جاتا۔

☆ تین آدمیوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی

(۱) امام جس سے مقتدی ناراض ہوں

(۲) وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو کر سو گیا ہو

(۳) دو مسلمان جو آپس میں ایک دوسرے سے ناراض ہوں۔

مسلمان کو برا، کافر کہنا یا اس پر لعنت کرنا

☆ کسی مسلمان کو برا کہنا، برا کہنے والے کو ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔

☆ جو مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک یقیناً کافر ہو جاتا ہے۔ جس سے کہا گیا اگر وہ کافر نہ ہوا تو یہ کفر کہنے والے پر لوٹ جاتا ہے۔

☆ مسلمان پر لعنت کرنا اس کے قتل کر دینے کے برابر ہے۔

☆ جو کسی پر لعنت کرے اور وہ اس لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت کہنے والے پر لوٹا دی جاتی ہے۔

مسلمانوں اور عوام کی مدد

☆ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کو نفع پہنچانے کے لئے چلے تو اسکو اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کا ثواب ملتا ہے۔ جو شخص اپنے مضطر بھائی کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس دن ثابت قدم رکھے گا جس دن پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔

☆ جو شخص مسلمان کی کسی قسم کے کلمے سے اعانت کرے یا اس کی مدد میں قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ اس پر ۷۳ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ جن میں سے ایک دنیا و آخرت کی درستگی ہے اور ۷۲ آخرت میں رفع درجات کے لئے ذخیرہ ہیں۔

☆ مخلوق ساری کی ساری اللہ کی عیال ہے آدمیوں میں سب سے زیادہ اللہ کے ہاں محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

☆ بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کوشش کرنے والا اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ جیسے رات بھر نماز پڑھنے والا کہ ذرا بھی سستی نہ کرے اور دن بھر روزہ رکھنے والا کہ ہمیشہ روزہ دار رہے۔

☆ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ لوگوں کی حاجتیں پوری کیا کریں ان کے کاموں میں مدد دیا کریں۔ یہ لوگ قیامت کے دن بالکل بے فکر ہوں گے ان کو کوئی خوف نہ ہوگا۔

☆ اگر لوگ تم پر احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔

☆ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردو۔

☆ جو چاہتا ہے کہ اللہ اسے قیامت کی تکالیف اور غموں سے نجات دے تو چاہیئے کہ تنگ دست مقروض کو مہلت دے یا معاف کردے۔

☆ ایک تاجر کو محض اس لئے بخش دیا گیا کہ وہ تنگ دست مقروض کے بارے میں اپنے گماشتوں سے کہا

کرتا تھا کہ انہیں معاف کردو شائد اللہ ہمیں معاف کردے۔

☆ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دنیاوی حاجتوں میں سے کسی حاجت کو پورا کرے۔ اللہ اس کی ۷۰ حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ جن میں ادنیٰ یہ ہے کہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

والدین کے حقوق اور ان سے سلوک

☆ جو شخص والدین کا حق ادا کرنے میں اللہ کا فرمانبردار ہوتا ہے اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک زندہ ہے تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جو شخص والدین کے حق میں اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلتے ہیں اور اگر ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ پوچھا گیا کہ اگر والدین ظلم کریں۔ تب بھی فرمایا اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔

☆ اللہ کی رضا والدین کی رضا میں اور اللہ کا غصہ والدین کے غصہ میں پوشیدہ ہے۔

☆ اللہ کی اطاعت والدین کی اطاعت اور اللہ کی نافرمانی والدین کی نافرمانی ہے۔

☆ دریافت کرنے پر کہ سلوک میں کس کو مقدم رکھا جائے فرمایا ماں کو، سائل نے پھر پوچھا پھر کس کو فرمایا ماں کو، پھر پوچھا پھر کس کو فرمایا ماں کو، پھر پوچھا پھر کس کو فرمایا والد کو۔

☆ اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور جنت حاصل نہ کی۔

☆ والدین کے فرمانبردار کو مبارک ہو اللہ اس کی عمر دراز کرے۔

☆ جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہشمند ہو اس کو چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

☆ تین شخصوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱) والد کی بیٹے کے حق میں (۲) مظلوم کی (۳) مسافر کی

☆ والدین جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہیں۔

☆ جنت ماں کے پاؤں کے نیچے ہے۔

☆ والدین تیرے بہشت اور تیرے دوزخ ہیں۔

☆ ایک شخص نے جہاد کی خواہش کی فرمایا والدین کی پوری خدمت کر تجھ کو نہ صرف جہاد بلکہ حج اور عمرہ کا ثواب بھی ملے گا۔

☆ ایک شخص نے جہاد کی خواہش کی فرمایا والدین زندہ ہیں اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا انہی کی خدمت میں جہاد کا ثواب ہے۔

☆ پوچھا گیا کہ بہترین عمل کون سا ہے جو اللہ کو محبوب ہو فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا گیا اس کے بعد فرمایا والدین سے اچھا برتاؤ پوچھا گیا اس کے بعد فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد۔

☆ جو والدین کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے والدین کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

☆ سعادت مند اولاد کی بڑی خصلت یہ ہے کہ مرنے کے بعد والد کے دوستوں سے اچھا سلوک اور بہترین برتاؤ کیا کرے۔

☆ والدین کیلئے استغفار، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، والدین کے رشتہ داروں اور دوستوں سے صلہ رحمی اوران کی عزت اور اکرام کرنا۔ یہ سب باتیں والدین کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں شامل ہیں۔

☆ ایک شخص کے پوچھنے پر کہ ایک بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوں کیا میری توبہ ہوسکتی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ تیری ماں ہے بتایا کہ فوت ہوچکی ہیں۔ پھر حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا خالہ ہیں بتایا زندہ ہے فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کر۔

☆ تو اور تیرا مال دونوں تیرے والد کے ملک ہیں۔

☆ جو نیکوکار آدمی اپنے والدین کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ اس کی ہر نگاہ کے عوض ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اگر دن میں سو مرتبہ دیکھا جائے فرمایا اللہ پاک اور بزرگ ہے۔

☆ کسی بندے کے والدین یا ان میں سے ایک مر جاتا ہے اور وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے پھر وہ ان کے لئے دعا کرتا ہے، استغفار کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ اس کو سعادت مندوں میں لکھ لیتا ہے۔

☆ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی ہے۔

☆ والدین کا نافرمان جنت میں نہ جائے گا۔

☆ والدین کے نافرمان پر جنت حرام ہے۔

☆ والدین کے نافرمان کے نہ فرض قبول ہوتے ہیں اور نہ نفل۔

☆ اللہ نے والدین کے نافرمان کو جنت میں نہ داخل کرنے کا ذمہ لیا ہے۔

☆ والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگر چہ وہ تجھ کو مال اور اہل وعیال سے بھی نکل جانے کا حکم دیں۔

☆ والدین کا نافرمان اور ان کو گالی دینے والا ملعون ہے۔

☆ ایک شخص نے پوچھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، زکوٰۃ دیتا ہوں مجھے کیا اجر ملے گا۔ فرمایا تو نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا بشرطیکہ والدین کا نافرمان نہ ہو۔

☆ والدین کی نافرمانی کے گناہ کا مواخذہ پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔

☆ والدین کی نافرمانی اور میدان جنگ سے بھاگنا ایسے گناہ ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

☆ بڑے بڑے گناہوں میں بڑا گناہ اپنے والدین کو گالی دینا ہے (اور جب تو دوسروں کے والدین کو گالی دے تو وہ بھی لازمی بدلہ لے گا تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے اپنے والدین کو گالی دی)

اقرباء کے حقوق اور ان سے سلوک اور صلہ رحمی

☆ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ مہمان کا اکرام وعزت کرے، جو بات منہ سے نکلے اچھی نکلے ورنہ خاموش رہے۔

☆ جو رزق میں برکت پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ عمر زیادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے۔

☆ صلہ رحمی سے باہمی محبت زیادہ ہوتی ہے اور مال بڑھتا ہے۔

☆ جو شخص چاہتا ہے کہ عمر بڑھے، رزق میں کشادگی ہو اور بری موت سے محفوظ رہے اس کو چاہیئے کہ اللہ

تعالیٰ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔

☆ ایمان کے بعد صلہ رحمی اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

☆ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اللہ ہی کی عبادت کر نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر جنت کے نزدیک اور دوزخ سے دور ہو جائے گا۔

☆ صلہ رحمی، ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک، حسن خلق ایسی چیزیں ہیں جن سے عمریں زیادہ ہوتی ہیں اور گھر آباد رہتے ہیں۔ رحم (بچہ دانی) عرش الٰہی سے لٹکا ہوا عرض کرتا ہے جس نے مجھ کو ملایا اس کو ملایا جائے گا اور جس نے مجھ کو قطع کیا اللہ اس کو قطع کرے گا۔

☆ صلہ رحمی یہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار تجھ سے تعلق قطع کرے تو تو اس سے میل جول پیدا کرنے کی کوشش کرے اور صلہ رحمی یہ نہیں کہ قطع کرنے والے سے تو بھی روٹھ کر بیٹھ جائے۔

☆ بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے شخص کو دیا جائے کہ دشمن بھی ہو اور رشتہ دار بھی۔

☆ صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے اگر گناہ گار اور فاجر بھی ہوں تب بھی صلہ رحمی کی برکت سے ان کا مال اور عمر بڑھا دی جاتی ہے۔

☆ قاطع رحم پر جنت حرام ہے۔

☆ نیکی اور صلہ رحمی کا صلہ بہت جلد عنایت کیا جاتا ہے۔

☆ میرا نام رحمٰن ہے۔ میں نے رحم کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو قطع کرتے ہیں قطع کروں گا۔

☆ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا دنیا و آخرت میں جلد از جلد دی جائے مگر سرکشی اور قطع رحمی۔

☆ شعبان کی پندرہویں شب میں تقریباً سب لوگ آزاد کر دیئے جاتے ہیں مگر قاطع رحم، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی۔

☆ ہر جمعرات اور جمعہ کو اللہ کے سامنے بنی آدم کے اعمال پیش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو قبول کر لیتا ہے ماسوائے قاطع رحم کے اعمال کے۔

☆ اللہ کی رحمت ایسی قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم موجود ہوں۔

ہمسایوں کے حقوق اور ان سے سلوک

☆ حضورؐ نے تین مرتبہ فرمایا جس کی ایذا اور شر سے ہمسائے محفوظ نہیں تو وہ مومن نہیں ہیں۔

☆ جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ پڑوس چالیس گھر تک ہے اور جس کی شرارتوں سے پڑوسی محفوظ نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ جس نے پڑوسی کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ستایا۔

☆ ایک آدمی نے کہا کہ فلاں عورت بہت نماز پڑھتی ہے، صدقہ دیتی ہے، روزے رکھتی ہے لیکن پڑوسیوں کو اپنی زبان درازی سے ستاتی ہے۔ فرمایا ایسی عورت جہنم میں ہے۔ اسی طرح دوسری عورت کا ذکر کیا کہ نماز روزہ کم ہے، صدقہ بھی کم ہے لیکن اس کے پڑوسی اس سے امن میں ہیں۔ فرمایا وہ جنت میں ہے۔

☆ جو شخص خود پیٹ بھر کر سویا لیکن پڑوسی بھوکا پڑا رہا وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

☆ بھوکے پڑوسی کو بھی کھانا کھلانے کی ضرورت ہے یہ نہیں کہ خود شکم پری کر لی جائے اور پڑوسی کا خیال نہ رکھا جائے۔

☆ پڑوسی سے زنا کرنا دس غیر عورتوں سے زیادہ گناہ ہے نیز پڑوس میں چوری کرنا دس گھروں کی چوری کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔

☆ جبرائیل مجھے پڑوس کی اتنی زیادہ تاکید کرتے ہیں کہ مجھے گمان ہوا کہ ورثہ میں بھی شامل کر دیئے جائیں گے۔

☆ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک کوئی شخص پڑوسی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے تب تک وہ مومن نہیں ہے۔

☆ ایک دن حضورؐ جہاد کے ارادے سے نکلے فرمایا جس شخص نے پڑوسی کو ایذا پہنچائی ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ ایک نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے پڑوسی کی دیوار کی جڑ میں پانی ڈالا ہے۔ فرمایا تم ہمارے

ساتھ نہیں چل سکتے۔

حقوق اولاد اور تربیت بنات

☆ ایک عورت کو حضرت عائشہؓ نے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ایک ایک تو اپنی بچیوں کو دی اور تیسری اپنے کھانے کے لئے رکھی۔ بچیوں نے وہ کھجور بھی مانگی تو اس نے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی آدھی آدھی ان کو دے دی۔ حضورؐ کو جب علم ہوا تو فرمایا یہ عورت آگ سے آزاد کر دی گئی اور اس پر جنت واجب ہو گئی۔

☆ کسی والد نے اپنی اولاد کو نیک آداب سے افضل کوئی عطیہ عطا نہیں کیا۔

☆ آدمی کا اپنی اولاد کو ادب دینا ایک صالح خیرات سے بہتر ہے۔

☆ اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو اور جب سات برس کے ہوں تو مارو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو ان کو علحیدہ سلاؤ۔

☆ حضور حسنؓ اور حسینؓ کو چومتے اور پیار کرتے اور اسے رحمت فرماتے۔

☆ ولادت کے ساتھ عقیقہ ہے تو اس کی طرف سے خون بہا اور بالوں وغیرہ کی گندگی اس سے دور کر دو۔

☆ جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اس کی طرف سے قربانی کی جائے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکرا یا بکری۔

☆ جب بچہ پیدا ہو کر روئے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور وارث قرار دیا جائے۔

بیٹی

☆ جس کے ہاں بیٹی ہوئی پس وہ نہ زندہ در گور کرے اور نہ اس کو ذلت کی حالت میں رکھے اور اولاد کو اس پر ترجیح دے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

☆ جو شخص دو لڑکیوں کا ان کے بالغ ہونے تک کفیل ہو جائے تو آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا کہ قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔

☆ سب سے مقدم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا ہے پھر جو لوگ رشتہ میں قریب ہوں۔

☆ جو اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

☆ جس شخص کے ہاں دو لڑکیاں ہوئیں اور اس نے ان کے ساتھ بھلائی کی جب تک وہ اس کے پاس رہیں تو یہ لڑکیاں اس شخص کو جنت میں لے جائیں گی۔

☆ جو لڑکیوں کے امتحان میں مبتلا کیا گیا اور اس نے خوشدلی سے ان کی پرورش کی اور ان پر احسان کیا تو یہ لڑکیاں دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائیں گی۔

غلاموں اور خدمتگاروں کے حقوق

☆ جس میں تین خصلتیں ہوں اللہ اس کی موت کو آسان کر دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کرے گا

(۱) ناتواں اور مسکینوں کے ساتھ نرمی (۲) والدین سے نیک سلوک

(۳) غلاموں کے ساتھ احسان

☆ غلاموں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا برکت کا باعث ہے اور بدخلقی سے پیش آنا بے برکتی کا موجب۔

☆ کھانا کپڑا غلام کا حق ہے اور اس کو وہی تکلیف دی جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔

☆ بدترین شخص وہ ہے جو تنہا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو چابک سے مارتا ہے اور اپنی بخشش اس سے روکتا ہے

☆ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ انہیں اس قسم کا کھانا کھلاؤ جو خود کھاؤ اور اس قسم کا کپڑا پہناؤ جسے خود پہنو اور اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دی جائے جو اس پر غالب آئے اور اگر کبھی ایسے کام کی تکلیف دی تو خود بھی اس کی مدد کرے۔

☆ اپنے خدمت گاروں سے ہر روز ستر بار درگذر کیا کرو۔

خاوند کے حقوق

☆ عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامنی اختیار

کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں جس دروازے سے چاہے گی داخل ہوگی۔

☆ اگر میں کسی شخص کو دوسرے کے لئے سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

☆ اگر مرد عورت کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ کے پتھر سیاہ پہاڑ پر اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سرخ پہاڑ کی طرف لے جائے تو اسے اس کا حق ہے۔

☆ عورتوں میں بہتر عورت وہ ہے کہ جب مرد اس کو دیکھے تو اس کو خوش کردے اور جب وہ حکم دے تو اس کا حکم بجالائے اور اپنی جان اور مال مین کسی ایسی بات میں اس کی مخالفت نہ کرے جو اس کو ناگوار ہو۔

☆ جب خاوند اپنی بیوی کو بستر خواب کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے اور اس سبب سے وہ خفا ہو کر سو رہے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

☆ جب آدمی بیوی کو کسی ضرورت کے لئے بلائے تو فوراً اسکے پاس آئے خواہ وہ تندور پر روٹی پکارہی ہو۔

☆ نیک بیوی کی صفات یہ ہیں کہ جب اس کو حکم دیا جائے تو تعمیل کرے جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کردے اگر کبھی اس کو قسم دی جائے تو پوری کردے۔ خاوند کہیں باہر چلا جائے تو اپنی عصمت اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔

☆ حصین بن محصن کی پھوپھی کو فرمایا تیرا خاوند ہی تیری جنت اور دوزخ ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا عورت پر سب سے بڑا حق کس شخص کا ہے فرمایا خاوند کا، پوچھا مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا ماں کا۔

☆ اطاعت شوہروں کے حقوق کو معرفت پر موقوف ہے مگر تم میں سے بہت ہی کم عورتیں خاوندوں کے حقوق ادا کرنے کو تیار ہیں۔

☆ جو عورت اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے وہ جنت میں داخل ہوگی۔

☆ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو عورت اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی وہ

اپنے رب کی نافرمان ہے۔ اپنے رب کا حق ادا کرنا اس پر موقوف ہے کہ خاوند کا حق ادا کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی۔

☆ اگر شوہر بیوی سے اس کا نفس طلب کرے اور بیوی اونٹ کے پالان پر بیٹھی ہو تب بھی منع نہ کرے۔

☆ کوئی عورت ایمان کی لذت اور حلاوت کو حاصل نہیں کرسکتی جب تک وہ شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

☆ کسی عورت کو یہ حلال نہیں کہ وہ بغیر خاوند کی اجازت کے کسی کو گھر میں آنے دے۔

☆ وہ عورت جو اللہ پر ایمان رکھتی ہے اس کو یہ حلال نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص کو گھر آنے کی اجازت دے جس کا گھر میں آنا اس کے شوہر کو ناپسند ہو۔

☆ عورت کو یہ جائز نہیں کہ وہ ایسی حالت میں گھر سے نکلے کہ اس کا خاونداس کے نکلنے سے ناراض ہو۔

☆ عورت کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو مارے یا اس کے بستر سے علیحدہ سوئے اگر شوہر ظالم ہے تو یہ اس کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔ اگر شوہر نے عذر قبول نہ کیا تب بھی اس عورت کی صحبت ختم ہوگئی۔

☆ جب کوئی عورت خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے تو اس شخص کے حصے کی حور جنت میں سے کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اس کو تکلیف نہ پہنچا۔ تیرے پاس تو یہ چند روزہ ہے یہ تو بہت جلد ہمارے پاس آنے والا ہے۔

☆ جب خاوند نے عورت کو بلایا اور بیوی نے نہ مانا حتیٰ کہ وہ غصے میں سو رہا تو اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے اس عورت کی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی۔ تیسری روایت میں ہے کہ کوئی نیک عمل آسمان پر نہیں چڑھتا۔

☆ جو عورت خاوند کی بلا اجازت گھر سے نکلتی ہے تو وہ جب تک لوٹ کر نہ آئے اس پر تمام آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں اور یہ عورت جس چیز پر گزرتی ہے وہ چیز اس پر لعنت کرتی ہے۔

عورت کا خوشبو استعمال کرنا اور بناؤ سنگھار کرنا

☆ جو عورت خوشبو لگا کر غیر مردوں کی مجلس سے گزرتی ہے تو وہ عورت زانیہ ہے۔

☆ عورت جب عطر اور خوشبو کی چیزیں مل کر ایسی مجلس میں جاتی ہے جہاں غیر محرم بھی ہوں تو وہ زانیہ کے حکم میں ہے۔

☆ ہر آنکھ جو نظر بد سے دیکھے زانیہ ہے اور جو عورت خوشبو مل کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ اسی ہے اور ویسی ہے (یعنی بدکار)

☆ آپ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک عورت کو دیکھا کہ زینت کے ساتھ مسجد سے گزر رہی ہے فرمایا اپنی عورتوں کو اس سنگار کے ساتھ مسجد میں آنے سے روکو۔ بنی اسرائیل کی یہی حرکت لعنت کا باعث بنی۔

☆ ایسی عورتیں جو باریک کپڑا پہنتی ہیں جس سے ان کا بدن نظر آتا ہے یہ عورتیں اپنے بناؤ سنگار سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود بھی غیروں کی طرف مائل ہوتی ہیں کپڑے پہنے ننگی ہیں اس قابل ہیں کہ ان پر لعنت کرو یہ سب ملعون ہیں۔ بعض روایات میں ساتھ یہ بھی ہے کہ ان کے سر اونٹ کے کوہان کے مانند ہیں۔

☆ جو عورت بالوں کو چپکاتی اور چلپواتی ہے یا بدن کو گودتی اور لدواتی ہے یا دانتوں کو گھس کر اور ریتی سے چمکاتی ہے یا بھنوؤں کو مونڈ کر باریک بناتی ہے اس قسم کی تمام عورتیں ملعون ہیں اور ان پر اللہ کی لعنت ہے۔

نوحہ کرنا

☆ جو کسی میت پر ماتم کرے اپنے منہ کو پیٹے گریبان کو پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ جو عورت مردے پر چیخ کر روئے یا ماتم کی وجہ سے سر منڈائے یا اپنے کپڑوں کو پھاڑے میں اس سے بری ہوں۔

☆ جو لوگ میت پر روتے ہیں تو میت کو انکے رونے کے باعث عذاب ہوتا ہے۔

☆ تین باتیں کفر کی ہیں۔

(۱) مردے پر چلا کر رونا (۲) گریبان کا پھاڑنا (۳) نسب پر طعن کرنا

☆ دو آوازیں ملعون، دنیا و آخرت دونوں میں ان پر لعنت کا سلسلہ رہتا ہے۔

(۱) ایک خوشی کے موقع پر گانے بجانے کی آواز

(۲) دوسرے مصیبت کے وقت چلا کر رونے کی

☆ چار باتیں میری امت میں زمانہ جاہلیت کی ہیں۔

(۱) حسب ونسب پر فخر کرنا (۲) دوسروں کے نسب میں طعن کرنا

(۳) بارش کو تاروں کی طرف منسوب کرنا (۴) میت پر نوحہ کرنا

☆ میت پر رونے والیوں کو دوزخ کے دوطرفہ صف بنا کر کھڑا کر دیا جائے گا اور یہ کتوں کی طرح اہل جہنم پر روتی ہونگی۔

مقام معرفت واحسان

لطائف کو ذاکر بنانا

انسان کے نفس میں صوفیائے کرام نے چھ لطائف معلوم کیئے ہیں جیسے جسم مین کان، آنکھ، ناک وغیرہ وغیرہ الگ الگ کام کے لئے ہیں اسی طرح نفس کے باطنی دنیا کے تجربات کے لئے بھی یہ مختلف لطائف جدا جدا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تک پہنچنا حال سے ہوا کرتا ہے قال سے نہیں۔ حال اور قال علم تصوف کے اصطلاحات ہیں تیرے لئے اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ وہ ''قال'' ہے جو تقریر یا تحریر کے ذریعے سیکھا جا سکے۔ اور ''حال'' وہ ہے جو تقریر یا تحریر کے ذریعے نہ سیکھا جا سکے۔ مثلاً ایک شخص نے راکٹ نہیں دیکھا ہے تو تم اس شخص کو راکٹ کی پوری تفصیلات زبانی سمجھا سکتے ہو اور کتاب کے ذریعے بھی۔ حتیٰ کہ اس کا ذہن اس کا مکمل نقشہ صحیح طور سے حاصل کر لے گا اور خاص کر اگر اس کی تصویریں بھی ساتھ ساتھ بناتے جائیں پھر تو کسی قسم کے شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک قالی مسئلہ ہے اس لئے دوسروں تک زبان، قلم، فلم اور ٹیلی وژن

وغیرہ کے ذریعے منتقل کیا جاسکتا ہے برعکس اس کے اگر آپ کسی ایسے شخص کو مٹھاس کی کیفیت بتانا چاہیں جس نے کبھی کوئی میٹھی چیز نہ چکھی ہو تو ایسا کبھی بھی نہ کرسکیں۔ ایک کیا ہزاروں کتابیں لکھ ماریں، کروڑوں میٹھی چیزوں کی تصاویر سامنے رکھ دیں۔ تقریروں پر تقریریں کرتے چلے جایئے لیکن وہ خاک بھی مٹھاس کی کیفیت کو نہ سمجھ سکے گا کیونکہ یہ حالی مسئلہ ہے اور تقریر، تحریر، فلم وغیرہ سے منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

قالی مسئلوں کو سیکھنا اکثر مشکل ہے دنیا کے تمام علوم قالی ہیں اور آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ریاضی، سائنس وغیرہ مضامین کو سیکھنا کس قدر مشکل ہے اور ایک ذہین سے ذہین انسان کے لئے بھی مکمل طور سے کسی ایک مضمون پر مہارت حاصل کرنے کے لئے کتنے سال صرف کرنے پڑتے ہیں۔ کتنے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں بدلنی پڑتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے کہ اس نے حالی مسئلوں کا سیکھنا بہت ہی آسان اور بے شک وشبہ کردیا ہے جس کو بھی مٹھاس کے معنی سکھانے ہوں زبان پر تھوڑی سی چینی رکھ دیجئے اور معاملہ ختم۔ جو معاملہ ہر طرح سے ایک عالم کے سمجھانے سے بھی باہر ہے ایک جاہل شخص محض چینی چکھا کر سمجھا سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ احسان نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عارف صرف سائنسدان، فلاسفر اور بڑے بڑے عالم ہوتے۔ عوام تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے محروم رہتے۔ یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے۔ قرآن پاک کی گواہی ہے کہ نبیوں کے اکثر عالم تعلیم یافتہ اور دنیاوی لحاظ سے لائق کہلانے والے ہی سد راہ بنے ہیں اور وہ اکثر نبیوں کو یہ کہہ کر جھٹلاتے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو تمہارے ماننے والے یہ جاہل لوگ نہ ہوتے جن کو بات کرنے کی سمجھ اور پرکھنے تک کی تمیز نہیں۔ بیچارے نہ سمجھتے تھے کہ یہ معاملات ''حال'' کے ہیں ''قال'' کے نہیں۔ سمجھنے اور پرکھنے سے سمجھ میں نہیں آتے بلکہ چکھنے سے سمجھ میں آتے ہیں۔ عالم نہیں چکھے گا نہ سمجھے گا۔ جاہل چکھے گا سمجھ جائے گا۔ آج کل کے تعلیم یافتہ انسان کی گمراہی کا سبب بھی یہی تکبر ہے وہ اللہ کو عقلی علوم سے سمجھنا چاہتے ہیں جو ناممکن ہے۔ اللہ والوں کی صحبت میں قلب اللہ کا مزا چکھ لیتے ہیں لیکن چونکہ اللہ والوں کی صحبت میں تعلیم یافتہ طبقہ اور خاص کر افسر شاہی بیٹھنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں اور چونکہ اللہ والے ایسے ایسے کام کرنے کو کہتے ہیں کہ ان کو یہ کسر شان سمجھتے ہیں مثلاً جہر سے اللہ اللہ کہنا تو اس لئے یہ بابو اور صاحب طبقہ اہل اللہ کے پاس جانے سے تکبر کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے

محروم رہ جاتے ہیں۔ سائنس اور باقی علوم نے اس زمانے میں ترقی کی ہے اگر اللہ علم سے سمجھ میں آتا تو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے عارف زیادہ ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ سورہ واقعہ میں فرماتا ہے کہ مقربین پہلے زمانے میں بہت اور بعد کے زمانے میں کم ہیں۔ پس یا تو انسان خود بینا ہو اور یا کسی بینا کے ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دے ورنہ یہ سیڑھیاں سخت خطرناک ہیں۔ ہر وقت گرنے کا خطرہ ہے۔

لطائف مندرجہ ذیل ہیں

(۱) لطیفہ قلب............بائیں پستان کے نیچے

(۲) لطیفہ رح............دائیں پستان کے نیچے

(۳) لطیفہ سر............لطیفہ قلب اور رح کے درمیان وسط سینہ میں

(۴) لطیفہ نفس............عین ناف

(۵) لطیفہ خفی............ سجدہ کے سبب سے جس جگہ نشان پڑتا ہے۔

(۶) لطیفہ اخفی............ تالو کے مقام میں سر کی اگلی جانب اس جگہ بچوں کے سر میں جنبش اور حرکت محسوس ہوتی ہے۔

لطیفہ قلب کو ذاکر بنانا

بہتر ہے کہ وضو کر کے کسی صاف ستھری اور خاموش جگہ میں آنکھیں بند کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھا جائے اور ایسا تصور کیا جائے جیسے تو کہیں فضاء میں ہے تیرے اوپر، نیچے، دائیں، بائیں ماسوائے اللہ کے اور کچھ نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر سمت سے تجھے گھیرے ہوئے ہے اور تیری طرف متوجہ ہے اب اپنے جسم کے اندر قلب کے لطیفے کے مقام کی طرف توجہ کیا جائے اور جو حرکت محسوس ہو اس کو یوں جان لیا جائے جیسے کہہ رہا ہے۔ اللہ ہو۔ اللہ ہو۔ اللہ ہو۔ یعنی اللہ وہی ہے۔ اللہ وہی ہے۔ اللہ وہی ہے۔ (یعنی ہر طرف اور ہر جگہ اللہ ہی ہے) شروع شروع میں زبان سے بھی ''اللہ ہو'' کہنا بہتر ہوگا کم از کم تین بار دن میں یکسوئی کے ساتھ یوں کیا جائے جتنا وقت اللہ تجھے دے اور اس میں سے جس قدر تو نفس کی خوشی کے ساتھ بیٹھ سکے تو بیٹھ، اس کے علاوہ باقی اوقات

میں بھی اس لطیفہ کی حرکت کی طرف سے غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، کھاتے، پیتے، سوتے، جاگتے اس لطیفے سے ''اللہ ہو'' ''اللہ ہو'' کہتے سمجھا جائے۔(یہاں تک کہ بیت الخلاء میں بھی) جب یہ ذکر پک جائے تو اس کے بعد دوسرے لطیفے یعنی لطیفہ رح کی طرف متوجہ ہو۔ذکر کے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ عین اشغال کے وقت بھی اس سے ذرہ برابر غفلت نہ ہو لیکن لطیفہ رح کا ذکر سننے سے پہلے چار پانچ منٹ ذکر قلبی بھی سن لیا کرو اس کے بعد لطیفہ رح کی طرف متوجہ ہو تا کہ دوسرے لطیفہ کی طرف توجہ کے دوران پہلا لطیفہ ذکر نہ چھوڑ دے جب دوسرے لطیفہ کا ذکر مکمل ہو جائے تو پھر تیسرے کی طرف، چوتھے، پانچویں اور چھٹے کا ذکر پکا کرلیں۔

جب ان لطائف کے جدا جدا ذکر سے فارغ ہو جایا جائے تو پھر ان سب کا ذکر آن واحد میں سنا جائے۔

سلطان ذکر

جب لطائف کے مقامات سے ذکر کی پہچان ہو جائے تو پھر اسی طرح سے تمام بدن کے ساتھ ذاکر ہو جا۔اپنے جسم کے تمام اعضاء کے ذکر سے آگاہی حاصل کیا جائے حتیٰ کہ کسی وقت بھی تمام اعضاء کے ذکر سے غفلت نہ ہو۔

سلطان ذکر کے کئی ایک اثرات ہیں۔

☆ کبھی تو بدن میں ایک خاص قسم کی جنبش پیدا ہوتی ہے۔

☆ کبھی اعضاء میں لرزہ اور کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

☆ کبھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

☆ کبھی چیونٹیاں سی بدن پر چلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور تمام جسم میں خنکی اور سبکی معلوم ہوتی ہے۔

☆ کبھی سخت گرمی میں سردی محسوس ہوتی ہے۔

☆ اور کبھی جسم کے بال تک جہراً ''ہو'' یا ''اللہ ہو'' کا ذکر شروع کر دیتے ہیں اور یوں ملتے ہیں جیسے کہ

سخت آندھی کے وقت زمیں پر اگی ہوئی گھاس۔

☆ کبھی کبھی ایک نور بھی معلوم ہوتا ہے

اس ذکر کے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ کسی وقت اس شغل سے غفلت نہ ہو نیز درودیوار خس وخاشاک ہر چیز سے ذکر سنائی دے۔

اس کے بعد کشف قبور، کشف ذکر لطائف، نسب الی اللہ معلوم کرنے، کسی کے دل میں تو بہ محبت وغیرہ جیسی خاصیت پیدا کرنے، کسی آئندہ واقعہ کی کشف وغیرہ وغیرہ کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے لیکن چونکہ اکثر طالب انہی چیزوں میں پڑ جاتے ہیں اوران چیزوں میں توقف سیر وسلوک کی دشواری کا باعث ہے اس لئے ان کے طریقے لکھنے سے اعراض کیا جاتا ہے کہ یہ تو محض شعبدہ بازی ہے۔ ایک ہندو جوگی بھی ایسے کمالات کا اظہار کر سکے گا اس قسم کے کمالات اللہ تعالیٰ سے قرب کا باعث نہیں بلکہ دوری کا باعث ہیں جیسے دنیا کی محبت اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے کہ انسان دنیا ہی کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اس سے کہیں خطرناک یہ کشف قبور وغیرہ کے واقعات ہیں کہ انسان ان کی طرف یکسو ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے پوری غفلت ہوجاتی ہے اور یہ غفلت پہلی غفلت سے کہیں زیادہ خطرناک ہے کیونکہ دنیا کی وجہ سے جو غفلت طاری ہوتی ہے تو انسان اس غفلت کی وجہ سے اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتا ہے لیکن کشف وغیرہ کے باعث جو غفلت ہوتی ہے اس میں سالک اپنے آپ کو راہ راست اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ سمجھتا ہے اگرچہ حقیقتاً قرب کی نشانی نہیں اور اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر کمالات دجال اپنے وقت میں ظاہر کرے گا اگرچہ دجال ولی اللہ نہیں بلکہ عین اللہ کا دشمن ہے۔

دوران اشغال مختلف قسم کے تجربات اور عجائب وغرائب دیکھنے میں آئیں گے لیکن چونکہ ہر سالک کے تجربات جدا جدا ہوتے ہیں اس لئے اشغال کے مختلف فوائد کا ذکر ضروری نہیں پس ان تجربات سے بے نیاز ہوکر صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر میں محو رہا جائے کہ یہی اللہ کی ولایت ہے۔

شغل نفی

اپنے آپ پر ایسی حالت کا طاری کرنا کہ دماغ ہر قسم کے سوچ سے بالکل خالی ہوجائے قوت ادراک محض بیکار ہوجائے اس حالت کے طاری کرنے کے مختلف طریقے ہیں جن میں سے ایک تیرے لئے درج ہے۔

تنہائی میں خاموش آنکھیں بند کئے ہوئے قبلہ رو بیٹھ کر اپنے سینے کے اندر خلاء کی طرف متوجہ ہو اب اس خلاء کو تصور سے فراخ کرتے چلے جاؤ ایسی حالت میں کہ تمام کائنات کی نفی ہوجائے نہ زمین رہے نہ آسمان صرف خلاء ہی خلاء رہ جائے اور اسی حالت پر قیام کیا جائے حتیٰ کہ خود اپنے آپ سے بھی غفلت ہوجائے۔ یاد رہے کہ دراصل خلاء کوئی چیز نہیں بلکہ رب العالمین ہر جگہ بمعہ ذات اور صفات موجود ہے تو خلاء کے کیا معنیٰ؟ جب گلاس سے پانی کو ہٹادیا جائے تو ہوا خود بخود موجود ہوجاتی ہے۔ اسی طرح جب انسان کی قوت ادراک بالکل ختم ہوجاتی ہے تو قلب میں اللہ تعالیٰ ہی موجود ہوتا ہے۔ اس مقام میں اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو جو کچھ اپنی نشانیوں میں سے دکھانا چاہے گا دکھادے گا کبھی توحید افعالی منکشف ہوتا اور کسی کو رنگا رنگ کے انوار۔ عرض اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا وہ وہ سامان چھپا رکھا ہے جس سے اکثریت غافل ہے اس مقام میں رنگارنگ کے انوار بھی دکھائی دیتے ہیں لیکن اس شغل کو یہاں تک جاری رکھا جائے حتیٰ کہ نسبت بے رنگی حاصل ہو اس شغل کی طرف اکثر متوجہ ہونا چاہیئے تاکہ جس وقت چاہے اور جب چاہے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے آپ کو اس مکمل غفلت اور قوت ادراک سے محض خالی ہوجانے کی حالت کو طاری کیا جاسکے۔ اس مقام میں اللہ تعالیٰ تجھے جو کچھ دکھلائے اسے صوفیائے کرام کی اصطلاح میں ''سیر فی اللہ'' کہا جاتا ہے اور مقام معرفت کی انتہا یہی سمجھی جاتی ہے۔

مقام ولایت یا احسان

مقام ولایت، مقام معرفت سے کوئی جدا چیز نہیں بلکہ مقام معرفت میں قلب کا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے ساتھ ایک خاص قسم کا رابطہ پیدا کرنا ہے اور مقام ولایت اس رب العالمین کے دربار میں قریب

سے قریب تر مقام پر فائز ہونا ہے اور مقام معرفت کی مثال یوں سمجھو جیسے کوئی شخص بادشاہ کے دربار تک رسائی حاصل کرلے اور مقام ولایت کی مثال یوں ہوگی کہ دربار شاہی میں پہنچنے کے بعد بادشاہ کا منظور نظر بننے کے لئے کوشش کی جائے تاکہ بلند سے بلند مقام کی طرف ترقی حاصل ہو۔

نوٹ: **مقام معرفت** سے یہ مطلب سمجھنا غلط ہوگا کہ طالب اللہ کو پہچان لے گا اگر تمام سمندر سیاہی اور تمام درخت قلمیں ہوجائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات اور نشانیاں ختم نہ ہوں۔ (لقمان۔۲۷، کہف۔۱۰۹) تو ایسے کو پہچاننا کیسا جس اللہ کا پردہ نور ہے اور اگر وہ پردہ ہٹادے تو دنیا کی چیزیں تاب نہ لاکر فنا ہوجائیں تو ایسے اللہ کو اس جہاں میں دیکھنا کیسے؟ البتہ کائنات میں جو کچھ ہے حتیٰ کہ تیرا وجود، تیری خواہش، تیری سوچ یہ بھی اللہ تعالیٰ اور تجھ میں حجاب ہے اس لئے جب سب حجابات ختم ہوجاتے ہیں تو کم از کم وہ مقام حاصل ہوتا ہے جس میں اللہ موجود ہوجاتا ہے۔

مقام ولایت کی ابتداء ''احسان'' کے مراقبہ سے کرنی چاہیئے۔ حضورؐ سے جبرائیلؑ نے پوچھا کہ ''احسان'' کیا ہے؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح سے کرے جیسے کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے کہ

(۱) تم جدھر مڑو اس طرف اللہ کا چہرہ ہے۔ (البقرہ۔115)

(۲) تمام چیزیں ہلاک ہوجائیں گی ماسوائے اللہ کے چہرے کے۔ (قصص۔88)

(۳) ہر چیز نے فنا ہوجانا ہے لیکن تیرے جلال واکرام والے رب کا چہرہ باقی رہے گا۔ (رحمٰن 27-26)

(۴) اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔ (حدید۔4)

(۵) اللہ تعالیٰ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ (نساء۔126)

(۶) جب تین آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو چوتھا ساتھ اللہ ہوتا ہے اور جب پانچ سرگوشیاں کرتے ہیں تو چھٹا ساتھ اللہ ہوتا ہے اور نہ کم تعداد ہے اور نہ زیادہ مگر ساتھ اللہ ہوتا ہے اور قیامت کے دن تمہیں بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ (مجادلہ۔7)

(۷) البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے مجھے ہدایت کرے گا۔ (شعراء۔62)

(۸) اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے۔ (نور۔35)

(۹) البتہ انسان نہیں جانتا کہ اللہ اسے دیکھتا ہے۔ (علق۔14)

(۱۰) ہم انسان کے رگ گردن سے بھی اسکے زیادہ قریب ہیں۔ (ق۔16)

(۱۱) اللہ اول ہے اور آخر ہے ظاہر ہے اور باطن ہے۔ (حدید۔3)

(۱۲) تمام تر تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ (بنی اسرائیل۔111)

(۱۳) وہی پرورش کرتا ہے تمہاری اور پرورش کی تمہارے اگلوں کی۔ (شعراء۔26)

(۱۴) تمہاری نظر مجھے نہیں پاسکتی مگر میری نظر تمہیں پالیتی ہے۔ (انعام۔103)

ان آیات شریفہ میں سے ہر ایک کو جدا جدا تنہائی میں بیٹھ کر اور چلتے پھرتے بھی سوچ لیا کرو اور ان آیات کے معنی جیسے ہیں ویسے ہی درست سمجھ مثلاً تمہارے سوچ کا طریقہ کچھ یوں ہونا چاہیئے۔

مراقبہ نمبر ا

آیت: کل شیء هالک الا وجهه (قصص۔۸۸) (تمام چیزیں ہلاک ہوجائیں گی ماسوائے اللہ کے چہرے کے) یعنی جب زمین، آسمان، ستارے سب ختم ہوجائیں گے تو اس وقت اللہ کا منہ رہ جائے گا لیکن جب ستارے ختم ہوجائیں گے تو پھر تو وہ چیز رہ جائے گی جس کو خلاء کہتے ہیں۔ کیا جس کو خلاء کہتے ہیں۔ کہیں یہی اللہ کا منہ نہ ہو۔ نہ نہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں۔ (شوریٰ۔۱۱) اور موسیٰ کو فرمایا کہ تم مجھے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (اعراف۔۱۴۳) تو پھر خلاء اللہ کا منہ کیسے ہوسکتا ہے؟ لیکن ہاں ایک بات تو ہے وہ یہ کہ اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے ذات نہیں کہا۔ منہ کہا ہے منہ تو ذات سے ضرور جدا ہوتا ہے جیسے میرا منہ میری ذات سے ایک بالکل الگ چیز ہے منہ تو اس پردے کو کہتے ہیں جس کے پیچھے بینائی، شنوائی اور سوچ موجود ہو۔ ہاں اس معنی میں تو خلاء اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہوسکتا ہے کیونکہ خلاء میں وہ کون سی جگہ ہوگی جہاں اللہ تعالیٰ کی بینائی اور شنوائی موجود نہ ہوگی۔ ٹھیک ہے آخر اللہ نے تو کہا ہے کہ ''میرے لئے بلند بلند مثالیں ہیں۔'' (نحل۔60)

اس کا مطلب یہ ہے کہ سوچنے کی کچھ گنجائش اللہ نے رکھی ہے۔ اگر سوچنے کی ممانعت ہوتی تو اللہ تعالیٰ یوں نہ فرماتا اس خلاء کو اگر سوچا جائے تو واقعی اس میں اور بھی صفات اللہ تعالیٰ جیسی موجود ہیں کیا کسی ایسے وقت کو سوچا جا سکتا ہے کہ خلاء بھی نہ ہو۔ سوچ سے تو ضرور بعید ہے میں ہر ایک چیز کی نفی کر سکتا ہوں لیکن خلاء کی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اول کی صفت اس میں ضرور موجود ہے کیا جب سب چیزیں فنا ہو جائیں گی تو اس وقت کیا خلاء بھی ختم ہو جائے گا؟ خلاء نہ ہوگا تو کیا ہوگا؟ یہ بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔ ضرور ہے کہ اس میں آخر کی صفت بھی پائی جاتی ہے اور خلاء ہے بھی ہر جگہ۔ جس طرف دیکھیں خلاء ہی خلاء پر نظر پڑتی ہے تو نہ تو انسان خلاء کی ابتداء بتا سکتا ہے نہ انتہا۔ اس لئے لا انتہائی صفت بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ تمام چیزوں کو محیط ہے۔ واقعی ظاہر ایسی کہ اس سے ظاہر چیز نہیں اور باطن ایسی کہ اس سے باطن چیز نہیں۔ اگر کسی سے پوچھا جائے کہ تمہارے سامنے کیا ہے؟ تو کہہ دے گا دیوار یا درخت یا اونٹ لیکن یہ کبھی نہ کہے گا کہ خلاء کیونکہ یہ باطن ہے اور ہاں کہیں اسی کو تو زمین آسمان کا نور نہیں کہا گیا؟ نور کی خاصیت تو یہ ہے کہ اس کی مدد سے چیزیں دیکھی جاتی ہیں اور کائنات کی چیزیں بھی تو خلاء ہی کی وجہ سے دکھائی دیتی ہیں نہ تو خلاء کی شروع بتائی جا سکتی ہے اور نہ ختم۔ اگرچہ وقت گزرتا جاتا ہے اور تمام چیزیں بدل جاتی ہیں لیکن خلاء میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یہی خلاء ہے جو ہمارے آباؤ اجداد کے وقت بھی موجود تھا اور اب بھی موجود ہے تو یہ بھی تو ہے کہ ہماری نظر خلاء کو محیط نہیں ہو سکتی اور خلاء ہمیں ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ بلکہ لطیف سے لطیف چیزیں مثلاً cosmic rays , x-rays یا ان سے بھی لطیف ترین چیزیں اس میں موجود ہیں اور یہ سب سے لطیف ترین ہے اس کی بلندی اور عالیشانی کے مقابلہ میں تمام دنیا کی حقیقت ایک نقطہ کے بھی نہیں خبیر بھی اتنی کہ دنیا جہاں کی باتیں بمعہ عکس کے اس میں موجود ہیں یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کے وقت کے واقعات اور اس سے پہلے کے واقعات بھی تو اس میں ابھی تک موجود ہیں۔ جس طرح روشنی باقی ستاروں سے ہم تک پہنچنے میں وقت لیتی ہے اور بعضوں سے کروڑہا کروڑہا سالوں کے بعد روشنی پہنچتی ہے اسی طرح ہماری زمین کی روشنی بھی تو جاتے وقت وقت لے گی اگر بالفرض کوئی ایسا سیارہ ہو جہاں اب زمین کے اس وقت کی شعائیں پہنچ رہی ہوں جب آدم علیہ السلام زمین پر حیات تھے اور اگر بالفرض اس سیارے پر سائنسدان ہوں اور ان کے پاس ایسے آلات ہوں کہ ان کا مطالعہ

کر سکے تو وہ تو آدم علیہ السلام کو ہی زمین پر چلتا پھرتا ہوا دیکھیں گے تب ہی تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ سب کچھ روشن کتاب میں موجود ہے۔ (نمل۔۷۵) اور یہ کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ لکھا جا رہا ہے اور یہ کہ تم جو بات منہ سے نکالتے ہو تو محافظ نگران اس کو لے لیتے ہیں۔ (الانفطار 12-10) اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ میں بھی کچھ کرتا ہوں یا کیا ہے سب موجود ہے کیا اللہ تعالیٰ اب بھی میرے ان کاموں کو دیکھ رہا ہے جو جو نافرمانیاں میں نے اس کی کی ہیں کیا وہ اب بھی اس کے سامنے ہیں او...... اے اللہ معاف فرما میں بدکار ہوں۔ سیاہ کار ہوں اپنے کئے ہوئے پر شرمندہ ہو جاؤں۔ شرم سے مر جاؤں اپنے پر غصہ ہو جاؤں۔ اے مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان، اے مجھ پر مجھ سے بھی زیادہ مہربان، تجھ سے معافی چاہتا ہوں۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے ان گناہوں کے نقش تک کو مٹا دے۔ رب العزت تو سب کچھ پر قادر ہے ہاں! تو میں تو دور نکل گیا میں تو خلاء کو سوچ رہا تھا یہ تو سچ ہے ہم تو دن رات اس خلاء سے غفلت کرتے تھے سمجھتے تھے کہ کوئی دیکھتا ہی نہیں۔ اگر یہی اللہ کا چہرہ ہے تو پھر ہماری کون سی بات اور کون سا عمل اس سے چھپا رہا ہوگا یہ تو بڑی شرمندگی ہوئی۔ اے اللہ! معاف فرما آمین! لیکن جو کچھ میں نے سوچا یعنی خلاء کوئی چیز نہیں یہی تو اللہ کا وہ منہ ہے جو سب چیزوں کے فنا ہونے کے بعد باقی رہتا ہے تو پھر حضرت محمد ﷺ نے صاف کیوں نہیں کہہ دیا کہ یہی اللہ کا منہ ہے۔ ہاں! لیکن یہ تو میری کم علمی ہے حضورؐ نے تو فرمایا تھا کہ نماز ایسی پڑھا کرو جیسے تو اللہ کو دیکھتا ہے یہ بھی کہا تھا کہ سامنے مت تھوکا کرو کیونکہ اللہ کا منہ تیری طرف ہوتا ہے اب سمجھا کہ حضورؐ التحیات پڑھتے وقت جب اشھد ان لا الہ الا اللہ پر پہنچتے تو انگلی شہادت کیوں اٹھاتے۔ انگلی سے اسی اللہ کے الہٰ ہونے کی گواہی دیتے تھے جس کو وہ اپنے سامنے پاتے تھے اور ایک دفعہ جو فرمایا کہ اس جائے نماز کو ہٹا لو اس کے پھولوں نے مجھے اللہ سے مشغول کیا اس کا مطلب بھی تھوڑا تھوڑا سمجھ میں آ گیا تو مطلب یہ ہوا کہ یہی خلاء اللہ تعالیٰ کا منہ ہے۔ جب کوئی ایٹم بم گرتا ہے آبادیوں کی آبادیاں تباہ ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا چمکتا ہو منہ تب بھی قائم رہتا ہے شائد انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے کہ سب چیزوں کے آخری وارث ہم ہی ہیں (عمران۔۱۸۰) اب تو مجھے پھر میرے قرآن شریف کو پڑھنا چاہیئے کیونکہ اب تو بہت سی آیات کے ترجمے سمجھ میں آنے لگے ہیں۔ واقعی قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اے اللہ تدبر عطاء فرما اور اپنے کلام پاک کی سمجھ اور اس سمجھ پر عمل عطاء فرما

تا کہ مجھ سے راضی رہے ایسا تو خلاء کوئی چیز نہیں یہ اللہ کا چہرہ ہے لیکن نہیں مجھے فوراً فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی یہ باتیں فوراً لوگوں کو بتانی چاہیئں۔ ممکن ہے بعد میں اللہ تعالیٰ میرے علم میں اضافہ کر لے میں کچھ اور کہنا شروع کردوں تو جس جس نے میرے نے اپنے پہلے عقائد میں رنگا ہوگا ان کو کہاں ڈھونڈوں گا البتہ خود تنہائی میں سوچتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے مجھے سوچ سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جو کوئی بھی میری طرف جدوجہد کرے گا میں اپنے راستے اس کو سمجھا دوں گا۔ (عنکبوت۔69) مجھے اپنے اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ انشاء اللہ میری رہنمائی فرمائے گا لیکن امید ہے کہ میں نے جو کچھ سوچا وہ بھی غلط نہیں۔ آخر ابرہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے کائنات کے عجائبات اس کے سامنے کردئے تا کہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائے تو اس نے پہلے پہل تو تمام دنیاوی چیزوں کی نفی کی اور اس کے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی تھی کہ اللہ وہ ہوگا جو کسی وقت غروب نہ ہوگا اور دوسری یہ بات کہ وہ سب سے بڑا ہوگا اس لئے تو اس نے چاند اور تارے غروب ہونے کے بعد کہا کہ میں ڈوبنے والی چیزوں سے محبت نہیں کرتا اور کہا کہ میرا رب میری رہنمائی نہیں فرمائے گا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور سورج کی بابت کہا کہ یہی رب ہوگا کیونکہ یہ بہت بڑا ہے۔

لیکن جب سورج بھی غروب ہوا اور اس کی بھی نفی کی یعنی زمین، چاند، تارے اور سورج سب کو دماغ سے ہٹا دیا تو وہ کون سی چیز رہ گئی جس کی بابت اس نے فوراً اعلان کیا جس نے زمین آسمان کو پیدا کیا ہے۔ (انعام 76-80) کیا وہ خلاء کے علاوہ اور کوئی چیز ہوسکتی تھی جس سے نہ بڑی چیز اس کو نظر آتی تھی اور نہ ہی وہ اس کو غروب ہوتا دیکھتا تھا۔ اے اللہ! میں تجھ تک راہ دیکھنا چاہتا ہوں مجھے شیطانی وسوسوں اور غلط خیالات اور گمراہی سے بچا اپنی طرف کا راستہ دکھا اور اس پر گامزن رکھ۔ غرض یہ کہ اس طرح یکسو ہو کر سوچتا جائے حتیٰ کہ اس میں اپنے اردگرد سے بالکل بے خبر ہو جائے اور پھر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اپنے مراقبہ اور اس سے اخذ شدہ نتائج کو سامنے رکھے مثلاً اس مراقبہ کے بعد تیری حالت ایسی ہو جانی چاہیئے کہ کسی وقت میں خلاء سے غفلت نہ ہو اسی خلاء کو اللہ کا چہرہ تصور کرے اس طرح سے اس کے ہر ذرے میں اللہ تعالیٰ کی بینائی، شنوائی اور علم موجود ہے اور اس حالت کو اس درجہ تک پہنچائے کہ (بتوفیق الہٰی) تجھ کو کم از کم ایسی ہی حیا اللہ تعالیٰ سے شروع ہو جائے جیسے کہ قابل احترام بزرگوں سے ہوا کرتا ہے۔ مثلاً آج کسی کمرے میں کسی غیر عورت سے

خلوت کا ارادہ کرے کہ اتنے میں تیرا چچا، ماموں، والد وہاں حاضر ہو جائے تو تیرا سارا پروگرام تباہ ہو جائے تو اگر تجھے ایسی حیا اللہ تعالیٰ سے ہونی شروع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں تیرا حال اور بھی ابتر ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ اس مراقبہ کے فوائد میں سے ہے کہ تو کبھی کسی حالت میں بھی تنہا نہ ہو گا تیرا رب تیرے ساتھ ہو گا اگر تنہائی میں کوئی گناہ کا موقع پیش آ جائے تو جیسے لوگوں کے سامنے تو کس قدر شرمندہ ہو جایا کرتا ہے کہ گناہ کی طاقت نہیں رہتی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی موجودگی کے احساس کی وجہ سے اعضاء گناہ کی طرف ہلنے سے خود بخود رک جائیں گے اور تو رفتہ رفتہ ''مقام احسان'' میں کھڑا کر دیا جائے گا۔

جتنا جتنا انسان بادشاہ کے قریب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اسے زیادہ سے زیادہ پاس آداب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ گھر بیٹھے بیٹھے تو ایک شخص بادشاہ وقت کو گالیاں بھی سنا دے گا اور کچھ سزا بھی نہ ہو گی لیکن اگر یہی حرکت وہ بھرے دربار میں بادشاہ کے سامنے کرے گا تو شائد ہی ماسوائے سر اڑانے کے دوسری سزا تجویز ہی نہ کی جائے۔ اسی طرح تو جوں جوں اس عظیم بادشاہ کے قرب میں پہنچتا ہے تو تجھ کو شریعتوں کی عزیمتوں پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ مثلاً قرآن مجید کو تو بے وضو ہاتھ ایک عام مسلمان بھی نہیں لگا سکتا لیکن اس مقام میں تجھ پر لازم ہے کہ قرآن مجید کو پکڑتے وقت کسی دوسری طرف متوجہ بھی نہ ہو اور اس بات کا بار بار خیال کر کے شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے مخصوص فضل و کرم سے ایسی پاک چیز کو تجھ ناپاک کے ہاتھ میں پکڑا دیا اس کے کلام اللہ ہوئے اس کے شمع نور ہوئے اس کے باعث نجات و ثواب ہونے کو خیال میں رکھے پڑھتے وقت یوں خیال کرے جیسے تو اللہ تعالیٰ ہی کی کتاب اللہ تعالیٰ کو سنا رہا ہے اور وہ کان لگائے سن رہا ہے کہ حضورؐ کے ارشادات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کلام کے قاری کی طرف اس سے بھی زیادہ دھیان سے کان لگاتے ہیں جتنا کہ تم میں سے کوئی اپنے گانے والی باندی کی آواز کی طرف کان لگاتا ہے نیز جب پڑھے تو نہ بہت اونچی آواز سے اور نہ بہت نیچی آواز سے بلکہ ایسی آواز ہو جس سے تو اکثر اہل علم کی محفلوں میں کلام کرتا ہے اور بہتر ہے کہ اس حالت سے ترقی کرتے یہ سوچیں کہ یہ کلام اللہ کر رہا ہے اور تو غور سے سننے والوں میں سے ہو یعنی یہ کلام اب اللہ تعالیٰ تم پر نازل فرما رہا ہے اور اذکار کی یہ حالت ہو کہ کوئی ذکر بغیر اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانے اور بغیر معنی اور مطلب جاننے کے نہ کرے کہ یہ بے انتہا بے ادبی اور ناراضگی کی بات ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کو دھیان میں رکھتے ہوئے اس

کی تعریف کرے اور اس تعریف سے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کے اور کوئی مطلب نہ ہو جب سبحان اللہ کہے تو تہہ دل سے سمجھے کہ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی پاکی بیان کر رہا ہے اور تو اقرار کر رہا ہے کہ اللہ ہر طرح کی شرک، مادی غلاظتوں اور ہر قسم کی قیود اور پابندیوں سے پاک ہے اور جب تو کہے الحمد اللہ تو تیرا دل اس بات کو اچھی طرح سے محسوس کرے کہ تو نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف صرف اللہ کے لئے ہے مخلوق کی تعریف کرنا محض غلط اور علم کی کمی ہے اور جب تو کہے کہ لا الہٰ الا اللہ تو تجھے علم ہوا کہ تو نے ایک بہت عظیم بات کا اقرار کیا اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کائنات میں کوئی دوسرا کام کی اہلیت نہیں رکھتا اور توانائی کا منبع اور سر چشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے یعنی جہاں کہیں بھی حرکت یا قوت ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی سے ہے کوئی دوسرا اس میں واسطہ نہیں بنا اور یہ تو ایک ایسا اقرار کر رہا ہے جس کا اقرار ہر زمانے کے لوگوں کے لئے باعث تعجب رہا ہے یعنی کیا مخلوق جو کچھ بھی کر رہی ہے اور ہمارے مشاہدات اور تجربات اس پر گواہی دے رہے ہیں ان سب کو باطل قرار دے کر محض ایک من گھڑت بات کو تسلیم کریں جو عین مشاہدے کے بھی خلاف ہے اور وہ یہ کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ سب کچھ وہی ایک ذات کر رہی ہے اور بلا واسطہ اسی کے تدبر اور حکم سے ہوتا ہے اور جب تو کہے کہ اللہ اکبر تو دائیں بائیں اور پر نیچے اس کی کبریائی تیری آنکھوں کے سامنے پھر جائے اسی طرح نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد اور باقی شعائر اسلامیہ یعنی کعبہ شریف، انبیاء، رسول، اولیاء، علماء، درویش، مومنین کے حقوق اور تعظیم کے ادا کرنے میں نہایت کوشش کرے موافقت سنت پر کمال درجہ رغبت اور بدعت اور شرک سے نہایت درجہ نفرت کرے، قلب کو اخلاق محمودہ کے ساتھ مزین و آراستہ کرے اور نفس کو سارے اخلاق ذمیمہ سے صاف کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ماسوائے اللہ کے کسی کی محبت کو دل میں جگہ نہ دے اور چونکہ اس بارے میں سب سے بڑی مزاحمت دنیا میں پیش آئے گی اس لئے تجھ پر لازم ہے کہ دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی پائیداری کو اکثر سوچا کرے۔

مراقبہ نمبر۲ دنیا

کچھ اس طرح سوچنا شروع کرو فرض کرو کہ میری عمر ڈیڑھ سو سال ہے اور یہ بھی فرض کرو کہ میں نے دن رات کوشش کر کے اتنی ترقی حاصل کر لی کہ کسی کو اتنی ترقی کبھی نہیں حاصل ہوئی اور یہ کہ سکندر اور نپولین کے خواب میں نے سچ کر دکھائے۔ تمام لوگ میرے غلام بن گئے گھر گھر میرے ترانے گائے جانے لگے۔ ادبی محفلوں میں میرے افسانے پڑھے جانے لگے، سکول، کالج، یونیورسٹیوں نے ''بادشاہ ڈے'' منانا شروع کیا۔ ہر قسم کی نعمتیں میرے لئے حاضر، ہر قسم کی سواری تیار، عالیشان محلات میں رہائش، سب کچھ بغیر مانگے میسر لیکن اب تک چند گنتی کے سال! ضرور گزر جائیں گے۔ کون رہا ہے جو میں رہوں گا۔ کیا سلیمان علیہ السلام نبی کو کچھ کم حاصل تھا آج وہ کہاں! قارون، ہامان، فرعون کو بھی تو دنیاوی عیش وعشرت میسر تھا اور وہ اس عیش وعشرت میں آخرت سے غافل ہوئے تو کیا موت کے پنجے سے بچ نکلے؟ کیا قیامت کی سختی سے واقعی بچ گئے؟ ایک دن ضرور ہوگا کہ میں بھی اپنی تمام سلطنت اور عیش وعشرت سے ہاتھ دھولوں گا لوگ میرے ارد گرد رو رہے ہوں گے اور نہ جانے اس وقت فرشتے میرے ساتھ کیا کر رہے ہوں گے؟ نہ جانے میری اس وقت کیا حالت ہوگی؟ جب لوگ مجھے نہلا رہے ہونگے میرا جنازہ پڑھ رہے ہونگے اور مجھے دفنا کر واپس ہو رہے ہونگے اگر وہاں میری نجات نہ ہوئی تو پھر ابدا آباد تک رونا، دھونا، چیخ وپکار اور وہ آگ جس کے مقابلے میں دنیاوی آگ کچھ نہیں اور پھر یہ سب کچھ اور اس سے زیادہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ اتنی مدت کے لئے جس سے کبھی بھی خلاصی کا سوچ تک نہیں کر سکوں گا۔ دو تین دن اگر صرف گردہ کا درد ہی ہو جائے تو کتنی تکلیف رہتی ہے اور اگر یہی درد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہ جائے کہ کسی گھڑی بھی کم نہ ہو تو کیا اس زندگی سے دنیا کی تمام بادشاہت قربان نہ کر دوں گا؟ کیا موجودہ لوگوں کی بے جا تعریفیں مجھے آگ سے بچا سکیں گی؟

اے دل! سوچ تو فنا ہو جانے والی سلطنت کی طرف متوجہ ہے اور ابدی اور دائمی مملکت سے لاپرواہ اور مستغنی ہے کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو دنیا کے ساتھ آخرت کو جمع کر سکے گا؟ کیا یہ تمہیں نفس دھوکہ تو نہیں دے رہا؟ آخر کس نے تمہیں اطلاع دے دی کہ میں نے دولت بھی جمع کی اور آخرت میں بھی جہنم سے بچ

گیا اور جنتوں میں داخل ہویا۔ اے دل! اگر تو کہے کہ پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ دنیا وآخرت جمع نہیں ہوسکتے تو اس کا ثبوت ضرور ہے۔ سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے۔ (مقام تقویٰ میں اس قسم کی آیات کا ترجمہ درج ہے) یاد کر کتنی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی پر آخرت کی زندگی کو ترجیح دینے کو کہا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی اور ثبوت چاہیئے۔ اگر انسان ہی کے کہنے پر تجھے بھروسہ ہے تو پھر حضورؐ کے ارشادات بھی تو پڑھ چکا ہے کہ دنیا وآخرت دو سوتنیں ہیں ایک کو راضی کرو گے دوسری ضرور خفا ہوگی۔ اگر تجھے اللہ اور اس کے رسولوں کے اقوال سے تسلی نہیں ہوتی تو اپنا ایمان ٹھیک کر اور اگر یقین ہے تو پھر پس وپیش کیوں کرتا ہے؟ اگر مزید تسلی چاہیئے تو گذشتہ انبیاء، رسل، صالحین، صدیقین، اولیاء کرام، کی زندگیوں کا مطالعہ کر۔ ان کے اقوال جمع کر اور پھر فیصلہ کر کہ کیا وہ دنیا کے پیچھے پڑ رہے تھے یا دنیا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہو رہے تھے ویسے اپنے دل سے بھی گواہی لے کہ کیا وہ دنیا پرست ہوسکتے تھے۔ اگر دنیا وآخرت جمع ہوسکتے تو اللہ تعالیٰ کم از کم حضورؐ کے ازدواج کے لئے ہی فرما لیتے لیکن حضورؐ کو تو کہہ دیا کہ اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہیئے تو آؤ کہ میں تم کو اپنے سے الگ کردوں۔ (احزاب۔ ۲۸) قارون کی شان دیکھ کر جو للچائے تھے تو اللہ نے ان کو بے علم کہا اور جنہوں نے کہا تھا کہ ایمان اور عمل صالح قارون کی دولت سے بہتر ہے تو ان کو اللہ تعالیٰ نے صاحب علم کہا تھا۔ (قصص 80-79) اے دل! تو بھی جاہلوں میں سے نہ ہو ورنہ قبر میں وہ جوتے کھائے گا کہ یاد رکھے گا۔ قیامت کے دن وہ سختی اٹھائے گا کہ ایسی سختی دیکھی تو کیا کبھی سنی بھی نہ ہوگی اور جہنم میں وہ کچھ سہنا پڑے گا جس کا سہنا عظیم تریں عذاب ہے۔ یاد رکھ اس وقت تو یہ ارمان کرے گا کہ کاش دنیا میں میری بوٹی بوٹی کرلی جاتی لیکن اس عذاب سے بچ جاتا لیکن بوٹی بوٹی تو کیا فی الحال تو تو محض ایک خیالی بھوک سے ڈرتا ہے اور خیالی تو ضرور ہے کیونکہ اگر تو اللہ سے ڈر کر دنیا سے الگ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کا صاف وعدہ ہے جو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ خود اس کے اخراج کے راستے نکالے گا اور انہیں ایسی جگہوں سے رزق پہنچائے گا کہ وہم وگمان میں بھی نہ ہوں۔

(طلاق 3-2) اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کریگا تو وہ اس کے لئے کافی ہوجائے گا۔ (طلاق۔3) دنیا کے ذرا سے فائدے اور تجارت کے لئے کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کرلیتے ہو۔ طلب نوکری یا طلب ریاست کے

لئے کتنی کتنی تکلیفیں جھیلتے لیتے ہو اگرچہ بعد تکلیف کے بھی اس کا ملنا یقینی نہیں ہوتا۔ کل کے فاقے کے ڈر سے روپیہ پیسہ جمع کرتے ہو۔ جی پی فنڈ کٹواتے ہو، سیونگ بینک اکاؤنٹ کھولتے ہو، بیمہ کراتے ہو اور آج کا رزق اپنے پر تنگ کرتے ہو اگرچہ بعد میں تکلیف کا وقت شائد آئے ہی نہ یا تم پہلے مر جاؤ یا غربت ہی نہ آئے اور جب بڑھاپے کی تکلیف سے ڈرتے ہو تو جہنم کی آگ سے کیوں نڈر رہو اگر اس آگ سے نجات اللہ دے سکتا ہے تو کیا بڑھاپے کی تکلیف کے وقت وہ اللہ موجود نہیں ہوگا جس چیز کا ذمہ اس نے لیا اور فرمایا کہ زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کے رزق کا ذمہ اللہ پر نہ ہو۔ (ہود۔6) اور جس دنیا کو اس نے فاسق، فاجر، فراور مشرک سے بھی نہیں روکا اس پر تو اللہ پر توکل نہیں تو پھر اس چیز پر جس کے لئے بار بار اللہ نے کوشش کرنے اور ایسی کوشش جیسی کوشش کرنے کا حق ہے کا حکم فرمایا ہے اور جس کو محض ایماندار اور صالح کے لئے خاص کر رکھا ہے ان نعمتوں کے بارے میں اللہ پر توکل کے کیا معنی؟ وہاں تو دنیا کی کوشش سے کہیں زیادہ کوشش درکار ہے اگر دنیاوی رزق کے لئے اٹھارہ سال پڑھتا ہے تو جنت کے لئے اٹھارہ ہزار سال کی عبادت بھی بہت کم ہے۔ جب رزق کی بات آتی ہے تو تو کہتا ہے کہ کچھ کرنا بھی تو چاہیئے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھیں تو کیا آسمان سے کھانا آئے گا؟ کیا اللہ تعالیٰ روپوں، اشرفیوں کی تھیلیاں برساتا ہے؟ آخر ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کئے ہیں تو پھر اے دل یہی بات تو آخرت کے بارے میں کیوں نہیں کہتا؟ کیا وہاں تیری عقل ماری جاتی ہے یا یہ کہ آخرت کا اللہ کوئی اور ہے۔ دنیا کے اللہ نے تو اسباب کا سلسلہ قائم کیا ہے اور آخرت کا اللہ بغیر اسباب کے تیرا کام بنائے گا۔ جب تو اسے رازق اور قادر مانتے ہوئے بھی یہ اطمینان نہیں کر سکتا کہ بغیر محنت کے تیرا پیٹ بھر دے تو یہ آخرت کے بارے میں اتنی خوش فہمی کا باعث کیا ہے اللہ تو کہتا ہے کہ تو میری عادتوں کو بدلتا نہیں دیکھے گا۔ (فاطر۔43) دنیا آخرت کی کھیتی ہے دنیا میں کچھ بوئے گا تو آخرت میں کاٹے گا نہ بوئے گا تو خالی رہے گا اور کانٹے بوئے گا تو کانٹے کاٹے گا۔ اگر بغیر قرآن پڑھے اس پر عمل کئے بغیر محنت کے جنت کی آرزو کرنے میں سچا ہے تو پھر بھی تجھے لازم ہے کہ دنیا کے لئے مشقت نہ اٹھائے وہ اللہ ایسا بھی تو کر سکتا ہے کہ سوتے میں تجھے کسی ویرانے میں دبے ہوئے خزانہ کا پتہ دے دے۔ کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا؟ اور اگر کر سکتا ہے تو پھر تو اس پر اطمینان کیوں نہیں کر لیتا؟ کیا سب کے ساتھ اللہ ایسا نہیں کرتا تو پھر جنت

کے خزانے وہ کیوں سب لوگوں کو یونہی تقسیم کرنے لگا اور اگر یہاں تو اپنے آپ کو ان مخصوص لوگوں میں نہیں مانتا جن کو خزانہ مل جائے تو پھر وہاں ان مخصوص لوگوں میں (محض جو اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہونگے) اپنے آپ کو کیوں شمار کرتا ہے؟ ظاہر ہوتا ہے کہ تو دنیا کو مانتا ہے لیکن آخرت کو نہیں مانتا۔ دنیاوی لوگوں کی کتابوں کو مانتا ہے کہ ان کے پڑھنے سے رزق آئے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے کہ اس پر عمل کرنے سے جنت ملے گا۔ تیرے خیال میں تو قرآن بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں تھی یہ تو محض اللہ تعالیٰ نے ایک بیکار عمل کیا وہ تو بہت ہی رحیم ذات ہے بغیر عمل کے بھی جنت دے ہی دے گا۔ آخر اس کی جنت تو تنگ نہیں ہوجائے گی۔ اے دل! تجھ پر افسوس! تو نے ایسے ماحول میں آنکھیں کھولیں جو کم اعتقاد تھے قرآن سے جاہل تھے بے عمل تھے بے دینوں کے نقش قدم پر تھے۔ ان کے دیکھا دیکھی تو بھی اس قدر ان کی طرف مائل ہوا کہ اب اگر ان کے مقابلے میں تجھے اللہ تعالیٰ یا اس کے نبی یا کسی ولی کا قول پیش کیا جائے تو تو اس کو بھی جھٹلا دیتا ہے اور اگر نہیں جھٹلاتا تو دیر کیوں؟ تو کب تک زندہ رہے گا۔ انہی امیدوں نے تو اکثروں کو تباہ کر دیا لیکن تجھے کیا تو تو اپنے نفس کو ہی خوش کرے گا۔ بات صرف یہ ہے کہ دنیا کے معاملات اور اس کے نتائج تیری آنکھوں کے سامنے ہے اور آخرت کے معاملات کا کوئی واقعہ تو نے مشاہدہ نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے حاصل کرنے میں رغبت اور دین کے طلب میں غفلت ہے یا تو اللہ تجھے بصیرت دے کہ دینی امور کے انجام بھی دنیا ہی کی طرح تمہارے مشاہدے میں آئیں اور یا اللہ تعالیٰ تجھے عقل دے کہ اتنی ہی بات سمجھ لے کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام جو صاحب بصیرت تھے اور سب آخرت کی دائمی نعمت اور دائمی تکلیف کے قائل ہیں تو اتنے بڑے اور راست باز جماعت کے سب افراد جھوٹے ہوسکتے ہیں؟ اور اگر بالفرض تو ان کو جھوٹا جانے تو پھر تو مسلمان کیسا؟

آخرت کی دائمی خوشی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کیے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اس وقت حاصل نہیں ہوسکتی جب تک تو دنیا سے منہ نہ موڑے یہی انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین اور اولیاء کرام کا قول ہے تو ناسمجھ دنیادار جو کھانے پینے، رہنے سہنے اور پہننے کے سوا کچھ نہیں جانتے ان کے مقابلے میں اس جم غفیر کو نہ جھٹلا۔

اچھا اگر تو اپنی اس ضد پر اڑا ہوا ہے کہ دنیا کے ساتھ آخرت بھی بہتر بنائی جاسکتی ہے تو کیا یہ سو پیسے روپے سچی بات ہے یا ایک پیسہ غلطی کا احتمال بھی ہے۔ اگر یہ جواب دے کہ سو پیسے روپے سچی بات ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے ان آیات کو کیسے نکال باہر کرے گا جن میں سے چند کا ترجمہ اس کتاب کے مقام تقویٰ میں درج ہے اور اگر تو کہے کہ ایک پیسہ روپیہ غلطی کا احتمال بھی ہے تو پھر اگر کوئی دو آدمی آ کر تیرے سامنے کھانا رکھ دیں ایسی حالت میں کہ تمہیں سخت بھوک لگ رہی ہو اور کھانا رکھتے وقت ایک کہہ دے کہ لے کھا لیکن اس میں زہر ہے اور دوسرا کہے کہ نہیں مذاق کر رہا ہے کھا لو اس میں زہر نہیں اور یہ کہہ کر دونوں چلے جاتے ہیں۔ اب سچ سچ بتا کہ احتیاط کس میں ہے؟ کھانا کھانے میں یا نہ کھانے میں؟ ظاہر ہے کہ تو ایک وقت بھوکا رہنا پسند کرے گا بہ نسبت مشکوک کھانا کھانا کے کیونکہ اس میں مر جانے کا احتمال ہے۔ تو اے دل دنیا کو بھی ایسا سمجھ کہ تجھے اس کی سخت ضرورت ہے اور اس کے بغیر گزارہ مشکل ہے لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے بچو یہ تو چند دنوں میں انسان کو ہمیشہ ہمیشہ کی ہلاکت میں پہنچا دیتی ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ نہیں ممکن ہے کہ اس سے نہ بچتے ہوئے بھی ہلاک نہ ہوں اور بچنے کی تاکید کرنے والے بہ نسبت دوسرے گروہ کے زیادہ مخلص، زیادہ نیک، زیادہ راست باز اور زیادہ قابل اعتبار ہیں اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ دنیا سے بچنے کی کوشش کرے حقیقی چیز لے اور ظنی چیز کو چھوڑ دے۔

اے دل! ویسے بھی تو ظاہر ہے کہ آرام اور آزادی کی زندگی میں زیادہ راحت ہے بہ نسبت پابندی کے۔ آخر تو کیوں اس بات پر تلا ہوا ہے کہ دنیا کے تعلقات اور بکھیڑوں میں پڑے دنیاوی تفکرات اور پریشانیوں سے گھبرا کر کافر اور جوگی بھی راہ فرار اختیار کرتے ہیں اور آخر تجھے اس میں کیا مزا آتا ہے کہ ایک جگہ اپنی ہی جیسی محتاج مخلوق کی خوشامد کرے ان کی باتیں سہے ان کے سامنے ہاتھ جوڑے تا کہ دوسری جگہ اپنی ہی جیسی مخلوق کو اپنے سامنے جھکائے اور ان سے اپنی تعریف سنے اور اس کی جگہ آخرت کی ذلت اور رسوائی قبول کرے غرض اس طرح تنہا بیٹھ کر قرآن شریف کی ان آیات میں غور کر جس میں دنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہے اور دوسری طرف ان کو بھی دیکھ جن میں اللہ سے اپنے پر توکل اور بھروسہ کرنے کی رغبت دلائی ہے اور رزق کے اللہ کے ذمے ہونے میں بھی سوچ بچار کر کہ دنیا تیرے نزدیک ایسی ہی ذلیل ہو جائے جیسے یہ سب اللہ

والوں کے نزدیک رہی ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو یاد رکھ کہ تو مریض ہے اور مریض کو طبیب کے کہنے پر کڑوی سے کڑوی دوا بھی استعمال کر لینی چاہیئے۔ اگر تو اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتا تو اس کی چند وجوہات ہیں بقول غزالی

۱۔ بدن کے امراض کی طرح یہ مرض نظر نہیں آتا اگر برص کا مریض آئینہ نہ رکھتا ہو اور دوسروں کی بات کا بھی یقین نہ کرے کہ منہ پر سفید داغ ہیں تو داغ نیست نہیں ہو جائے بلکہ مرض بڑھتا چلا جائے گا۔

۲۔ بدن کے امراض کی طرح ان امراض کا برا انجام تیری آنکھوں نے دیکھا نہیں اس لئے اللہ کی معافی پر بھروسہ کر کے بےفکر بیٹھ گیا اور بدنی امراض کے انجام مشاہدہ میں ہیں اس لئے اللہ پر بھروسہ نہیں کرتا اور علاج میں کوشش کرتا ہے حالانکہ ہر قسم کے امراض کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور شفاء دینے والا بھی وہی۔

۳۔ جو طبیب بن کر آئے تھے خود ہی اس مرض کے شکار ہو گئے یعنی علماء سو اپنی بیماری چھپانے کی خاطر مرض کے حق میں بولنا شروع کیا۔

۴۔ آخرت پر دلی یقین نہیں یہی وجہ ہے کہ افلاس کے اندیشہ سے معاش کے حاصل کرنے کی فکر میں مصائب برداشت کرتے ہیں لیکن آخرت کے لئے معمولی تکلیف بھی گوارا کرنا منظور نہیں ہوتا۔

۵۔ نفس کو اپنی مرغوب خواہشوں اور لذتوں میں مزہ آرہا ہے اس لئے طبیبوں کا بنایا ہوا پرہیز شاق گزرتا ہے (لیکن اگر یہاں کے ناپائیدار لذتوں کے بغیر صبر نہیں ہوسکتا تو ان کی بدولت اگر آخرت کی دائمی نعمتیں چھن گئیں تو ان کے چھوڑنے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگ میں جلنے کو کیسے برداشت کرے گا؟)

۶۔ کاہلی اور سستی، امروز اور فردا کرتے کرتے گزار رہا ہے تو جن لذتوں کا چھوڑنا آج دشوار ہے بھلا کل جبکہ شہوات اور لذات اور مضبوط ہو جائیں گی تو کیسے چھوڑنا آسان ہوگا؟

۷۔ بیوقوفی! کیونکہ رسول پاک ﷺ کا ارشاد یہ ہے کہ عقل مند وہی ہے جس نے اپنے نفس کو مطیع بنا لیا اور مرنے کے بعد کام آنے والا ذخیرہ جمع کیا اور احمق ہے وہ شخص جس نے خواہشات کا اتباع کیا اور پھر اللہ سے عفو و کرم کا آرزومند ہے۔

۸۔ تمنا اور ہوس، شور بنجر زمین میں بیج بو کر پیداوار کی امید رکھتے ہو بلکہ بعض اوقات تو بغیر بیج ڈالے

کھیتی کے امیدوار ہو۔

پس ان باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے سوچتے جاؤ، سوچتے جاؤ حتیٰ کہ حقیقت حال سے اچھی طرح واقف ہو جائے۔ امید ہے کہ اس مراقبہ سے دینوی دوڑ دھوپ میں کمی اور آخرت کے کاموں میں تیزی آ جائے اور خاتمہ بالخیر ہو۔

مقام نوافل

اس مقام کا بیان اس حدیث میں ہے کہ

ترجمہ: اور میرا بندہ برابر مجھ سے بذریعہ نوافل (یعنی زیادہ نیکیوں کے باعث) قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں جب میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی شنوائی ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بینائی ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری)

اس مقام کو عام طور سے مقام نوافل یا فنا صفات سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ حقیقت حال یہی ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔ ہم اپنی غفلت کی وجہ سے اس مقام سے عاری ہیں۔ دنیوی حیات کے دھوکے میں آئے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وما بکم من نعمته فمن الله۔ (نحل۔53)

یعنی آپ کے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ ہی سے ہے۔ سماعت، بصیرت، قوت، تدبر، گویائی یہ سب اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی شریک نہیں اسی طرح اس کے صفات میں بھی کوئی شریک نہیں پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ آلات دیئے ہیں جس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ سے مستفید ہوتے ہیں مثلاً ہمیں کان عطاء کئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے صفت سماعت سے (جس قدر کہ اس نے چاہا)

مستفید ہوں۔ ہمیں آنکھیں اور دماغ عطا کیا کہ اس کے اسماء البصیر اور المدبر سے (جس قدر کہ اس نے چاہا) فائدہ اٹھائیں۔ ہمیں ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء بخشے کہ اس القوی کی قوت سے لطف اندوز ہوتے رہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں۔

خالق اور مخلوق میں کچھ بھی مشترک نہیں اللہ حق ہے اور یہ باطل اللہ عالم ہے اور یہ جاہل، اللہ زندہ ہے اور یہ مردہ، اللہ بینا ہے اور یہ اندھا، اللہ سننے والا ہے اور یہ بہرہ، اللہ المدبر ہے اور یہ بے سوچ، اللہ شکور ہے اور یہ کفور، اللہ پاک ہے اور یہ گندہ، اللہ مہربان ہے تو یہ ظالم، اللہ کبیر ہے تو یہ صغیر، اللہ لامحدود ہے تو یہ محدود علی ھذاالقیاس

پس اللہ تعالیٰ السمیع ہے اور ہم کانوں والے اللہ تعالیٰ کو کانوں کی احتیاج نہیں اور ہمارا نفس صفت سماعت سے محروم ہے۔

پس اللہ تعالیٰ البصیر ہے اور ہم آنکھوں والے۔ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں کی احتیاج نہیں اور ہمارا نفس صفت بصارت سے محروم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہاتھ، پاؤں، منہ، مغز وغیرہ وغیرہ کی احتیاج سے بے نیاز ہے اور ہمارا نفس قوت، سماعت، بینائی اور تدبر سے عاری ہے اور یہی حالت تمام اسماء الحسنیٰ کی ہے۔

شکر، ذکر، فکر اور صالح اعمال کے باعث انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ غفلت کے پردے ہٹ جاتے ہیں۔ حقیقت حال کھل کر سامنے آجاتا ہے اور انسان کی یہی حالت ''حال'' میں تبدیل ہوجاتی ہے اور وہ یہی کچھ محسوس کرنے لگتا ہے کہ یہ اللہ ہی ہے جو اس کے دیکھنے، سننے، سوچنے اور چلنے پھرنے کا باعث ہے۔

مقام فرائض

اس کا ذکر بھی اسی حدیث میں موجود ہے جو مقام نوافل میں تحریر کیا گیا ہے اس حدیث کا پہلا حصہ ہے۔

ترجمہ: اور میرا بندہ کسی اور ذریعہ سے اتنا قرب حاصل نہیں کرتا جتنا کہ ادائے فرض کے ذریعے۔

صوفیائے کرام کے نزدیک یہ قرب قربِ نوافل سے زیادہ اعلیٰ درجہ کا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ فاعل اور عبد محض آلہ بن جاتا ہے۔ سالک کے صفات، قدرت اور اختیار ختم ہو جاتا ہے جبکہ مقام نوافل میں (مجازاً) عبد کو فاعل اور اللہ تعالیٰ کو افعال کا ذریعہ گردانا گیا ہے۔

یہ بھی ایک حالی معاملہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی عنایت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ مقام نوافل میں انسان یوں سمجھتا ہے کہ (میں) اللہ کے ساتھ دیکھتا ہوں، میں اللہ کے ساتھ سنتا ہوں، میں اللہ کے ساتھ پکڑتا ہوں، میں اللہ کے ساتھ چلتا پھرتا ہوں، میں اللہ کے ساتھ بولتا ہوں، میں اللہ کے ساتھ سوچتا ہوں (کیونکہ اس کے بغیر نہ بینائی ہے، نہ سماعت، نہ قوت، نہ توانائی اور تدبر)۔ اور مقام فراض میں یہ میں بھی ختم ہو جاتا ہے۔ انسانی نفس صرف ایک حس یا وسوسہ رہ جاتا ہے اور صرف حق ہی حق رہ جاتا ہے۔ اللہ ہی دیکھتا ہے، اللہ ہی سنتا ہے، اللہ ہی پکڑتا ہے، اللہ ہی بولتا ہے اور اللہ ہی سوچتا ہے۔

احتیاط: مقام نوافل اور مقام فرائض کو ''قال'' سے سمجھنا درست نہیں۔ یہ ایک ''حالی مسئلہ'' ہے۔ پس صالح اعمال کرنے چاہئیں اور اللہ سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ یہ مقامات ہمارا ''حال'' بنا دے ورنہ بہت ہی خطرے کے مقامات ہیں۔ فرعون کے انا الحق اور منصورؒ کے انا الحق کہنے میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔

مٹا دیا میرے ساقی نے عالم من و تو

پلا کہ مجھ کو مئے لا الٰہ الا ہو

(اقبال)

صراط العزیز الحمید

مقام طاعت

صراط العزیز الحمید

مقام تقویٰ

صراط العزیز الحمید

مقام معرفت

صراط العزیز الحمید

مقام ولایت و احسان

مفت کتابیں

- نبأعظیم (نوٹ: نبأعظیم کے سارے مضامین اللہ ہی رب ہے میں شامل ہیں)
- صراط العزیز الحمید
- اللہ ہی رب ہے
- کھیتی پک گئی عنقریب کاٹی جائیگی
- کتاب وحکمت کی باتیں
- **ALLAH THE CHERISHER**
- **GLOBAL DESTRUCTION AT DOOR STEP**

مصنف

عزیز الرحمٰن بادشاہ کاکاخیل (مرحوم)

ملنے کا پتہ

ہاؤس نمبر 32 گلی نمبر 3 اکبر ٹاؤن دانش آباد پشاور فون: 091-5852504

عبدالناصر صافی

موبائل: 0333-9181071, 0334-9134363

اخوان پرنٹرز اینڈ پشاور پریس فون: 2564510